www.KitaboSunnat.com

سلسلة 5

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ (طٰهٰ:14)

میں نماز کیوں پڑھوں؟

تالیف ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

❀ تقریظ ---------- 13

❀ مقدمہ ---------- 19

❀ تمہیدی کلمات ---------- 24

❀ پہلا رکن: توحید ---------- 24

❀ کلمہ توحید کے تقاضے ---------- 25

❀ شہادت رسالت ---------- 29

❀ دوسرا اور تیسرا رکن: نماز، زکوٰۃ ---------- 30

❀ چوتھا رکن: ماہ رمضان کے روزے ---------- 31

❀ پانچواں رکن: حج ---------- 31

❀ میں نماز کیوں پڑھوں؟ ---------- 32

❀ بے نمازوں کے حیلے، بہانے اور ان کا جائزہ ---------- 32

❀ پہلا بہانہ ---------- 32

❀ جائزہ ---------- 32

❀ دوسرا بہانہ ---------- 33

❀ جائزہ ---------- 34

❀ تیسرا بہانہ ---------- 35

❀ جائزہ ---------- 35

❀ چوتھا بہانہ ---------- 37

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ جائزہ ---------- 37
❀ ایک اہم پیغام، خصوصاً بے نمازوں کے نام ---------- 37
❀ صوفیا کا پیدا کردہ ایک شبہ اور اس کا ازالہ ---------- 41
❀ ازالہ ---------- 42
❀ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کیوں کرتے ہیں؟ سے متعلق شیخ ابن جبرین کا فتویٰ ---------- 42

باب نمبر 1

نماز کی اہمیت اور فضیلت

❀ نماز دین اسلام کا ستون ہے ---------- 45
❀ نماز بندہ اور اس کے رب کے درمیان بطور ایک رابطہ ---------- 46
❀ نماز ذریعہ تقرب الٰہی ہے ---------- 47
❀ نماز بندے کی اپنے رب سے محبت کی علامت ہے ---------- 48
❀ نماز نعمتوں کی شکرگزاری کا نام ہے ---------- 49
❀ نماز بھلائی کا دروازہ ہے ---------- 49
❀ نماز اور بے بہا اجر وثواب ---------- 50
❀ نماز تحفہ آسمانی ہے ---------- 50
❀ نماز اور پابندیٔ وقت ---------- 52
❀ نماز گناہوں سے پاک صاف ہونے کا ذریعہ ہے ---------- 54
❀ نبیٔ رحمت ﷺ کی نماز کے متعلق آخری وصیت ---------- 59
❀ نماز بندۂ مومن کی کرامت ہے ---------- 61
❀ نماز کی ادائیگی اور پابندی کی تاکید خاص ---------- 62
❀ نماز جسم اور روح کی غذا ---------- 64

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ نماز خواہشات نفسانی اور بے حیائی سے روکتی ہے ---------------------- 65
❀ نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے ------------------------------ 65
❀ نماز باعث نجات ہے ------------------------------------ 66
❀ نماز حصول جنت کا ذریعہ ہے ------------------------------ 67
❀ نماز اور آسمانی ادیان ------------------------------------ 70
❀ سیدنا زکریا علیہ السلام اور حفاظت نماز ------------------------------ 71
❀ سیّدنا موسیٰ و ہارون علیہما السلام اور حفاظت نماز ------------------------ 71
❀ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور حفاظت نماز ------------------------------ 72
❀ سیدنا شعیب علیہ السلام اور حفاظت نماز ------------------------------ 72
❀ سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور حفاظت نماز ------------------------------ 73
❀ سیدنا اسماعیل علیہ السلام اور حفاظت نماز ------------------------------ 73
❀ سیدنا سلیمان علیہ السلام اور حفاظت نماز ------------------------------ 74
❀ امام الانبیاء، سیّد البشر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حفاظت نماز ------------------ 74
❀ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے والہانہ شیفتگی -------------------------- 77
❀ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذوقِ نماز ------------------------------ 79
❀ سلف صالحین کے نماز سے بے پناہ شغف کے چند نمونے ------------------ 81
❀ نماز دراصل اللہ وحدہٗ لاشریک کے لیے کمال بندگی کا اظہار ہے ---------------- 83
❀ نماز نفسِ انسانی کے اندر تقویٰ کی روح پیدا کرتی ہے ---------------------- 85
❀ نماز اور انابت الٰہی ------------------------------------ 87
❀ نماز اور زہد (دنیا سے بے رغبتی) ------------------------------ 88
❀ نماز اور صبر وثبات ------------------------------------ 90
❀ نماز اور نصرتِ الٰہی ------------------------------------ 92

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ مجاہد پر نماز کی فضیلت ---------- 94
❀ نماز رحمت الٰہی کے نزول کا سبب ہے ---------- 94
❀ نماز یادِ الٰہی کا بہترین طریقہ ہے ---------- 96
❀ نماز اصلاح انسانیت کا باعث ہے ---------- 99
❀ نماز باعث نور و ہدایت ہے ---------- 99
❀ نماز اخوت دینی کو قائم کرتی ہے ---------- 100
❀ نماز کی اہمیت کا انوکھا طریقہ ---------- 100
❀ نماز باعث سکون واطمینان ہے ---------- 104
❀ نماز فجر اور مالِ غنیمت ---------- 105
❀ نماز اور فکرِ آخرت ---------- 106
❀ آخرت میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا ---------- 107
❀ نماز تمام مشکلات کا حل ہے ---------- 107
❀ نومسلم کو سکھائی جانے والی پہلی چیز نماز ہے ---------- 108
❀ گھر والوں کو نماز کا حکم دینا ---------- 109
❀ اولاد کو نماز کی تعلیم دو ---------- 110
❀ نماز کے فوائد ---------- 111

باب نمبر 2

تارکِ نماز کا حکم

❀ بے نماز اور شرک ---------- 113
❀ بے نماز اور نفاق ---------- 114
❀ بے نماز اور کفر ---------- 116

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ ارشاداتِ صحابہ رضی اللہ عنہم ---------- 116

❀ اقوالِ سلف صالحین ---------- 117

❀ شیخ صالح عثیمین رحمہ اللہ کا فتویٰ ---------- 118

❀ تارکِ نماز بے دین ہے ---------- 122

❀ تارک نماز کا اہل و مال ہلاک ہو گیا ---------- 122

❀ تارکِ نماز بے ایمان ہوتا ہے ---------- 123

❀ تارک نماز کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ---------- 123

❀ تارکِ نماز کے اعمال برباد ہو جاتے ہیں ---------- 124

❀ تارکِ نماز سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت اُٹھ جاتی ہے ---------- 124

❀ بے نماز متکبر ہے ---------- 125

❀ ترک نماز جہنم میں لے جاتا ہے ---------- 129

❀ تارکِ نماز آخرت میں شفاعت سے محروم رہے گا ---------- 130

❀ تارکِ نماز روزِ قیامت قارون، فرعون، ھامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا ---------- 131

❀ اسلامی حکومت کی خصوصیت ---------- 132

❀ نماز نہ پڑھنے کے نقصانات ---------- 139

باب نمبر 3

نماز سے قبل

فصل نمبر 1: نماز سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق پڑھنا ---------- 140

❀ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت قرآن کی روشنی میں ---------- 142

❀ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم احادیث کی روشنی میں ---------- 145

❀ ائمہ اربعہ اور اتباعِ سنت ---------- 149

(ا) امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ---------- 149

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ ---------- 150
(۳) امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ ---------- 151
(۴) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ---------- 153
فصل نمبر2: عقیدۂ توحید ---------- 155
فصل نمبر3 : خشوع وخضوع ---------- 159
❀ خشوع پیدا کرنے والے اسباب ---------- 163
(۱) اخلاص ---------- 163
(۲) تضرع (انکساری) ---------- 165
(۳) تبتّل (یکسوئی) ---------- 166
(۴) ذکر ---------- 167
(۵) فہم وتدبر ---------- 167
(۶) استطاعت ---------- 168
(۷) اعتدال ---------- 169
فصل نمبر4 اُکل حلال ---------- 171
فصل نمبر5 وضو کا بیان ---------- 172
❀ مسواک کا اہتمام ---------- 172
❀ مسواک کی فضیلت ---------- 173
❀ وضوء کا طریقہ ---------- 173
❀ وضو سے فراغت کی دعائیں ---------- 174
❀ وضو کی فضیلت ---------- 175
❀ تحیۃ الوضوء سے جنت لازم ---------- 175
فصل نمبر6 اذان کا بیان ---------- 177

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ اذان کی فضیلت ---------- 177

❀ اذان کے کلمات ---------- 178

❀ فجر کی اذان میں ---------- 179

❀ اقامت کے طاق کلمات ---------- 180

❀ دوہری اذان ---------- 180

❀ دوہری اقامت ---------- 181

❀ اذان کا جواب دینا ---------- 181

❀ اذان کے بعد کی دعائیں ---------- 183

❀ مسنون درود شریف کے کلمات ---------- 183

❀ پھر یہ دعائے وسیلہ پڑھیں ---------- 184

فصل نمبر 7 نماز باجماعت ادا کرنا ---------- 185

❀ نماز باجماعت کی اہمیت ---------- 185

❀ نماز باجماعت کی فضیلت ---------- 189

❀ نماز باجماعت کے شوقین سلف صالحین کے نمونے ---------- 189

❀ ترکِ جماعت پر وعید ---------- 190

❀ نماز کے لیے جانے کے آداب ---------- 191

فصل نمبر 8 نماز میں صف بندی کی فضیلت واہمیت ---------- 192

❀ صفیں درست کرنا فرض ہے ---------- 192

❀ صفیں درست نہ کرنے کی سزا ---------- 193

❀ صفیں درست کرنے کا طریقہ ---------- 194

❀ صف بندی کے متعلق امام ابوحنیفہ k کا موقف ---------- 195

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب نمبر 4

نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کا طریقہ نماز

❀ نماز کی نیت ---------- 196

❀ تکبیر تحریمہ ---------- 196

❀ رفع الیدین ---------- 197

❀ سینے پر ہاتھ باندھنا ---------- 197

❀ استفتاح کی دعائیں ---------- 197

❀ تعوذ ---------- 199

❀ نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کی فضیلت ---------- 199

❀ آمین کہنے کی فضیلت ---------- 200

❀ نماز کی مسنون قرأت ---------- 201

❀ سورۃ اخلاص کی فضیلت ---------- 201

❀ رکوع کا بیان ---------- 203

❀ رکوع کی مزید دعائیں ---------- 203

❀ قیام بعد الرکوع کا بیان ---------- 205

❀ فضیلت ---------- 205

❀ قیام بعد الرکوع کی مزید دُعائیں ---------- 205

❀ رفع الیدین کا ثواب ---------- 207

❀ رفع الیدین کا عرفان وعروج ---------- 208

❀ سجدہ ---------- 208

❀ سجدہ اور قرب الٰہی ---------- 209

❀ سجدہ اور جنت ---------- 209

❀ سجدہ اور گناہوں کا مٹنا ---------- 209

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ سجدہ اور جنت میں رسول اللہ ﷺ کی رفاقت ---------- 210

❀ سجدہ کی مسنون مزید دعائیں ---------- 210

❀ رکوع وسجود میں امام سے جلدی کرنے کی ممانعت ---------- 215

❀ جلسہ اور اس کی مسنون دعائیں ---------- 215

❀ جلسۂ استراحت ---------- 216

❀ تشہد ---------- 216

❀ دُرود شریف ---------- 217

❀ دُرود کے بعد کی دعائیں ---------- 217

❀ فضیلت ---------- 220

❀ سلام ---------- 221

❀ ذکر کی فضیلت ---------- 222

❀ نماز کے بعد مسنون اذکار ---------- 222

❀ صبح وشام کے اذکار ---------- 225

باب نمبر 5

متفرق نمازیں اور ان کے فضائل ومسائل

❀ مؤکدہ سنت رکعات کے دلائل وفضائل ---------- 232

❀ نمازِ چاشت، نمازِ اشراق، صلاۃ الاوابین ---------- 233

❀ فضیلت ---------- 233

❀ نمازِ تسبیح ---------- 233

❀ نمازِ استخارہ ---------- 235

❀ نمازِ توبہ ---------- 236

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ سجدۂ شکر ---------- 237

❀ سجدۂ تلاوت ---------- 237

❀ سجدۂ تلاوت کی دعائیں ---------- 237

❀ نمازِ عیدین ---------- 238

❀ نمازِ استسقاء ---------- 239

❀ طریقۂ نماز ---------- 239

❀ بارانِ رحمت طلب کرنے کے لیے مسنون دُعائیں ---------- 239

❀ نمازِ تہجد کی فضیلت ---------- 240

❀ ماہ رمضان میں قیام اللیل کی فضیلت ---------- 242

❀ دعائے قنوت ---------- 243

❀ نمازِ خوف ---------- 243

❀ نمازِ کسوف یا خسوف ---------- 244

❀ نمازِ جمعہ کی اہمیت وفضیلت ---------- 244

❀ نمازِ جنازہ ---------- 246

❀ فضیلت ---------- 246

❀ مسنون دُعائیں ---------- 246

❀ پہلی دُعا ---------- 246

❀ دُوسری دُعا ---------- 247

❀ تیسری دُعا ---------- 247

❀ بچے کی نمازِ جنازہ میں دُعا ---------- 248

❀❀❀❀

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى أَشْرَفِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ . وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَأَهْلِ طَاعَتِهِ أَجْمَعِيْنَ ، أَمَّا بَعْد!

نماز دین کا عمود وعماد ہے۔((اَلصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّيْنِ))((وَعُمُوْدُهَا الصَّلَاةُ))

یہ اسلام کا دوسرا رُکن ہے۔

((بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ ، وَالْحَجِّ ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ .))

''اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم ہے: اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، استطاعت ہو تو حج بیت اللہ کرنا اور ماہِ رمضان کے روزے رکھنا۔''

یہ دین کا ایک ایسا فریضہ ہے جس کا ترک کفر بھی ہے، شرک بھی اور نفاق بھی۔ یہ عظیم فریضہ اللہ تعالیٰ نے بموقع معراج عطا فرمایا اور اسی وقت ان پانچ نمازوں کی ادائیگی کو باعتبار اجر وثواب پچاس کے برابر قرار دے دیا:((هُنَّ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُوْنَ .))

ایک حدیث کا مضمون کچھ یوں ہے کہ جس طرح دن میں پانچ دفعہ غسل کرنے والے کے بدن پر میل وکچیل کا ذرّہ بھی باقی نہیں رہتا، اسی طرح پانچوں نمازوں کی محافظت کرنے والا گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے، بلکہ نماز کے بہت سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعلقات وملحقات بھی گناہوں سے پاک کر دیتے ہیں، مثلاً: وضوء "المشی الی المساجد" اور "انتظار الصلاۃ بعد الصلاۃ" وغیرہ۔ بلکہ ان اعمال کو تو رباط یعنی اسلامی سرحد کی حفاظت کے لیے پہرہ دینے سے تعبیر کیا گیا ہے۔

نماز کی حفاظت نور ہے۔ بصورتِ نماز بندہ دن میں پانچ دفعہ متعدد بار اپنے پروردگار سے شرف مناجات وہم کلامی حاصل کرتا ہے۔ حدیث قدسی: ((قَسَمْتُ الصَّلَاۃَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ .)) "میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر رکھا ہے۔" اس پر شاہد عدل ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے نماز کو آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا ہے: ((وَجُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِيْ فِي الصَّلَاۃِ .)) نیز حصول راحت وطمانیت کا سبب بھی ((أَرِحْنِيْ بِالصَّلَاۃِ یَا بِلَالُ .)) موت کے وقت پیارے پیغمبر ﷺ کی زبان مبارک پر نماز ہی کی تلقین تھی:

((اَلصَّلَاۃُ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ .))

"نماز اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں کا دھیان رکھنا۔"

گویا نماز سعادت دارین کے حصول کی ایک بڑی قوی اور عظیم اساس ہے، لیکن ان تمام برکتوں اور منفعتوں کا حصول چند شرائط کا طالب ومتقاضی ہے۔ جن میں پابندئ وقت، حفاظتِ خشوع اور متابعت طریقۂ رسول ﷺ بطورِ خاص قابل ذکر ہیں۔

پابندئ وقت کی دلیل:

((سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ: اَلصَّلَاۃُ لِوَقْتِہَا .))

"رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا، کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا: نماز کو اس کے اوّل وقت پر ادا کرنا۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدم پابندیٔ وقت کی وعید:

((مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُهُ وَمَالُهُ .))

''جس کی نماز عصر فوت ہوگئی، اس کا گھر بار سب تباہ ہوگیا۔''

رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ اُحد کے موقع پر فرمایا:

((شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى مَلَأَ اللّٰهُ بُطُوْنَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا .))

''اللہ ان کے پیٹوں میں جہنم کی آگ بھر دے کہ انہوں نے ہمیں درمیانی نماز (عصر) سے مشغول کر دیا ہے۔''

حفاظتِ خشوع کی دلیل:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَفِيْ صَدْرِهِ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ .))

''رسول کریم ﷺ نماز پڑھتے تو آپ کے سینے سے ہنڈیا اُبلنے کی طرح آواز آتی۔''

رسول اللہ ﷺ نے مزید فرمایا:

((لَا صَلَاةَ إِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ .))

''حضور قلب یعنی خشوع کے بغیر نماز نہیں ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ ﴾

(المؤمنون : ۱، ۲)

''تحقیق مومن فلاح پا گئے، جو اپنی نمازوں میں خشوع وخضوع سے کام لیتے ہیں۔''

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز میں سنت رسول اللہ ﷺ کی متابعت کی فرضیت کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا یہ امر اور آرڈر ہے ((صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ .)) ''تم اس طرح نماز پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔''

آپ ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں صرف ایک امر مسنون کی مخالفت کرتے دیکھا تو فرمایا:

((اِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ .))

''واپس پلٹو، آپ نے نماز ادا نہیں کی۔''

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حجاج بن ایمن کو خلاف سنت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا:

((أَعِدْ صَلَاتَكَ .))

''نماز دوبارہ پڑھو۔''

سیّدنا أنس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خلافِ سنت صف بندی دیکھی تو رو پڑے اور فرمایا: ''تم نے نماز کو بھی ضائع کر دیا۔''

سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے ایک چالیس سالہ نمازی کو خلافِ طریقۂ رسول ﷺ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا:

''تم اگر چالیس سال سے ایسی ہی نماز پڑھ رہے ہو تو تم نے کوئی نماز نہیں پڑھی۔''

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مسجد میں محض مؤذن کے اذان کے ساتھ تثویب کرنے پر وہاں نماز پڑھنے سے انکار کر دیا، اور اپنے شاگرد مجاہد سے کہا:

((أَخْرِجْ بِنَا فَإِنَّهَا بِدْعَةٌ .))

''ہمیں یہاں سے نکال کر لے جاؤ کیونکہ تثویب بدعت ہے۔''

فریضہ نماز کی یہی اہمیت اس رسالہ نافعہ کی تالیف کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے محترم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھائی ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی حفظہ اللہ کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے اس اہم موضوع پر قلم اُٹھایا ہے اور اس عظیم فریضہ کے حوالے سے بعض اہم گوشوں کو واضح کیا۔ ضاعف الله أجره ، و أجزل مثوبته ، وجعل كتابه هذا فى ميزان حسناته يوم القيامة ، يوم لا ينفع مال و لا بنون إلا من أتى الله بقلب سليم .

کتاب کی ترتیب، تخریج اور اضافہ جات کا کام ہمارے فاضل دوست حافظ حامد محمود الخضری حفظہ اللہ نے بڑے ہی احسن طریقے سے سرانجام دیا ہے۔ جزاه الله خيرا فى الدنيا والآخرة .

اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَ الَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ﴾ سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ عمل اصلاح ہی نماز کا مرکزی کردار ہے۔ ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ﴾ حدیث رسول ﷺ ((مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعٍ ، وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرٍ .)) ”تمہاری اولادیں جب سات برس کی عمر کو پہنچ جائیں تو انہیں نماز کا حکم دو، اور جب وہ دس برس کی ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے انہیں مارو۔“ میں بھی یہی نکتہ مضمر و پنہاں ہے۔ اللہ تعالیٰ معاشرہ کے ہر فرد کو حفاظتِ صلاۃ کی توفیق عطا فرمائے۔

ہم آخر میں تمام قارئین کو یہ نصیحت بھی کریں گے کہ نماز کے تعلق سے صرف فرائض کی ادائیگی پر اکتفا نہ کیا جائے، بلکہ نوافل کا اہتمام بھی بہت زیادہ خیرات و برکات کا موجب ہے مثلاً، رواتب صلاۃ، قیام اللیل، اشراق اور ضحیٰ، تحیۃ المسجد والوضوء وغیرہ۔ ان تمام نمازوں کی احادیث میں بڑی فضیلت وارد ہے۔ اس کے علاوہ استخارہ کی نماز جو تقریباً متروک ہو چکی ہے، اور اگر کسی کو استخارے کی حاجت محسوس ہوتی ہے تو وہ بھی کسی شعبدہ باز جو استخارہ کے مرکز قائم کیے بیٹھے ہوتے ہیں کے سپرد کر دیتا ہے۔ یہ انتہائی قابل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذمت روش ہے۔

اللہ تعالیٰ اس قوم کو بدعات وانحرافات کے طوفان سے نکال کر دین خالص یعنی وحی الٰہی (قرآن وحدیث) کی طرف رجوع کی توفیق عطا فرمائے۔وهو ولي التوفيق والسداد، و أصلي وأسلم على نبيه محمد و على آله وصحبه أجمعين.

وكتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: انصار السنۃ پبلی کیشنز، لاہور

۳/۱۱/۲۰۰۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْأَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ. سَیِّدِنَا وَحَبِیْبِنَا وَشَفِیْعِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهِ الطَّاهِرِیْنَ، وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَومِ الدِّیْنِ أَمَّا بَعْدُ!

نماز اسلام کا دوسرا بنیادی رُکن ہے۔ چنانچہ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((بُنِیَ الْإِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِیْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ)) ❶

''اسلام کی بنیاد پانچ (ستونوں) پر (قائم) ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا (استطاعت ہو تو) حج (بیت اللہ) کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا ہے، فرمایا:

((وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَیْنِي فِي الصَّلَاةِ)) ❷

''میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھ دی گئی ہے۔''

نماز حصولِ راحت وطمانیت کا سبب بھی ہے، نماز کا وقت ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو بایں الفاظ اذان دینے کا حکم فرماتے:

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الإیمان، رقم: ٨۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: ١١١، ١١٢، ١١٣، ١١٤۔

❷ صحیح الجامع الصغیر، رقم: ٣١٢٤۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((يَا بِلَالُ! أَقِمِ الصَّلَاةَ أَرِحْنَا بِهَا)) [1]

''اے بلال! ہمیں نماز سے راحت پہنچاؤ۔''

اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں کامیاب لوگوں کی علامت یہ بتلائی ہے کہ وہ لوگ نماز کی پابندی کرتے ہیں، ارشاد فرمایا:

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ① ....وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ⑨﴾ (المؤمنون: ۱، ۹)

''یقیناً فلاح پا گئے مومن ...... جو لوگ اپنی نمازوں پر حفاظت کرتے ہیں۔''

اور اس کے برعکس روزِ قیامت اہل جہنم کا ایک گروہ جہنم میں جانے کا ایک سبب یہ بیان کرے گا کہ:

﴿لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ﴿٤٣﴾﴾ (المدثر: ٤٣)

''ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔''

حالت امن ہو یا حالت خوف، گرمی ہو یا سردی، تندرستی ہو یا بیماری، حتیٰ کہ جہاد و قتال کے موقع پر عین میدانِ جنگ میں بھی یہ فرض ساقط نہیں ہوتا۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ اُحد کے موقع پر فرمایا:

((مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى)) [2]

''اللہ تعالیٰ ان مشرکین کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہماری درمیانی (عصر کی) نماز کو ضائع کر دیا۔''

یاد رہے کہ نماز کی تمام برکات، فوائد، ثمرات اور منفعتیں اس وقت حاصل ہوتی ہیں

---

[1] سنن أبو داؤد، باب في صلاة العتمة، رقم: ٤٩٨٥ ۔ مشکوٰۃ، رقم: ١٢٥٣ ۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ٦٣٩٦.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب انسان پابندی وقت کا خاص خیال رکھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ ، فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ)) ❶

''جس شخص کی نماز عصر فوت ہوگئی، گویا کہ اس کے اہل وعیال تباہ و برباد ہو گئے۔''

ساتھ خشوع وخضوع کا اہتمام بھی ہو، اللہ تعالیٰ نے کامیابی کی ضمانت انہی لوگوں کے لیے دی ہے جو نمازوں میں خشوع وخضوع کا خیال رکھتے ہیں، ارشاد فرمایا:

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝١ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝٢﴾

(المؤمنون : ١۔٢)

''تحقیق فلاح پا گئے مومن، وہ لوگ جو اپنی نمازوں میں خشوع کرنے والے ہیں۔''

نماز بذاتِ خود جتنی اہم ہے، طریقہ نماز بھی اسی قدر اہم ہے۔ نماز میں سنت رسول ﷺ کی متابعت کی فرضیت کی دلیل آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا یہ فرمان ہے:

((صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِي أُصَلِّيْ)) ❷

''تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہو۔''

مزید فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جو شخص اچھی طرح وضو کرے، وقت پر نماز ادا کرے اور رکوع وسجود اور خشوع کا اہتمام کرے تو اس انسان کا اللہ پر ذمہ ہے کہ اسے معاف کردے، اور جو شخص ان باتوں کو ملحوظ نہ رکھے اس کا اللہ پر کوئی ذمہ نہیں، چاہے تو اسے معاف کردے اور چاہے تو اسے عذاب دے۔'' ❸

---

❶ سنن نسائی، كتاب الصلاة، رقم: ٤٧٧۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❷ صحیح بخاری، كتاب الأذان، رقم: ٦٣١.

❸ سنن ابوداؤد، اوّل كتاب الصلاة، رقم: ٤٢٥۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فریضہ نماز کی یہی اہمیت وفضیلت اس کتاب کی تالیف کا باعث ہے۔ انتہائی واجب الاحترام بھائی ابوطلحہ نے نماز کے متعلق ایسی جامع ومختصر کتاب لکھنے کے لیے حکم فرمایا جو اس کی اہمیت، فضیلت، تعلیم اور طریقہ کے بنیادی مسائل پر مشتمل ہو۔

چنانچہ ہم نے نماز کے متعلق لکھی گئی کتب کو اکٹھا کر کے مطالعہ کیا، جس سے یہ بات سامنے آئی کہ ہر کتاب نماز کے کسی ایک خاص پہلو پر روشنی ڈالتی ہے، اور دوسرے پہلوؤں سے کوئی بحث نہیں کرتی، مثال کے طور پر بعض کتابیں نبی کریم ﷺ کے طریقہ نماز اور اس کی کیفیت پر روشنی ڈالتی ہیں لیکن اسلام میں نماز کی اہمیت اور اس کی فضیلت سے صرف نظر کر دیتی ہیں، اور بعض دوسری کتابیں نماز کے ''مختلف فیہ'' مسائل پر بحث وتمحیص کا سلسلہ چھیڑ دیتی ہیں۔

لہٰذا ہم نے انتہائی قابل احترام اور اپنے رفیق سفر فضیلۃ الشیخ حافظ حامد محمود الخضری حفظہ اللہ سے مشورہ کیا کہ کام کس منہج پر کیا جائے، چنانچہ ان سے مشاورت کے بعد ہم نے نماز کے ان اہم مسائل کو قرآن وسنت سے مأخوذ شرعی دلائل کی روشنی میں جمع کر دینا مناسب سمجھا جن کا بجالانا ہر مرد وزن (مسلمان) کے لیے ضروری اور لازم ہے، اور ان تمام اختلافی مسائل اور تفصیلی تحقیقات کو چھوڑ دیا ہے۔

دوسری طرف اس بات کی پوری کوشش کی ہے کہ اس کتاب میں مسائل کے مکمل احاطہ کے ساتھ اختصار بھی ملحوظ رہے تا کہ استفادہ میں آسانی ہو۔

جب مسودہ تیار ہو گیا تو تہذیب، ترتیب، اضافہ جات اور تخریج کے لئے حافظ حامد محمود الخضری حفظہ اللہ کے پاس چھوڑا، تو انہوں نے میرے بنائے ہوئے پھول میں رنگ بھر دیا، اور میری طرف سے مہیا کردہ اینٹوں کی ایک عمارت تیار کر دی۔ اور شیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ سرپرست ''انصار السنۃ پبلی کیشنز'' نے تقریظ لکھ کر کتاب کو حسن بخشا اور ہمیں حوصلہ۔ جزاه الله خيراً عنّا وعن المسلمين، و أكثر من أمثاله في علماء المسلمين .

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قارئین سے التماس ہے کہ راقم، معاونین، خصوصاً بھائی ابوطلحہ، حافظ حامد محمود الخضری حفظہ اللہ قاری عبدالحفیظ ثاقب حفظہ اللہ، فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ، ابومومن منصور حفظہ اللہ اور محمد رمضان محمدی حفظہ اللہ کو دعاؤں میں یاد رکھیں، اس میں اگر کوئی خوبی ہے تو اللہ کی طرف سے، اور اگر کوئی خامی ہے تو ہماری یا شیطان کی طرف سے ہے، کیونکہ انسان ”محل الخطاء والنسیان“ ہے۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد وآله أصحابه وسلم

وکتبه

خادم الحدیث وأهله

أبوحمزہ عبدالخالق صدیقی

بتعاون

حافظ حامد محمود الخضری

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہیدی کلمات

اسلام کی عمارت پانچ ستونوں پر قائم ہے، جس کی دلیل سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ.)) [1]

"اسلام کی بنیاد پانچ (ستونوں) پر (قائم) ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، (استطاعت ہو تو) حج (بیت اللہ) کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔"

مذکورہ بالا حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کے پانچوں ارکان کے بیان کو محیط ہے، جو درج ذیل ہیں:

پہلا رکن:

اسلام کا پہلا رکن، کلمۂ شہادت "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کا اقرار و اعتراف ہے۔

کلمۂ توحید "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کی شہادت کا معنی یہ ہے کہ اللہ کیلئے کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔

چنانچہ اس کلمہ کے اوّل جزء "لَا إِلٰـــهَ" سے ان تمام معبودانِ باطلہ کی نفی اور تردید

[1] صحیح بخاری، کتاب الإیمان، رقم: ۸۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جاتی ہے جن کی اللہ کے علاوہ پرستش کی جاتی ہے، اور دوسرے جزء" إِلَّا اللّٰهُ " سے اللہ عزوجل کے لئے ہر قسم کی عبادت کا اثبات ہو جاتا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں، اس کے متعلق فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾﴾ (آل عمران: ۱۸)

" اللہ گواہی دیتا ہے کہ اُس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور فرشتے اور اہل علم گواہی دیتے ہیں، وہ (اپنے احکام میں) عدل پر قائم ہے، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، جو عزت والا اور حکمت والا ہے۔"

کلمہ توحید کے تقاضے:

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

اعمال سے پہلے عقیدۂ توحید کا علم حاصل کرنا ضروری ہے، ورنہ عقیدۂ توحید کے بغیر سارے اعمال برباد ہو جاتے ہیں، بالکل اسی طرح جیسے روح کے بغیر جسم ختم ہو جاتا ہے۔

کلمہ توحید " لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ " کی شہادت کا تقاضا درج ذیل تین باتوں کا اقرار کرنا ہے۔ (۱) توحید الوہیت۔ (۲) توحید ربوبیت۔ (۳) توحید اسماء وصفات۔

اوّل: توحید الوہیت:

یعنی جملہ عبادات میں اللہ تعالیٰ کو اکیلا مانا جائے، اور کسی طرح کی عبادت غیر اللہ کے لیے نہ کی جائے۔

یاد رہے کہ یہی وہ توحید ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝﴾ (الذاریات: ۵۶)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔"

اور اسی توحید الوہیت کی دعوت کو عام کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام بھیجے، صحیفے اور کتابیں نازل فرمائیں۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ﴾ (النحل: ٣٦)

"اور ہم نے ہر گروہ کے پاس ایک رسول اس پیغام کے ساتھ بھیجا کہ لوگو! اللہ کی عبادت کرو، اور شیطان اور بتوں کی عبادت سے بچتے رہو۔"

"شرک" "توحید" کی ضد ہے، جب "توحید" کا یہ معنی ہو کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی عبادت میں اکیلا اور منفرد مانا جائے تو اس کے برعکس "شرک" کی تعریف یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور (غیر) کی بھی کسی طرح کی پرستش کی جائے۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اَلْمُشْرِكُ الَّذِيْ عَبَدَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ .)) [1]

"مشرک وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی غیر کی بھی کسی طرح کی عبادت کرے۔"

چنانچہ جو شخص اپنی خوشی اور مرضی سے کسی بھی طرح کی عبادت کسی غیر اللہ کے لئے بجالائے، چاہے وہ عبادت نماز ہو یا روزہ، دعا ہو یا نذر، قربانی ہو یا کسی صاحب قبر وغیرہ سے فریاد رسی، تو اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا اور شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔

﴿ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴾ (لقمان: ١٣)

"بے شک شرک ظلم عظیم ہے۔"

جس کی وجہ سے سارے اعمال صالحہ ضائع ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ (١٨) انبیاء کرام کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورة الرعد.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ (الأنعام: ۸۸)

''اور اگر وہ لوگ شرک کرتے تو اُن کے اعمال ضائع ہو جاتے۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ ''اس آیت کریمہ میں شرک کی ہیبت ناکی اور اس کی خطرناکی کو بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ لَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَ اِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَىِٕنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴾ (الزمر: ٦٥)

''کہ آپ کو اور آپ سے پہلے تمام انبیاء و رسل کو بذریعہ وحی بتا دیا گیا ہے کہ آپ نے شرک کیا تو آپ کے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔'' ❶

قارئین کرام! اگر وہ اللہ کے برگزیدہ پیغمبر اور عظیم ہونے کے باوجود شرک کا ارتکاب کر بیٹھتے تو ان کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے، تو اگر دوسرے لوگ شرک کا ارتکاب کریں گے تو ان کا کیا حال ہوگا؟

اور شرک کے مرتکب کے جان و مال بھی غیر محفوظ ہو جاتے ہیں۔ پیارے پیغمبر سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُوْلُوْا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ .)) ❷

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' کا اقرار کر لیں۔ پس جس شخص نے بھی ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' کہہ دیا اُس نے اپنا مال اور جان محفوظ کر لیا۔''

دوم: توحید ربوبیت:

یعنی اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق، رازق، زندہ کرنے والا، موت

---

❶ تفسیر ابن کثیر: ۳/۵٦،۵۷، تحقیق عبدالرزاق المهدی.

❷ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: ۱۲۵ ـ صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسیر، رقم: ۲۹٤٦.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے والا ہے، اور وہی سارے جہان کا کارساز ہے جس کی آسمانوں اور زمین میں حکومت ہے۔ اور اس قسم کی توحید کا اقرار واعتراف اس فطرت کا تقاضا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو پیدا فرمایا ہے، حتی کہ مشرکین جن کے درمیان رسول ہاشمی ﷺ مبعوث ہوئے وہ بھی اس کا اقرار کرتے تھے اور اس کے منکر نہ تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

﴿قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝۳۱﴾

(یونس: ۳۱)

”یعنی آپ پوچھئے کہ تمہیں آسمان اور زمین سے روزی کون پہنچاتا ہے، یا کانوں اور آنکھوں کا مالک کون ہے، اور کون زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے، اور کون تمام اُمور کی دیکھ بھال کرتا ہے، وہ جواب میں یہی کہیں گے کہ اللہ۔ تو آپ کہئے کہ پھر تم لوگ شرک سے کیوں نہیں بچتے ہو۔“

اس قسم کی توحید کا انکار کم ہی لوگوں نے کیا ہے، اور وہ بھی تکبر وعناد کی وجہ سے ظاہری طور پر کیا ہے، ورنہ دل سے وہ بھی اس کا اعتراف کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے انہی کے متعلق ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۱۴﴾ (النمل: ۱۴)

”اور ان نشانیوں کا انہوں نے ظلم وسرکشی کی وجہ سے انکار کر دیا، حالانکہ ان کا باطن ان کی صداقت کا یقین کر چکا تھا۔ پس آپ دیکھیں کہ فسادیوں کا کیا انجام ہوتا ہے۔“

سوم: توحید اسماء وصفات:

آیا ہے وقت نازک غفلت میں ہے زمانہ
کوئی نہیں سناتا توحید کا ترانہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی اللہ تعالیٰ نے، یا نبی کریم ﷺ نے اللہ عزوجل کے جو اوصاف بیان فرمائے ہیں، ان پر ایمان لایا جائے اور انہیں بلا تکییف و تمثیل اور بلا تحریف و تعطیل مان لیا جائے، جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾ (الأعراف: ۱۸۰)

”اور اللہ کے بہت ہی اچھے نام ہیں، پس تم لوگ اسے انہی ناموں کے ذریعہ پکارو۔“

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ﴾ (بنی إسرائیل: ۱۱۰)

”آپ کہہ دیجیے! کہ تم لوگ اللہ کو اللہ کے نام سے پکارو یا رحمٰن کے نام سے پکارو، جس نام سے چاہو اسے پکارو، تمام بہترین نام اسی کے لئے ہیں۔“

نیز فرمایا:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝۱۱﴾ (الشوریٰ: ۱۱)

”کوئی چیز اُس کے مانند نہیں اور وہ خوب سننے والا، دیکھنے والا ہے۔“

کلمہ توحید ”لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ“ کی شہادت اور گواہی مذکورہ بالا تینوں قسموں کی توحید کا اقرار و اعلان ہے۔ چنانچہ جو شخص اس کے معانی و مفہوم کو سمجھ کر اس کا اقرار کرلے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرے، یعنی شرک سے بچتا رہے اور اللہ کی وحدانیت کا قائل ہو جائے تو وہ سچا اور حقیقی مسلمان ہے۔ اور اس کے برعکس جو زبان سے اقرار کرلے اور دل سے تصدیق کئے بغیر ظاہراً اس کے تقاضے پورے کرے تو وہ منافق ہے۔ اور جس نے اپنی زبان سے اقرار کیا، لیکن اس کے تقاضوں کے خلاف عمل کیا تو وہ کفر کرتا ہے اگرچہ وہ بار بار اس کلمہ کو پڑھتا رہے۔

شہادت رسالت:

”مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ“ کا معنی محمد عربی ﷺ کی رسالت و نبوت کا اقرار کرنا، اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لے کر آئے ہیں اس کی تصدیق کرنا ہے، یعنی آپ کے احکامات کی بجا آوری، اور منہیات وممنوعات سے اجتناب کرنا اور ساری عبادات کو آپ کی لائی شریعت کے مطابق ادا کرنا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢٨﴾﴾(التوبہ: ۱۲۸)

"مسلمانو! تمہارے لئے تم ہی میں سے ایک رسول آئے ہیں، جن پر ہر وہ بات شاق گزرتی ہے جس سے تمہیں تکلیف ہوتی ہے، تمہاری ہدایت کے بڑے خواہش مند ہیں، مومنوں کے لئے نہایت شفیق و مہربان ہیں۔"

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿مَّنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾ (النساء: ۸۰)

"جس نے رسول کی اطاعت کی اُس نے اللہ (ہی) کی اطاعت کی۔"

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١٣٢﴾﴾(آل عمران: ۱۳۲)

"اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔"

دوسرا اور تیسرا رکن:

نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا ہے، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشادِ گرامی ہے:

﴿وَمَآ أُمِرُوٓا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَآءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَوٰةَ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ﴿٥﴾﴾

(البیّنہ: ۵)

"اور انہیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، اس کے لیے عبادت کو خالص کر کے، یکسو ہو کر، اور وہ نماز قائم کریں، اور زکوٰۃ دیں اور یہی نہایت درست دین ہے۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ ۝۴۳﴾

(البقرۃ: ۴۳)

''اور نماز قائم کرو، اور زکوٰۃ ادا کرو، اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔''

اسلام کے دوسرے اور بنیادی رکن ''نماز'' کے متعلق تو گفتگو چل ہی رہی ہے، البتہ زکوٰۃ وہ مال ہے جو مال داروں سے لے کر فقراء اور ان لوگوں کو دیا جاتا ہے جن کا مصارف زکوٰۃ میں تذکرہ ہے، زکوٰۃ دین اسلام کے اصول وقواعد میں سے ایک ایسا گراں قدر اصول اور ضابطہ ہے جس کے ذریعہ معاشرہ میں وحدت پیدا ہوتی ہے، اور معاشرہ کے افراد ایک دوسرے کے لئے معاون ثابت ہوتے ہیں۔ بایں طور کہ مالدار کے احسان اور کسی برتری کے بغیر اس کے مال میں غریب وفقیر کا بھی حصہ ہوتا ہے۔

چوتھا رکن:

اسلام کا چوتھا رکن ماہِ رمضان المبارک کے روزے رکھنا ہے۔فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝۱۸۳﴾ (البقرۃ: ۱۸۳)

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیے گئے ویسے ہی جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ کی راہ اختیار کرو۔''

روزہ دار انسان کے لئے دنیا وآخرت کی ہر بھلائی ہے، اور اس لئے کہ آدمی جب اللہ تعالیٰ کے لئے کھانے پینے اور مباشرت سے رُک جاتا ہے، اور اپنے آپ کو بندگی میں مشغول کر دیتا ہے، تو اللہ اسے تقویٰ و پرہیز گاری کی راہ پر ڈال دیتا ہے۔

پانچواں رکن:

اسلام کا پانچواں رکن صاحب استطاعت کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ﴿٩٧﴾﴾ (آل عمران: ۹۷)

''اور اللہ کی رضا کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا ان لوگوں پر فرض ہے، جو وہاں پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں، اور جو انکار کرے گا، تو اللہ تعالیٰ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔''

میں نماز کیوں پڑھوں؟

(بے نمازوں کے حیلے بہانے اور ان کا جائزہ)

حیلہ نہ کر دھوکہ نہ دے، اللہ واقف کار ہے
تو جائے گا چھپ کر کہاں مجھے بتا اے بے نماز

بے نماز شخص کو آج نماز کی دعوت دی جاتی ہے تو اس کا سب سے بڑا بہانہ یہ ہوتا ہے کہ:

پہلا بہانہ:...... میرے کپڑے پیشاب کے چھینٹے پڑنے کی وجہ سے ناپاک ہیں، لہٰذا میں نماز کیوں پڑھوں؟

جائزہ:...... قارئین کرام! ہر وقت کپڑوں کو ناپاک رکھنا مومنانہ صفت نہیں۔ یہ سوچ اور طرز سراسر طرزِ نبوی ﷺ کے خلاف ہے اور قرآنی نظریہ کے متضاد ہے۔

نبی کریم ﷺ پر سب سے پہلی وحی ﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ نازل ہوئی، اس کے بعد کچھ دنوں تک وحی کا نزول موقوف رہا، پھر ''سورۃ المدثر'' نازل ہوئی۔

﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَأَنذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝﴾

''اے چادر اوڑھنے والے! اٹھئے اور لوگوں کو (ان کے رب سے) ڈرایئے، اور اپنے رب کی بڑائی بیان کیجیے اور اپنے کپڑے پاک رکھیئے۔''

''ابتدا ہی میں سیّد البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم دیا گیا کہ آپ ہر وقت تمام نجاستوں سے اپنے کپڑوں کی پاکی کا خیال رکھیئے، بالخصوص جب آپ نماز پڑھیں۔'' (تیسیر الرحمٰن، ص: ۱۶۶۳)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی ادب نبی رحمت ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھایا، تو انھوں نے اس پر عمل کرنے کا حق ادا کردیا، حتی کہ اللہ عزوجل نے ان کی صفت طہارت کی مدح کرتے ہوئے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا:

﴿فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا ۚ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ ﴾ (التوبة: ۱۰۸)

''اس (مسجد قباء) میں ایسے لوگ ہوتے ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں، اور اللہ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

ایسے ہی بعض عورتیں بھی بہانہ کرتے ہوئے کہ اس کا بچہ دودھ پیتا ہے اور اس کے کپڑے اکثر بچے کے پیشاب کی وجہ سے ناپاک رہتے ہیں، لہٰذا وہ نماز نہیں پڑھتی۔

حالانکہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث پاک ہے، جسے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:

((بَوْلُ الْغُلَامِ يُنْضَحُ عَلَيْهِ وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ يُغْسَلُ .)) [1]

''بچے کے پیشاب کی وجہ سے چھینٹے مارے جائیں اور بچی کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔''

فائدہ:...... احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ یہ حکم تب تک ہے جب تک وہ دودھ پیتے رہیں، لیکن جب وہ ساتھ دوسری غذا کھانا شروع کرلیں تو یہ حکم نہیں ہے۔ پھر پیشاب کو دھولیا جائے۔ [2]

پس ناپاک رہنے والوں کو ناپسند کرتا ہے، پس بے نماز اس بہانہ سے باز آجائیں، ان کے لیے لمحۂ فکر یہ ہے، وگرنہ............!!

دوسرا بہانہ:...... بے نماز کو نماز کی دعوت دی جائے تو وہ بہانہ کرتا ہے کہ ابھی

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة، رقم: ۵۲۲، ۵۲۵۔ سنن أبي داؤد، رقم: ۳۹۸۔ تخريج المختارة: ۴۷۱۔ ۴۷۳۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن ترمذی، كتاب الطهارة، تحت رقم: ۷۱۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوان ہوں، بڑا وقت پڑا ہے، ساری عمر نمازیں ہی تو پڑھنی ہیں، بوڑھا ہوا تو نماز پڑھ لوں گا، لہٰذا ابھی میں نماز کیوں پڑھوں؟

جائزہ:......قارئین کرام! بے نمازوں کی یہ سوچ جہالت پر مبنی ہے۔ قرآنِ پاک سے دوری اختیار کرنے کا یہ نتیجہ ہے، موت ایسے لوگوں کے پیش نظر نہیں ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿٣٤﴾﴾ (لقمان: ٣٤)

''بے شک اللہ کو ہی قیامت کا علم ہے، اور وہی بارش برساتا ہے، اور وہی جانتا ہے اُسے جو ماں کے رحم میں ہوتا ہے۔ اور کوئی آدمی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا؟ اور نہ کوئی یہ جانتا ہے کہ زمین کے کس خطے میں اس کی موت واقع ہوگی۔ بے شک اللہ بڑا جاننے والا، بڑا باخبر ہے۔''

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں موجود ہے کہ ''کوئی نہیں جانتا اس کی موت کہاں واقع ہوگی؟'' لہٰذا ایسے بے نماز کو اپنے اس قول کہ ''بڑا وقت پڑا ہے، بوڑھا ہوا تو نماز پڑھ لوں گا'' سے باز آ جانا چاہیے۔ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ حدیث ملاحظہ ہو:

((أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِيْ ، فَقَالَ: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ ، أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ .))

''دنیا میں اس طرح رہ کہ تو پردیسی ہے یا راہ گیر۔''

اور جب سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سن لی، تو ہمیشہ فرمایا کرتے:

((إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ ، وَإِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِسَقَمِكَ ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ)) ❶

''جب تو شام کرے تو صبح کا انتظار مت کر، اور جب صبح کرے تو شام کا انتظار

❶ صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: ٦٤١٦.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مت کر، اور اپنی تندرستی سے اپنی بیماری کے لیے اور اپنی زندگی سے اپنی موت کے لیے (کچھ نہ کچھ) حاصل کر لے۔"

یعنی لمبی اُمیدیں نہ باندھو، بلکہ اپنی موت کو بالکل قریب سمجھو۔ جب موت انسان کے پیش نظر ہو تو وہ ہر لمحہ ایسی حالت میں رہتا ہے کہ موت آجائے تو اسے ندامت نہ ہو، ہر وقت اللہ سے خائف رہتا ہے اور تیار رہتا ہے:

﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝﴾ (آل عمران : ۱۰۲)

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، جیسا اس سے ڈرنا چاہیے اور تمہاری موت آئے تو اسلام پر آئے۔"

بے نماز بہانے خوروں کو یاد رکھنا چاہیے کہ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ صحت اور زندگی ہمیشہ باقی رہنے والی چیزیں نہیں، بیماری اور موت بھی انسان کی گھات میں ہیں، لہٰذا انہیں چاہیے کہ حالت صحت میں بیماری کے لیے اعمال ذخیرہ کر لیں اور زندگی میں موت کے لیے سامان مہیا کر لیں۔

پس بے نماز یہ بہانہ بھی ترک کریں اور قیامِ نماز کا اہتمام کریں۔ ((اَللّٰهُمَّ اهْدِهِمْ))

تیسرا بہانہ :...... بے نماز ایک بہانہ یہ بھی کرتے ہیں کہ نماز تو گنہگار لوگوں کو پڑھنی ہوتی ہے، ہم کون سے گناہ کرتے ہیں؟ لہٰذا ہم نماز کیوں پڑھیں؟

جائزہ :......ان کی یہ سوچ اور بہانہ بھی درست نہیں، بلکہ اس میں کبر و غرور ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تو فرمان ہے:

﴿فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۝﴾ (النجم : ۳۲)

"پس تم لوگ اپنی پاکی بیان نہ کرو، وہ اُس شخص سے خوب واقف ہے جو اس سے ڈرتا ہے۔"

ہر انسان خطا کار ہے اور ہمیشہ سے محل الخطأ والنسیان رہا ہے۔ شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ .)) ❶

''ہر بنی آدم خطا کار ہے۔''

اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ میں سے '' اَلْغَفُوْرُ '' بڑا بخشنے والا، '' اَلْغَفَّارُ '' بہت زیادہ بخشنے والا بھی ہے۔ اس صفت کا تقاضا ہے کہ لوگ گناہ کریں گے تبھی تو اللہ تعالیٰ '' الغفار '' اور '' الغفور '' ہے، اور یہی معنی ہے اس حدیث پاک کا جس میں خاتم النّبیین ﷺ نے فرمایا:

((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ ، وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ .)) ❷

''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرو، تو وہ (اللہ) ایسی مخلوق کو لے آئے گا، جو گناہ کریں گے، اور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں گے، تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کر دے گا۔''

یعنی بندے گناہ گار ہیں اُن سے گناہ کے کام ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ '' الغفار '' ہے۔ پس بے نماز اپنے اس باطل قول سے باز آ جائیں، وگرنہ نتیجہ عذاب جہنم کی صورت میں سامنے آئے گا:

﴿ فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ ﴾ (المدثر: ۴۰ تا ۴۳)

''یہ لوگ جنتوں میں ہوں گے، پوچھیں گے مجرمین سے، تمہیں کس چیز نے جہنم میں پہنچا دیا، وہ کہیں گے، ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے۔''

---

❶ سنن ترمذی، ابواب صفة القيامة والرقائق والورع، رقم: ۲۴۹۹ - مصنف ابن أبي شيبه ۱۳/ ۱۸۷ - مسند أحمد: ۱۹۸/۳ - مسند عبد بن حميد، رقم: ۱۱۹۷ - سنن دارمی، رقم: ۲۷۳۰ - صحيح الترمذي، للألباني، رقم: ۲۰۲۹.

❷ صحيح مسلم، كتاب التوبة، رقم: ۲۷۴۹ - وبمعناه أحمد: ۲/ ۳۰۵، رقم: ۸۰۴۳ - مسند عبدبن حميد، رقم: ۱۴۲۰ - كتاب الزهد ، لابن المبارك، رقم: ۱۰۷۵.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھا بہانہ :...... بے نماز ایک بہانہ یہ بھی کرتے ہیں کہ ہم نماز پڑھنے کے لیے تیار ہیں، چونکہ بچپن میں نماز پڑھی ہے نہ سیکھی۔ لہٰذا اب نماز سیکھتے ہوئے شرم آتی ہے، لوگ کیا سوچیں گے؟ اور ہمارا مذاق اُڑائیں گے۔

جائزہ:...... نماز ارکانِ اسلام میں سے دوسرا اہم رُکن ہے۔ اس کے بغیر انسان مسلمان نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا اس کا سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ چھوٹا ہو یا بڑا، یا بوڑھا سب کو سیکھنی چاہیے۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے افضل و اعلیٰ کون ہوسکتا ہے؟ جب نماز فرض ہوئی تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جبریل علیہ السلام نے نماز سکھلائی۔

آج تمہیں سوچ لاحق ہوتی ہے کہ لوگ مجھ پر ہنسیں گے، اور اگر تم نے نماز نہ پڑھی، کل روزِ قیامت جب بارگاہِ رب العزت میں تو پیش ہوگے، نماز کے امتحان میں فیل ہوکر شرمندگی، ندامت اور فضیحت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ تب کیا کروگے۔ اب اس اللہ عزوجل کے سامنے شرمندہ اور ذلیل ہونے سے پہلے تجھ پر لازم ہے کہ دنیا میں شرمندگی کا سامنا کرلو، نماز سیکھ لو! اور نمازی بن جاؤ۔

ایک اہم پیغام، خصوصاً بے نمازوں کے نام:

میں نماز اس لیے پڑھتا ہوں کہ یہ خالق حقیقی کا حکم ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا الزَّكَوٰةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ۝٤٣﴾

(البقرۃ: ٤٣)

''اور نماز قائم کرو، اور زکوٰۃ ادا کرو، اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔''

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو حکم دیا کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں:

﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا﴾ (النساء: ٣٦)

''اور اللہ کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ۔''

کیونکہ وہی خالق و رازق ہے اور اس کے احسانات و انعامات تمام مخلوقات پر ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لیے بندوں پر اس کا حق ہے کہ وہ صرف اس کی عبادت کریں، اور کسی کو اس کا شریک نہ بنائیں، نبی کریم ﷺ سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے پوچھتے ہیں، کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ أَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْهُ بِهٖ شَيْئًا .))

''بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ بنائیں۔''

پھر سرورِ دو عالم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اگر بندے ایسا کریں، تو ان کا اللہ پر کیا حق ہے؟ تو انہوں نے (پھر کہا) کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ .))

''اللہ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ وہ انہیں عذاب نہیں دے گا۔'' [1]

پس جو لوگ اپنے اللہ کا حکم مان کر نماز پڑھتے ہیں، قرآن مجید ان کی تعریف بیان کرتا ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ ص﴾ (الشوریٰ: ۳۸)

''اور جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مان لیا، اور نماز قائم کی۔''

اور کامیابی کی ضمانت دیتا ہے:

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝٢﴾

(المؤمنون: ۱۔۲)

''یقیناً مومنوں نے فلاح پا لی، جو اپنی نمازوں میں خشوع وخضوع اختیار کرتے ہیں۔''

اور اس کے برعکس بے نماز، مجرمین جنہیں نماز کی طرف بلایا جاتا ہے، اور کہا جاتا کہ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب اللباس، رقم: ۵۹۶۷.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربّ العالمین کے لیے خشوع وخضوع اختیار کرو، تو ان کی گردنیں اکڑ جاتی ہیں۔ ان کے متعلق فرمایا کہ اس دن ان جیسوں کے لیے ہلاکت و بربادی ہوگی:

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝﴾

(المرسلات: ٤٨-٤٩)

''اور ان سے جب کہا جاتا ہے کہ تم لوگ (نماز کے لیے) رکوع کرو تو وہ رکوع نہیں کرتے ہیں، اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت و بربادی ہوگی۔''

میں نماز کیوں پڑھوں؟ کا اعلان کرنے والے بے نماز کو یاد رکھنا ہوگا کہ میں نماز اس لیے پڑھتا ہوں کہ مجھے اللہ کی خوشنودی اور رضا مندی حاصل کرنی ہے۔ اور میں اس کی مغفرت اور اجر عظیم کا طلب گار ہوں، درحقیقت یہ شیوہ پیغمبری ہے۔ وطیرہ اصحاب الرسول ﷺ ہے۔

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝٢٩﴾ (الفتح: ٢٩)

''محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ اُن کے ساتھ ہیں، وہ کافروں کے لیے بڑے سخت ہیں اور آپس میں نہایت مہربان ہیں، آپ انہیں رکوع وسجود کرتے دیکھتے ہیں، وہ لوگ اللہ کی رضا اور اس کے فضل کی جستجو میں رہتے ہیں، سجدوں کے اثر سے اُن کی نشانی ان کی پیشانیوں پر عیاں ہوتی ہے، تورات میں ان کی یہی مثال بیان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی گئی ہے اور انجیل میں بھی ان کی یہی مثال بیان کی گئی ہے، اس کھیتی کی مانند جس نے پہلے اپنی کونپل نکالی، پھر اُسے سہارا دیا تو وہ موٹی ہوگئی، پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی، وہ کھیت اب کاشت کاروں کو خوش کر رہا ہے (اللہ نے ایسا اس لیے کیا) تاکہ اُن مسلمانوں کے ذریعہ کافروں کو غضبناک بنائے، اُن میں سے جو ایمان لائے اور انہوں نے عمل صالح کیا، اُن سے اللہ نے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔''

میں نماز کیوں پڑھوں؟ کہنے والے! میں اس لیے نماز پڑھتا ہوں کہ نماز خوفِ الٰہی پیدا کرتی ہے، اور حصولِ جنت کا باعث ہے۔ سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((یَعْجَبُ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ مِنْ رَاعِيْ غَنَمٍ فِيْ رَأْسِ شَظِيَّةٍ بِجَبَلٍ يُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ وَيُصَلِّيْ ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اُنْظُرُوْا إِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ لِلصَّلَاةِ يَخَافُ مِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ .)) [1]

''پہاڑی کی چوٹی پر بکریوں کے اس چرواہے پر اللہ عزوجل خوش ہوتا ہے، جو نماز کے لیے اذان دیتا ہے، اور پھر نماز ادا کرتا ہے، اس پر اللہ عزوجل (فرشتوں سے) یوں فرماتا ہے'' میرے اس بندے کو دیکھو کہ اذان دے کر نماز پڑھ رہا ہے، اور مجھ سے ڈرتا ہے، میں نے اپنے (اس) بندے کے گناہ معاف کر دیئے، اور اسے جنت میں داخل کروں گا۔''

میں نماز کیوں پڑھوں؟ کا راگ الاپنے والے! جو شخص دیدارِ الٰہی کے شوق میں

[1] سنن أبو داؤد، كتاب صلاة السفر، باب الأذان، في السفر، رقم: ١٢٠٣ـ مسند أحمد، رقم: ١٤٥ـ صحيح ابن حبان، رقم: ٢٦٠ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم: ٤١.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز پڑھتا ہے، یقیناً اسے دیدارِ الٰہی کی سعادت میسر ہوگی، جس طرح اللہ تعالیٰ چاہے گا اور نماز کا انکار کرنے والے دیدارِ الٰہی سے محروم ہوں گے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿كَلَّآ إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ۝١٥﴾ (المطففين: ١٥)

''ہرگز نہیں، بے شک وہ لوگ اُس دن اپنے رب کی دید سے روک دیے جائیں گے۔''

حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے ''بدائع الفوائد'' میں ان آیات کے ضمن میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں دو قسم کے عذاب دے گا، عذابِ حجاب اور عذابِ نار۔

عذابِ حجاب (یعنی اللہ تعالیٰ کو نہ دیکھنے) سے ان کے دلوں اور ان کی روحوں کو نہایت شدید تکلیف ہوگی، اور عذابِ نار سے ان کے اجسام جلتے رہیں گے۔''

(تیسیر الرحمٰن، ص: ۱۷۱۳)

قرآن وسنت سے یہ بات ثابت ہے کہ مومنوں کو جنت میں اللہ تعالیٰ اپنی دید سے نوازے گا۔ چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝﴾ (القيامة: ٢٢-٢٣)

''کچھ چہرے اس دن شاداب ہوں گے، اور اپنے رب کو دیکھ رہے ہوں گے۔''

اور فرمایا:

﴿عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ۝﴾ (المطففين: ٢٣)

''اونچی مسندوں پر بیٹھے دیکھتے رہیں گے۔''

اور سورۃ الدھر میں فرمایا:

﴿وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ۝١١﴾ (الدهر: ١١)

''اللہ تعالیٰ انھیں چہرے کی شادابی اور فرحت عطا کرے گا۔''

صوفیا کا پیدا کردہ ایک شبہ اور اس کا ازالہ:

صوفیاء کا کہنا ہے کہ عبادت صرف اس لیے کی جائے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، اور وہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادت کا مستحق ہے، اس لالچ سے نہ کی جائے کہ ہم نے جنت حاصل کرنی ہے، اور نہ اس لیے کہ ہم اس کی جہنم سے ڈرتے ہیں کیونکہ اگر جنت اور جہنم کا وجود بھی نہ ہو تو کیا اس کی عبادت نہ کی جائے گی۔

ازالہ:

صوفیاء کے اس بدترین شبہ کے ازالہ کے لیے انتہائی مناسب ہے کہ شیخ ابن جبرین رحمہ اللہ کا فتویٰ ذکر کر دیا جائے، تاکہ صوفیاء لوگوں پر واضح ہو جائے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کیوں کرتے ہیں؟

ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کیوں کرتے ہیں؟ سے متعلق شیخ ابن جبرین کا فتویٰ:

سوال :...... ہم طالب علم درس کی ایک مجلس میں بحث مباحثہ کر رہے تھے کہ ایک صاحب نے سوال کیا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کیوں کی جاتی ہے؟ ایک ساتھی نے اس کا یہ جواب دیا کہ ہم اللہ کی عبادت اس کے عذاب کے خوف اور اس کی رحمت کی امید کی وجہ سے کرتے ہیں، اور اس کی دلیل اس نے یہ پیش کی کہ عبادت کے لوازم میں یہ ہے کہ جن باتوں کے کرنے کا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے، انہیں ہم بجا لائیں، اور جن سے انہوں نے منع کیا ہے ان سے رُک جائیں۔ ایسا کرنے ہی سے اللہ تعالیٰ کی عبادت ہوگی اور اسی عبادت ہی پر جزا کا انحصار ہوگا، اور اس کی ہم رغبت کرتے اور خوف کھاتے ہیں۔ یہ سن کر ایک دوسرے طالب علم نے کہا کہ ہم اللہ کی عبادت اس کی ذات کے لیے کرتے ہیں، اس نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے، صرف وہی عبادت کا مستحق ہے، لہٰذا ہم جنت وجہنم سے بے نیاز ہو کر اس کی عبادت کرتے ہیں، فرض کریں کہ اگر جنت اور جہنم نہ ہو تو کیا اس کی عبادت نہ کی جائے گی؟ الغرض اس طرح اس نے پہلے قول کی زبردست تردید کی اور اسے ایک قول ''منکر'' قرار دیا۔

سوال یہ ہے کہ ان میں سے کون سا قول صحیح ہے؟ کیا آداب علم وتعلّم میں سے یہ بھی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ بغیر دلیل کے قول ردّ کر دیا جائے یا اپنے مؤقف کے خلاف قول کو کسی دلیل کے بغیر ردّ کر دیا جائے، اس طرح کے امور و مسائل میں زیادہ بحث مباحثے کا کیا حکم ہے؟ جزاکم اللہ خیر الجزاء.

جواب:...... بعض روایات میں یہ آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ آخرت میں حساب کے وقت ایک آدمی کو حاضر کر کے یہ پوچھے گا کہ تو نے میری عبادت کیوں کی؟ وہ بندہ عرض کرے گا کہ ''اے اللہ! میں نے جنت اور اس کی ابدی نعمتوں کے بارے میں سنا تو راتوں کو بیدار رہا، دن کو تیری عبادت میں مشغول رہا، اور پیاسا رہا کہ جنت میں داخل ہونے کے شوق اور نعیم مقیم اور ثواب عظیم کے حصول کی خواہش تھی۔'' اللہ تعالیٰ یہ سن کر فرمائے گا۔'' یہ ہے میری جنت، جا اس میں داخل ہو جا، تیری ہر تمنا و خواہش کو پورا کر دیا جائے گا۔'' اللہ ایک اور بندے کو بلائے گا اور اس سے فرمائے گا کہ'' تو نے میری عبادت کیوں کی؟'' وہ جواب دے گا کہ: ''میں نے جہنم اور اس کے عذاب، اس کی عبرت ناک سزاؤں اور اس کے عذابوں سے بچنے کے لیے رات کے آرام اور دن کے چین کو تج کر دیا، اور خوب خوب مشقتیں برداشت کیں۔'' اللہ تعالیٰ یہ جواب سن کر ارشاد فرمائے گا: ''میں نے تجھے جہنم سے بچالیا، جا تو جنت میں داخل ہو جا، تیری ہر خواہش پوری ہوگی۔'' پھر اللہ تعالیٰ ایک اور بندے کو بلائے گا اور اس سے فرمائے گا کہ: ''بندے! تو نے میری عبادت کیوں کی؟'' وہ بندہ عرض کرے گا: ''اللہ میں نے تیری صفات، تیرے جلال، تیری کبریائی، تیری نعمتوں اور نوازشوں کو پہچان لیا تھا تو میں نے تیری ملاقات کے شوق اور تیری محبت کی خاطر تیری عبادت کی۔ مخلوق پر اپنے فضل و انعام اور کمال صفات اور عظیم جلال کے باعث تو ہی عبادت و تعظیم کا مستحق ہے۔'' اللہ ربّ ذوالجلال فرمائے گا: ''میں یہ موجود ہوں، تو میرا دیدار کر لے، میں نے تجھے بے پایاں اجر و ثواب سے نوازا اور تیری تمام خواہشوں اور تمناؤں کو پورا کر دیا۔''

اس سے معلوم ہوا کہ مذکورہ جواب دینے میں دونوں حق پر ہیں، لیکن وہ شخص جو اللہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کی عبادت اس لیے کرتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہے اور وہ جانتا ہے کہ وہ اس بات کا مستحق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے، وہ اہل تقویٰ اور اہل معرفت ہے، وہ اپنے بندے کا خالق و منعم حقیقی ہے، وہی فضل و کرم و ثناء حسن کا مالک ہے، جو احساس و ادراک کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کرے گا، اسے یقیناً ثواب زیادہ ہوگا۔ [1]

(وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ)

❶ فتاوی اسلامیہ: ۱/ ۱۵۱۔ ۱۵۲، طبع دار السلام، لاہور.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب نمبر 1

نماز کی اہمیت اور فضیلت

سابقہ تفصیل سے دین اسلام میں نماز کی اہمیت اور اس کی غیر معمولی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے، نیز یہ اسلام کا دوسرا عظیم الشان رکن ہے جس کی ادائیگی کے بغیر کسی انسان کا اسلام معتبر اور صحیح نہیں ہوتا۔

نماز دین اسلام کا ستون ہے:

نماز دین اسلام کا ستون ہے۔ سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا:

((أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ ، وَعَمُوْدِهِ ، وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ؟))

''کیا میں تجھے اسلام کا سر، اس کا ستون اور اس کی چوٹی نہ بتلاؤں؟''

میں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! ضرور بتائیں۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ ، وَعَمُوْدُهُ الصَّلَاةُ ، وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ .))

''دین اسلام کا سر خود کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کرنا ہے، اور اس کا ستون نماز اور اس کی چوٹی جہاد ہے۔'' [1]

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنی کتاب الصلاۃ میں فرماتے ہیں:

''اے اللہ کے بندے اپنی حیثیت کو پہچانئے، یاد رکھئے! اسلام میں آپ کا حصہ اور آپ کے نزدیک اسلام کا مقام بس وہی ہے جو نماز میں آپ کا حصہ

[1] سنن ترمذی، کتاب الإیمان، رقم: ۲٦۱٦۔ مسند أحمد: ۲۳۱/۵، رقم: ۲۲۰۱٦۔ مصنف عبدالرزاق، رقم: ۲۰۳۰۳۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کو ''صحیح'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نماز کی آپ کے دل میں قدر ہے، خبردار ایسا نہ ہو کہ آپ اللہ سے اس حال میں ملیں کہ اسلام کا آپ کے دل میں کوئی مقام نہ ہو، اس لیے کہ آپ کے دل میں اسلام کا مقام وہی ہے جو نماز کا آپ کے دل میں ہے، حدیث ہے اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں: ''نماز اسلام کا ستون ہے'' کیا آپ نہیں جانتے کہ ستون منہدم ہو جائے تو خیمہ بھی نیچے آ جاتا ہے اور رسیاں اور لکڑیاں بھی کام نہیں دیتیں اور جب ستون کھڑا رہے تو رسیاں اور لکڑیاں بھی کام دیتی ہیں، یہی حال اسلام میں نماز کا ہے۔''

نماز بندہ اور اس کے رب کے درمیان بطور ایک رابطہ:

نماز بندہ اور اس کے رب کے درمیان ایک رابطہ ہے، جیسا کہ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلاتِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ .)) [1]

''یقیناً جب کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو گویا وہ اپنے رب سے مناجات (سرگوشی) کرتا ہے۔''

''جب نماز کا معاملہ یہ ہے تو درحقیقت یہ بندہ مومن کے لیے اس کی رب سے مناجات کا ایک اعزاز ہے جو اس کو جان و مال اور اولاد سے زیادہ عزیز ہوتا ہے اور وہ اس اعزاز کا مستحق اسی وقت ہوسکتا ہے جب وہ ربوبیت کو اس کی اسماء وصفات اور حقوق کے ساتھ پہچان لے اور وہ عبودیت اور اس کی عاجزی و درماندگی، فقر و احتیاج کو جان لے اور وہ ہر حقدار کو اس کا حق پورے طور سے دینے کا عادی ہو جائے، اسی لیے حسی و معنوی طہارت اس کے لیے ناگزیر ہے اور جسمانی و قلبی ستر پوشی ضروری ہے، اور بیت اللہ کی طرف منہ کرنا جس قدر

[1] صحيح بخاری، كتاب الصلاة، رقم: ٤٠٥.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ممکن ہو، کلام اللہ کی تلاوت کرنا اور تکبیر و تسبیح کا اہتمام کرنا لازم ہے۔'' ❶

نماز ذریعہ تقرب الٰہی ہے:

نماز کے ذریعہ بندہ اپنے رب کی قربت حاصل کر لیتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو تنبیہ فرمائی کہ آپ ابو جہل کی بات ہرگز نہ مانئے، اور مسجد حرام میں نماز پڑھتے رہیے اور عبادت کے ذریعہ اپنے رب کی قربت حاصل کرتے رہیے:

﴿كَلَّا ۚ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ ﴾ (العلق : ۱۹)

''ہرگز نہیں، آپ اس کی بات نہیں مانئے، اور اپنے رب کے سامنے سجدہ کیجئے اور اس کا قرب حاصل کیجئے۔''

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ .)) ❷

''بندہ حالت سجدہ میں اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے، لہٰذا (سجدے میں) کثرت سے دعا کیا کرو۔''

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''نماز دل کو خوش رکھنے، قوت پہنچانے، اسے فراخ کرنے اور لذت و سرور پہنچانے میں بہت عظیم الشان ہے۔ اس میں قلب و روح کا اللہ رب العالمین کے ساتھ وصال ہوتا ہے، اللہ کے ذکر سے فائدہ ملتا ہے، اور اس کا قرب حاصل ہوتا ہے، اس سے مناجات کے ساتھ لذت ملتی ہے۔ اللہ کے سامنے

---

❶ نماز، تالیف امام احمد حنبل رحمہ اللہ، تحقیق وتقدیم شیخ محمد حامد الفقی، مقدمہ ص: ۱۶، ۱۷۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، رقم: ۱۰۸۳۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھڑے ہونا اس کی عبادت میں سارے جسم کے تمام اعضاء کا استعمال اور ہر جسمانی عضو کو اس استعمال میں ایک حصہ ملنا نصیب ہوتا ہے۔ مخلوق سے تعلق اور میل ملاقات سے فراغت ملتی ہے، اس سے آدمی کے دل و دماغ اور بدنی جوارح اپنے پیدا کرنے والے خالق و مالک رب کریم کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں، نماز کی حالت میں آدمی کو اپنے دشمن سے راحت ملتی ہے، بڑی بڑی پر تاثیر دوائیاں اور خوش ذائقہ کھانے جس طرح صرف صحت مند دلوں کو ہی نفع پہنچاتے ہیں، اسی طرح سے نماز کے فوائد بھی اسے ہی حاصل ہوتے ہیں جس کا دل صحت مند ہو، بیمار دل تو بیمار جسموں کی طرح ہوتے ہیں کہ جنہیں بڑی خوش ذائقہ اور طاقت ور غزائیں بھی کچھ فائدہ نہیں دیتیں۔''

نماز بندے کی اپنے رب سے محبت کی علامت ہے:

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث قدسی ہے۔ مظہر خلق عظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ .)) [1]

''اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں، جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہوجاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، رقم: ٦٥٠٢.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز نعمتوں کی شکر گزاری کا نام ہے:

ساتھ ہی نماز بندے کی اپنے رب کی عطا کردہ نعمتوں کی شکر گزاری ہے۔ نبی کریم ﷺ کی ذاتِ گرامی نیک صفات اور اچھے اخلاق و کردار میں مومنوں کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ حضور اقدس ﷺ کو جب کوئی ایسی خبر موصول ہوتی، جس سے آپ خوشی محسوس کرتے تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہوئے سجدہ ریز ہو جاتے۔ چنانچہ سیّدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ أَمْرٌ فَسُرَّ بِهِ فَخَرَّ لِلّٰهِ سَاجِدًا .)) ❶

''یقیناً نبی آخر الزماں ﷺ کے پاس کوئی ایسی خبر آتی، جس سے آپ خوش ہوتے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ ریز ہو جاتے۔''

نماز بھلائی کا دروازہ ہے:

نماز ''باب الخیر'' یعنی بھلائی کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (مجھ سے) فرمایا:

((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ))

''کیا میں تجھے بھلائیوں کے دروازے نہ بتاؤں؟ (سن لیجیے) روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسا کہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آدمی کا آدھی رات کو (بیدار ہو کر) نفل ادا کرنا۔''

❶ سنن ترمذی، ابواب الأیمان والنذور، باب ماجاء في سجدة الشكر، رقم: ١٥٧٨ ـ سنن أبو داؤد، كتاب الجهاد، باب في سجود الشكر، رقم: ٢٧٧٤ ـ إرواء الغليل ، للألباني، رقم: ٤٧٤ ـ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد ازاں آپ ﷺ نے یہ آیات تلاوت کیں:

﴿ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ۡ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۱۶ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۷ ﴾ (السجدة: ۱۶۔۱۷)

''رات میں ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں، اپنے رب کو اس کے عذاب کے ڈر سے اور اس کی جنت کے لالچ میں پکارتے ہیں، اور ہم نے انہیں جو روزی دی ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ پس کوئی شخص نہیں جانتا کہ اُس کے نیک اعمال کے بدلے آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والی کون سی نعمتیں چھپا کر رکھی گئی ہیں۔'' ❶

نماز اور بے بہا اجر وثواب:

سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک اور نماز عطا کی ہے وہ تمہارے حق میں سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔ آگاہ رہو کہ وہ نماز، فجر کی نماز سے پہلے والی دو سنتیں ہیں۔ ❷

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز فجر سے پہلے والی دو سنتیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔ ❸

نماز تحفہ آسمانی ہے:

نماز کے عظیم الشان ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ نماز وہ پہلا فریضہ ہے جو امام المرسلین رسولِ کریم ﷺ پر فرض کیا گیا، اور آسمان پر شب معراج میں امت اسلامیہ کو یہ

---

❶ سنن ترمذی، کتاب الإیمان، رقم: ۲٦۱٦۔ مسند أحمد: ۵/۲۳۱، رقم: ۲۲۰۱٦۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کو ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ سلسلہ احادیث صحیحہ، رقم: ۱۱٤۱۔ بیہقی: ۲/٤٦۹.

❸ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، رقم: ۱٦۸۸۔ سنن ترمذی، رقم: ٤۱٦۔ مسند أحمد: ٦/۵۰.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فریضہ بطورِ تحفہ عنایت کیا گیا۔ قصہ معراج میں رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا:

((فَفَرَضَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً ، فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى ، فَقَالَ : مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ : فَرَضَ خَمْسِينَ صَلَاةً ، قَالَ: فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ ، فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى قُلْتُ ، وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ : رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ، فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ ، فَرَاجَعْتُهُ فَقَالَ: هُنَّ خَمْسٌ وَهُنَّ خَمْسُونَ ، لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ: اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى انْتَهَى بِي إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى ، وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ؟ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ ، فَإِذَا فِيهَا حَبَايِلُ اللُّؤْلُؤِ ، وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ .)) [1]

”اللہ تعالیٰ نے میری اُمت پر پچاس نمازیں فرض کیں، میں یہ حکم لے کر واپس لوٹا۔ جب موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا تو انہوں نے پوچھا کہ آپ کی امت پر اللہ نے کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا کہ پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ انہوں نے فرمایا: آپ واپس اپنے رب کی بارگاہ میں جایئے، کیونکہ آپ کی امت اتنی نمازوں کو ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتی ہے۔ میں واپس بارگاہ ربّ العزت میں گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس میں سے ایک حصہ کم کر دیا۔ پھر سیّدنا موسیٰ کے پاس آیا، اور کہا کہ ایک حصہ کم کر دیا گیا ہے، انہوں نے کہا کہ دوبارہ جایئے کیونکہ آپ کی امت میں اس کے برداشت کی بھی طاقت نہیں ہے۔ پھر میں بارگاہِ رب العزت میں حاضر

[1] صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ۳۴۹.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا۔ پھر ایک حصہ کم ہوا۔ جب سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے فرمایا کہ اپنے رب کی بارگاہ میں پھر جایئے، کیونکہ آپ کی امت اس کو بھی برداشت نہ کر سکے گی، پھر میں بار بار آیا گیا، پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ نمازیں (عمل میں) پانچ ہیں، اور (ثواب میں) پچاس (کے برابر) ہیں۔ میری بات بدلی نہیں جاتی۔ اب میں سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پھر کہا کہ اپنے رب کے پاس جاؤ، لیکن میں نے کہا کہ مجھے اب اپنے رب سے شرم آتی ہے۔ پھر (جبرئیل) مجھے ''سدرۃ المنتہیٰ'' تک لے گئے، جسے کئی طرح کے رنگوں نے ڈھانک رکھا تھا۔ جن کے بارے مجھے معلوم نہیں ہوا کہ وہ کیا ہیں؟ اس کے بعد مجھے جنت میں لے جایا گیا، میں نے دیکھا کہ اس میں موتیوں کے ہار ہیں اور اس کی مٹی مشک کی ہے۔''

نماز اور پابندیٔ وقت:

نماز سے مت کہہ مجھے کام ہے
کام سے کہہ وقت نماز ہے

نماز کو اس کے متعینہ وقت پر ادا کرنا ضروری ہے، نماز کی عظمت شان کا یہاں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ پوچھا گیا کہ کون سا عمل (سب سے زیادہ) اُفضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اَلصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا .)) ''مقررہ وقت پر نماز پڑھنا۔'' [1]

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ إِنَّ الصَّلَوٰةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَٰبًا مَّوْقُوتًا ﴾ (۱۰۳)

(النساء: ۱۰۳)

''بے شک نماز مقررہ اوقات میں مومنوں پر فرض کر دی گئی ہے۔''

[1] صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، رقم: ۵۲۷۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کو اس کے وقت مقررہ سے لیٹ کرنا، اور اس کی ادائیگی میں غفلت برتنا نفاق کی علامت ہے، جیسا کہ گزشتہ سطور میں گزر چکا ہے۔

قارئین کرام! ایسے لوگوں کی اللہ عزوجل نے کلامِ پاک میں بارہا مذمت فرمائی ہے، جو نماز میں پابندیٔ وقت کو ملحوظ نہیں رکھتے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝٤ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝٥ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ۝٦﴾ (الماعون: ٤-٦)

''پس ویل یا ہلاکت ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نمازوں سے غفلت برتتے ہیں، جو لوگوں کو دکھاتے ہیں۔''

ڈاکٹر لقمان سلفی حفظہ اللہ اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: ''اس سے مراد وہ منافقین ہیں جو لوگوں کے سامنے تو نماز پڑھتے ہیں، اور تنہائی میں نہیں پڑھتے۔ اور مسروق وغیرہ کا خیال ہے کہ وہ لوگ نماز تو پڑھتے ہیں جیسا کہ ''للمصلین'' کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے، لیکن وہ نمازوں کو ان کے متعین اوقات میں نہیں پڑھتے، اور عطاء بن دینار کا قول ہے کہ وہ لوگ نمازوں کو اوّل اوقات میں نہیں پڑھتے بلکہ ہمیشہ یا اکثر و بیشتر آخری وقت میں پڑھتے ہیں، یا نماز پڑھتے وقت اس کے ارکان و شروط کا خیال نہیں رکھتے، یا اس میں خشوع و خضوع کا خیال نہیں رکھتے۔ ﴿عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ﴾ کے الفاظ ان تمام ہی صورتوں کو شامل ہیں، تو جس کے اندر مذکورہ بالا تمام صفتیں پائی جائیں گی، وہ مکمل عمل نفاق میں مبتلا ہوگا، جیسا کہ صحیحین کی روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ منافق کی نماز ہے، وہ منافق کی نماز ہے، وہ منافق کی نماز ہے۔ بیٹھا آفتاب کو دیکھتا رہتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ شیطان کی دو سینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے تو چار بار ٹکر مار لیتا ہے، اللہ کو اس میں کم ہی یاد کرتا ہے۔''

(تیسیر الرحمان، ص: ۱۷۷۳)

مومنانہ صفت یہی ہے کہ نماز کو وقت پر ادا کیا جائے، اور اس میں غفلت بالکل بھی نہ برتی جائے۔ اللہ عزوجل نے مومنین کی صفات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَ الْاَبْصَارُ ۝﴾ (النور: ۳۷)

’’جنہیں کوئی تجارت اور کوئی خرید وفروخت اللہ کی یاد سے، اور نماز قائم کرنے سے اور زکوٰۃ دینے سے غافل نہیں کرتی ہے۔ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جب (مارے دہشت کے) لوگوں کے دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی۔‘‘

نماز گناہوں سے پاک صاف ہونے کا ذریعہ ہے:

نماز گناہوں سے پاک وصاف ہونے کا ایک ذریعہ اور سبب ہے۔ جیسا کہ آقائے نامدار، اللہ کے پاک پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا. مَا تَقُوْلُ ذٰلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ؟ قَالُوْا: لَا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا. قَالَ: فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوْا اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا.)) ❶

’’اگر کسی شخص کے دروازے پر نہر جاری ہو، اور وہ روزانہ اس میں پانچ پانچ دفعہ نہائے تو تمہارا کیا گمان ہے۔ کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہ سکتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں، ہرگز نہیں یا رسول اللہ!۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’یہی حال پانچوں وقت کی نمازوں کا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔‘‘

اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ، مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ، إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ.)) ❷

---

❶ صحيح بخاري، كتاب مواقيت الصلوٰت، رقم: ٥٢٨۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد، رقم: ١٥٢٢.

❷ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، رقم: ٥٥٢.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”پانچوں نمازیں (ایک) جمعہ (دوسرے) جمعہ تک، اور (ایک) رمضان (دوسرے) تک کے گناہوں کے لئے کفارہ ہے، جب تک انسان کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا رہے۔“

سیّدنا اُبو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ موسم سرما میں (ایک دن) باہر نکلے، جب کہ درختوں کے پتے گر رہے تھے، پس آپ ﷺ نے ایک درخت کی دوٹہنیاں پکڑیں تو پتے گرنے لگے، (راوی) کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے کہا: اے ابوذر! میں نے عرض کیا، حاضر ہوں، یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّيْ الصَّلَاةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ ، فَتَهَافَتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ كَمَا يَتَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ .)) [1]

”یقیناً مسلمان بندہ نماز پڑھتا ہے، اور اللہ کی خوشنودی چاہتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے گر رہے ہیں۔“

اور اللہ ربّ العزت نے فرمایا:

﴿ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١٢﴾ ﴾ (المائدہ: ۱۲)

”اگر تم لوگ نماز قائم کرو گے، اور زکاۃ دو گے، اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ گے، اور ان کی مدد کرو گے، اور اللہ کو اچھا قرض دیتے رہو گے، تو بے شک میں تمہارے گناہوں کو مٹا دوں گا، اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ پس تم میں سے جو کوئی اس (عہد و پیمان) کے

---

[1] مسند أحمد: ۵/ ۱۷۹، رقم: ۲۱۵۵۶۔ حلية الأولياء: ۶/ ۹۹۔ ۱۰۰۔ شیخ شعیب الأرناؤط نے اس کو ”حسن لغیره“ قرار دیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد کفر کی راہ اختیار کرے گا، وہ یقیناً سیدھی راہ سے بھٹکا ہوا ہوگا۔"

قارئین کرام! مذکورہ بالا آیت کریمہ میں اللہ ربّ العزت نے نماز پنجگانہ کی حفاظت کرنے والوں کو خوشخبری سنا دی ہے کہ میں دنیا و آخرت میں ان کے گناہوں کو معاف کر دوں گا اور جنتیں عطا کروں گا۔ سبحان اللہ! جس کے گناہ مٹا دیے جائیں اور اور جنت حاصل ہو جائے بھلا اُسے اور کیا چاہیے؟

اللہ ربّ العزت نے مزید ارشاد فرمایا:

﴿وَأَقِمِ الصَّلَوٰةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۚ إِنَّ الْحَسَنَٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّـَٔاتِ ۚ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّٰكِرِينَ ﴿١١٤﴾﴾ (هود: ١١٤)

"اور آپ دن کے دونوں طرف اور رات گئے نماز قائم کیجئے، بے شک اچھائیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں، یہ اللہ کو یاد کرنے والوں کو نصیحت کی جارہی ہے۔"

اس آیت کریمہ میں اللہ ربّ العزت کا فرمان ہے کہ نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں اور چونکہ نیکیوں میں نماز کا درجہ بہت ہی بلند اور اونچا ہے، لہٰذا یہ یقیناً برائیوں کو مٹا دیتی ہے۔ سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِي هٰذَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.)) [1]

"جو شخص میری طرح ایسا وضو کرے، پھر دو رکعت پڑھے، جس میں اپنے نفس سے کوئی بات نہ کرے، تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔"

مذکورہ بالا آیت کریمہ کے شانِ نزول میں امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ وغیرہ نے سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور کہا کہ میں شہر کے مضافات میں ایک عورت کا علاج کر رہا تھا، تو مجھ سے گناہ کا ارتکاب ہوگیا یعنی میں نے اس کا بوسہ لے لیا، آپ میرے بارے میں اپنا حکم صادر فرما دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] صحیح بخاری، کتاب الوضوء، رقم: ١٥٩، ١٦٠، ١٦٤.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے خاموشی اختیار کی، جب وہ آدمی جانے لگا، تو آپ ﷺ نے اسے بلالیا اور (یہی مذکورہ بالا) آیت تلاوت فرمائی، یعنی اس گناہ کے بعد تم نے جو نیک عمل کیا ہے اس نے اس گناہ کو ختم کر دیا ہے، یہ دیکھ کر ایک صحابی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا یہ حکم اسی کے ساتھ خاص ہے؟ تو رحمت عالم ﷺ نے فرمایا کہ:

((بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً .)) ❶

''یہ تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے۔''

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں ''برائیوں'' سے ''صغیرہ گناہ'' مراد ہیں۔ ❷

لیکن یہ بات یاد رہے کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھتا ہے، اور صدق دل سے اس میں یہ دعا پڑھتا ہے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ، كُلَّهُ، دِقَّهُ وَجِلَّهُ، وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ .)) ❸

''اے اللہ! میرے چھوٹے اور بڑے، پہلے اور پچھلے، ظاہر اور پوشیدہ تمام گناہ بخش دے۔''

تو اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ معاف کر دیں گے۔ ان شاء اللہ!

نماز تو بڑی دور کی بات ہے، ابھی اس نماز پڑھنے والے نے صرف طہارت حاصل کی ہے کہ اُس کے سارے گناہ ختم ہو گئے، اور نماز کے لیے چلنا، اور پھر نماز ادا کرنا اس کے لئے بلندی درجات کا باعث بن گیا۔ سیّدنا عبداللہ الصنابحی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول مکرم ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ

---

❶ صحیح مسلم، کتاب التوبة، رقم: ۷۰۰۴۔ صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰة، رقم: ۵۲۶.

❷ إرشاد الساری شرح صحیح بخاری.

❸ صحیح مسلم، کتاب الصلوٰة، رقم: ۱۰۸۴.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ أَوْ نَحْوَ هٰذَا، وَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ .)) ❶

''جب کوئی مسلم یا مؤمن بندہ وضو کرتے ہوئے اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے چہرے کے تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں، جو اس نے آنکھوں سے دیکھ کر کئے ہوتے ہیں۔ اور جب وہ اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ گر جاتے ہیں، جو اس نے اپنے ہاتھوں کے ساتھ کئے ہوتے ہیں، حتی کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔''

اور جب نمازی نماز میں کھڑا ہو جاتا ہے، اور امام '' غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ'' کہتا ہے تو آمین کہے، اور اس کا ''آمین'' کہنا فرشتوں کی آمین سے مل جائے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ پیارے پیغمبر سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ فَقُوْلُوْا: آمِيْنَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .)) ❷

''جب امام '' غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ '' کہے، تو تم کہو، آمین۔ پس جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل گئی تو اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

❶ سنن ترمذی، ابواب الطهارة، باب ما جاء في فضل الوضوء، رقم: ٢ ـ مسند أحمد: ٣٠٣/٢ ـ سنن دارمی، رقم: ٧٢٤ ـ مؤطا، رقم: ٧٥ ـ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التسميع والتحميد والتأمين، رقم: ٩٢٠ ـ صحيح بخاری، كتاب الأذان، باب جهر المأموم بالتأمين، رقم: ٧٨٢ .

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جب وہ رکوع سے اُٹھ کھڑے ہونے کے بعد " اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" پڑھتا ہے تو اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ:" سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، فَقُوْلُوْا: " اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ " فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .)) ❶

"جب امام " سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ " کہے، تو تم " اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ " کہو، کیونکہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ ہوگیا، اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔"

الغرض نماز کے اور بھی بہت سے متعلقات و ملحقات گناہوں سے پاک صاف کرتے ہیں، مثلاً "المشی الی المساجد" "نماز کے لیے چلنا۔" اور "انتظار الصلاۃ بعد الصلاۃ" "ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔" وغیرہ۔

نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق آخری وصیت:

نماز کی اہمیت کا اندازہ اس حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی لگایا جاسکتا ہے، جس میں ہے کہ دنیا سے رخصت ہوتے وقت آپ کی آخری وصیت اور اُمت سے آپ کا آخری عہد و پیمان یہی تھا کہ وہ نماز کے سلسلہ میں اور غلاموں کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈریں، اس کا تقویٰ اختیار کریں۔ سیّدنا اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كَانَتْ عَامَّةُ وَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ ، وَهُوَ يُغَرْغِرُ بِنَفْسِهِ: اَلصَّلَاةُ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ .))❷

---

❶ صحيح بخاری، كتاب الأذان، باب فضل اللهم ربنا لك الحمد، رقم: ٧٩٦.

❷ سنن ابن ماجة، كتاب الوصايا، رقم: ٢٦٩٧ ـ إرواء الغليل، رقم: ٢١٧٨ ـ فقه السيرة، رقم: ٥٠١ ـ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''آخری لمحات زندگی میں بوقت وفات، رسول اللہ ﷺ کی عام وصیت (اور اُمت سے آپ کا آخری عہد و پیمان) یہی تھا کہ وہ نماز کے متعلق اور غلاموں کے سلسلہ میں اللہ سے ڈریں۔''

اسی طرح سیّدنا علی بن أبي طالب رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے، فرماتے ہیں کہ خاتم الانبیاء ﷺ کے آخری کلمات یہی تھے:

((اَلصَّلَاةُ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ .)) ❶

''نماز اور غلاموں کے متعلق اللہ سے ڈرنا۔''

سیّدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے انتہائی مخلص دوست رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی:

((لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِنْ قُطِعْتَ وَحُرِّقْتَ ، وَلَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا ، فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ ، وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ .)) ❷

''تم اللہ کے ساتھ کسی (غیر) کو شریک نہ ٹھہرانا، چاہے تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا تجھے (آگ میں) جلا دیا جائے۔ اور فرض نماز کو بھی قصداً نہ چھوڑنا کیونکہ جس نے فرض نماز کو جان بوجھ کر چھوڑا اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ (حفاظت) اٹھ گئی۔ اور شراب مت پینا کیونکہ وہ ہر برائی کا دروازہ کھولنے والی چیز ہے۔''

بقول شاعر:

سرکشی نے کردیئے دھندلے نقوشِ بندگی
آؤ سجدہ میں گریں لوحِ جبیں تازہ کریں

---

❶ سنن ابن ماجة، كتاب الوصايا، رقم: ٢٦٩٨۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ سنن ابن ماجة، كتاب الدعاء، رقم: ٤٠٣٤۔ إرواء الغليل، رقم: ٢٠٨٦۔ التعليق الرغيب ١٩٥/١۔ مشكوٰة المصابيح، رقم: ٥٨٠۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز بندۂ مومن کی کرامت ہے:

اللہ تعالیٰ نے کلامِ پاک، قرآنِ مجید میں نماز کی بڑی اہمیت بیان فرمائی ہے اور نماز اور نمازیوں کی تکریم کی ہے:

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ① الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ②
وَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ③﴾ (المؤمنون: ۱،۲،۹)

''یقیناً ان مومنوں نے فلاح پالی جو اپنی نماز میں خشوع وخضوع اختیار کرتے ہیں ...... اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔''

انسان طبعی طور پر کمزور پیدا کیا گیا ہے، جب اسے کوئی بھاری مصیبت لاحق ہوتی ہے تو صبر کا دامن اس کے ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے، واویلا کرنے لگتا ہے، اور انتہائی بے چینی اور اضطراب کا اظہار کرنے لگتا ہے۔ اور جب اللہ کی جانب سے مال و دولت سے نوازا جاتا ہے تو پرلے درجے کا بخیل بن جاتا ہے، اپنے اوپر اللہ کے احسانات کو بھول جاتا ہے، اور اپنوں اور غیروں پر اس میں سے ایک پیسہ خرچ کرنے کے تصور سے اس کی جان نکلنے لگتی ہے:

﴿اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ⑲ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ⑳
وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ㉑﴾ (المعارج: ۱۹۔۲۱)

''بے شک آدمی جزع وفزع کرنے والا اور حریص پیدا کیا گیا ہے، جب اُسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو فوراً گھبرانے لگتا ہے، اور جب اُسے کوئی نعمت ملتی ہے تو بڑا بخیل بن جاتا ہے۔''

آیات (۲۲) سے (۳۵) تک اللہ تعالیٰ نے جزع فزع اور شدت حرص وطمع سے شفا پانے کے اسی نسخہ کیمیا کو بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دونوں بیماریوں سے اللہ تعالیٰ ان کو شفا دے گا:

﴿اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ㉒ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ㉓
...... وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ㉞ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُّكْرَمُوْنَ ﴿٣٥﴾ (المعارج: ۲۲،۲۳ ...... ۳٤، ۳٥)

''سوائے اُن نمازیوں کے جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔ ...... اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ وہی لوگ جنتوں میں معزز ومکرم ہوں گے۔''

یعنی جو لوگ ''اپنی پنجگانہ نمازیں، شروط و ارکان کا التزام کرتے ہوئے، خشوع و خضوع طمانیت، رکوع، سجدہ اور قیام'' میں اعتدال کا لحاظ کرتے ہوئے ان کے مقرر ومحدد اوقات میں ادا کرتے ہیں۔

مفسرین لکھتے ہیں: ''(اس) آیت میں نمازوں کے اہتمام کا ذکر دوبارہ آنا، نماز کی فضیلت اور دیگر اعمال صالحہ کے مقابلہ میں اس کی عظمت و اہمیت کی دلیل ہے۔ اللہ کے جو مومن بندے ان اوصاف کے حامل ہوں گے، اللہ کے فضل وکرم سے آیت (۱۹) میں مذکور نفسیاتی بیماری سے وہ محفوظ رہیں گے، اور جب دنیا سے رخصت ہوکر اپنے رب کے پاس پہنچیں گے، تو اللہ تعالیٰ انہیں عزت و اکرام کے ساتھ جنتوں میں جگہ دے گا۔''

(تیسیر الرحمٰن، ص: ۱۶۴۰۔۱۶۴۱)

نماز کی ادائیگی اور پابندی کی تاکید خاص:

نماز کو مومنوں کی صفات میں ذکر کرنا بھی حفاظت نماز کے متعلق تاکید خاص کا ایک انداز ہے، بطورِ نمونہ کے چند آیات ملاحظہ ہوں:

﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿٩٢﴾﴾ (الأنعام: ۹۲)

''اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس قرآن پر ایمان رکھتے ہیں، اور وہی اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔''

اور سورۃ البقرۃ میں فرمایا:

﴿ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾

(البقرۃ: ۲، ۳)

''اس کتاب میں کوئی شک وشبہ نہیں، اللہ سے ڈرنے والوں کی رہنمائی کرتی ہے، جو غیبی اُمور پر ایمان لاتے ہیں، اور نماز قائم کرتے ہیں، اور ہم نے ان کو جو روزی دی ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔''

یعنی جب وہ نماز ادا کرتے ہیں تو اُن سنتوں کو بھی ادا کرتے ہیں جو فرض نمازوں سے پہلے اور بعد میں احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ سے ثابت ہیں۔ یہی وہ نماز ہے جس کی پابندی کرنے والوں کی اللہ نے قرآنِ کریم کی متعدد آیتوں میں تعریف کی ہے:

﴿وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۶۲﴾﴾ (النساء: ۱۶۲)

''اور جو نماز قائم کرنے والے ہیں، اور زکوٰۃ دینے والے ہیں اور اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں، انہیں ہم اجرِ عظیم عطا کریں گے۔''

اور سورۃ النمل میں فرمایا:

﴿الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۳﴾﴾ (النمل: ۳)

''جو نماز قائم کرتے ہیں، اور زکوٰۃ دیتے ہیں، ان کا آخرت پر پورا یقین ہوتا ہے۔''

نیز بے شمار مقامات پر خصوصی طور سے نماز کا ذکر فرمایا ہے اور اس کی ادائیگی و پابندی کی خاصی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾﴾ (البقرۃ: ۲۳۸)

''اپنی نمازوں کی حفاظت کرو، اور بالخصوص بیچ والی (درمیانی) نماز کی، اور اللہ کے حضور پرسکون اور خشوع کے ساتھ کھڑے ہو۔''

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید برآں سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے عُمّال کی طرف خط لکھا:

((إِنَّ أَهَـمَّ أُمُـوْرِكُمْ عِنْدِيْ اَلصَّلٰوۃُ فَمَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا ، حَفِظَ دِيْنَهُ ، وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا أَضْيَـعُ .)) ❶

''یقیناً میرے نزدیک تمہارے اُمور میں سے سب سے اہم اور ضروری کام نماز ہے، جس شخص نے اس کی پابندی کی اور اس پر کاربند رہا، اس نے اپنا دین محفوظ کر لیا۔ اور جس نے اسے ضائع کر دیا وہ دوسرے معاملات میں بالاولیٰ سُست وکوتاہ ہوگا۔''

نماز جسم اور روح کی غذا:

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''نماز جسم اور روح دونوں کی مشترکہ ورزش بھی ہے، قیام، رکوع، سجود، توّرک اور پھر ایک سے دوسری حالت کی طرف جانے والی حالتوں پر مشتمل کئی ایک حرکات اور حالتوں والی یہ نماز کہ جس میں اکثر اعضاء متحرک ہو جاتے ہیں پوری ایک بدنی ورزش ہوتی ہے، اور ان مفاصل کے ساتھ ساتھ پیٹ کے اعضاء بھی ورزش کر رہے ہوتے ہیں، جیسے کہ معدہ، انتڑیاں سانس کو چالو رکھنے والے حصے اور غذا، چنانچہ اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ان حرکات سے غذائی مواد کو تحلیل وتہضم اور تقویت دینے میں مدد ملتی ہے، بالخصوص نماز میں سانس کی قوت اور تیزی سے باہر نکلنے کے وقت بلڈ پریشر، نفس نماز میں صحت بدن کی حفاظت ہے، اس میں صحت ایمان اور دنیا وآخرت کی سعادت کی حفاظت کے علاوہ جسم کے لیے خوراک کے فاضل اور باہم خلط ملط ہونے والے مادوں کا گھل جانا بہت زیادہ نفع مند ہوتا ہے۔ اسی طرح تہجد کی نماز حفظ صحت کے اسباب میں سے سب سے زیادہ نفع بخش ہے اور کئی ایک دیرپا بیماریوں کو بہت زیادہ روکنے والی اور جسم،

❶ مؤطا امام مالك، كتاب وقوت الصلاة، رقم: ٦۔ مصنف عبدالرزاق، رقم: ٢٠٣٧.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وح اور دل کے لیے بہت بہت زیادہ نشاط دینے والی ہوتی ہے۔'' [1]

نماز خواہشات نفسانی اور بے حیائی سے روکتی ہے:

نماز انسان کو بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنۡهٰى عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡكَرِ ؕ﴾

(العنکبوت: ٤٥)

''اور نماز قائم کیجئے، بے شک نماز فحش اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔''

''اللہ تعالیٰ کا قول برحق ہے کہ نماز یقیناً برائیوں سے روکتی ہے۔ اب اگر کوئی شخص نماز پڑھتا ہے، اور برائیوں میں بھی ڈوبا رہتا ہے تو ہمیں یقین کر لینا چاہیے کہ اس کی نماز، وہ نماز نہیں ہے جسے اس آیت کریمہ میں فواحش ومنکرات سے روکنے والی نماز کہا گیا ہے۔''

(تیسیر الرحمٰن، ص: ۱۱۲۹)

فائدہ:...... نماز کا ترجمہ رکوع وسجود کی دعائیں سمجھ کر پڑھی جائیں تو بُرائیوں سے دُور رہنے میں مدد ملتی ہے۔

نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے:

اُحمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ نے نماز کو آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا ہے۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((حُبِّبَ إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمُ النِّسَاءُ وَالطِّيْبُ ، وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلَاةِ)) [2]

''دنیاوی اشیاء میں سے میری بیویاں اور خوشبو مجھے بہت زیادہ پسند ہے، اور (اللہ کی طرف سے) میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھ دی گئی ہے۔''

---

[1] زاد المعاد: ٤/ ٢١٠، ٢٤٧، ٢٤٨.

[2] صحيح الجامع الصغير، رقم : ٣١٢٤.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز باعث نجات ہے:

نماز ذریعہ نجات ہے۔فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝٧٧﴾ (الحج: ٧٧)

''اے ایمان والو! تم اپنے رب کے لئے رکوع کرو، اور سجدہ کرو، اور اسی کی عبادت کرو، اور کارِ خیر کرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّىٰ ۝١٤ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ۝١٥﴾ (الاعلی: ١٤، ١٥)

''یقیناً وہ شخص کامیاب ہوگا جو (کفر وشرک سے) پاک ہوگیا، اور اپنے رب کا نام لیتا رہا، پھر اس نے نماز پڑھی۔''

سیّدنا عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں، یقیناً میں نے محبوب رب العالمین، رسول امین صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ؛

((خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، مَنْ أَحْسَنَ وُضُوْءَ هُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ، وَأَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ، كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ أَنْ يَّغْفِرَ لَهُ.)) [1]

''اللہ تعالیٰ نے (اپنے بندوں پر) پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جو شخص ان نمازوں کے لیے اچھی طرح وضو کرے، اور انہیں ان کے اوقات مقررہ میں پڑھے، اور ان کے رکوع اور خشوع کا پوری طرح خیال رکھے، (تو یہ بات) اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لے لی ہے کہ اُسے بخش دے۔''

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ،

---

[1] سنن أبو داؤد، کتاب الصلاة، رقم: ٤٢٥۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ ، فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ ، قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: انْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ؟ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتُقِصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ، ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذٰلِكَ .)) [1]

''روزِ قیامت (ہر) بندے سے سب سے پہلے اس کی نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر نماز (سنت کے مطابق) درست ہوئی تو وہ کامیاب وکامران ہوگا، اور اگر نماز خراب ہوئی تو ناکام و نامراد ہوگا، اگر بندہ کے فرائض میں کچھ کمی ہوئی تو رب تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے کے نامہ اعمال میں دیکھو کوئی نفلی عبادت ہے؟ (اگر ہوئی) تو نفل کے ساتھ فرائض کی کمی پوری کی جائے گی، پھر اس کے تمام اعمال کا حساب اسی طرح ہوگا۔''

نماز حصول جنت کا ذریعہ ہے:

اللہ تعالیٰ کے جو مومن بندے نماز کی حفاظت کرتے ہیں، جب دنیا سے رخصت ہو کر اپنے رب کے پاس پہنچیں گے، تو اللہ غفور رحیم انھیں عزت واکرام کے ساتھ جنتوں میں جگہ دے گا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿٣٤﴾ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٣٥﴾﴾ (المعارج: ٣٤۔٣٥)

''اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں، وہی لوگ جنتوں میں معزز ومکرم رہیں گے۔''

اور اُمّی نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((لَنْ يَّلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ .)) [2]

---

[1] سنن ترمذی، ابواب الصلاۃ، رقم: ٤١٣۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم: ١٤٣٦۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب سے پہلے نماز پڑھے گا، وہ ہرگز جہنم میں داخل نہیں ہوگا، یعنی فجر اور عصر کی نماز۔''

اس حدیث کو سرورِ دو عالم ﷺ نے بایں الفاظ بھی ادا فرمایا کہ:

((مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ .)) [1]

''جس نے دو ٹھنڈی (یعنی فجر اور عصر) نمازیں پڑھیں، وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ قضاعہ کے لوگوں میں سے دو شخص مسلمان ہوگئے، ان میں سے ایک شہید ہوگیا اور دوسرا ایک سال بعد فوت ہوا، سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ شخص جس کا ایک سال بعد انتقال ہوا تھا وہ شہید سے پہلے جنت میں داخل ہوگیا۔ مجھے بڑا تعجب ہوا (کہ شہید کا رتبہ تو بہت بلند ہے اس لیے جنت میں اسے پہلے داخل ہونا چاہیے تھا) میں نے صبح کی تو اس خواب کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے سامنے کردیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کا بعد میں انتقال ہوا کیا تم اس کی نیکیاں نہیں دیکھتے کس قدر زیادہ ہوگئیں؟ کیا اس نے بعد میں ایک رمضان کے روزے نہیں رکھے؟ اور سال بھر کی (فرض نمازوں کی) چھ ہزار اور اتنی رکعتیں زیادہ نہیں پڑھیں؟'' [2]

سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے صبح لوگوں کو اپنا خواب سنایا۔ سب کو اس بات پر تعجب ہوا کہ شہید کو (جنت جانے کی) اجازت بعد میں کیوں ملی؟ حالانکہ اسے پہلے ملنی چاہیے تھی۔ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں، بتاؤ؟ کیا بعد والے شخص نے ایک سال عبادت نہیں کی؟ اس نے ایک رمضان کے روزے نہیں رکھے؟ اس نے ایک سال کی نمازوں کے اتنے اتنے سجدے زیادہ نہیں کیے؟ سب نے عرض کیا: جی ہاں، اللہ کے رسول! تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو ان

---

[1] صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم: ١٤٣٨.

[2] مسند أحمد: ٣٣٣/٣، رقم: ٨٣٩٩۔ شعیب الأرناؤوط نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں کے درمیان زمین آسمان کی مسافت کا فرق ہوگیا۔'' ❶

اور جو شخص سنن راتبہ پر محافظت کرتا ہے اسے بھی رسالت مآب ﷺ نے جنت میں ایک گھر کی بشارت دی ہے۔ چنانچہ سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ: أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، صَلَاةِ الْغَدَاةِ.)) ❷

''جو شخص (باقاعدگی سے) بارہ رکعت (سنتیں) ادا کرے، اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے، ظہر سے پہلے چار رکعت، اور اس کے بعد دو رکعت، دو رکعت نماز مغرب کے بعد، دو رکعت نمازِ عشاء کے بعد اور دو رکعت نمازِ فجر (صبح کی نماز) سے پہلے۔''

اور جو شخص دن ہو یا رات تحیۃ الوضوء کا اہتمام کرتا ہے وہ بھی جنت حاصل کر لیتا ہے۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ''نبی اکرم ﷺ نے سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ سے فجر کے وقت پوچھا:

((حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ.))

---

❶ سنن ابن ماجه، كتاب تعبير الرؤيا، باب تعبير الرؤيا، رقم: ٣٩٢٥۔ مسند أحمد: ١٦٣/١، رقم: ١٤٠٣۔ شعیب الارناؤوط نے اس کو ''حسن لغیرہ'' اور ابن حبان نے ''صحیح'' کہا ہے۔ مسند أبي يعلى، رقم: ٦٤٨۔ مجمع الزوائد: ٢٠٤/١٠.

❷ سنن ترمذي، كتاب الصلاة، رقم: ٤١٩۔ مسند أبو داؤد طيالسي، رقم: ٤١٩۔ مصنف ابن أبي شيبه: ٢٠٣/٢، ٢٠٤۔ مسند أحمد: ٣٢٦/٦، ٣٢٧۔ ابن خزیمہ، ابن حبان اور حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مجھے اپنا سب سے زیادہ امید والا نیک عمل بتاؤ جسے تم نے اسلام لانے کے بعد کیا ہے، کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی چاپ سنی ہے۔''

''تو سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میں نے تو اپنے نزدیک اس سے زیادہ امید کا کوئی عمل نہیں کیا کہ جب میں نے رات یا دن میں کسی وقت بھی وضو کیا تو میں اس وضو سے نفلی نماز پڑھتا رہا، جتنی میری تقدیر میں لکھی گئی تھی۔'' ❶

اور سیّدنا عقبہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ .)) ❷

''جو مسلمان آدمی خوب اچھی طرح وضو کرے، پھر کھڑا ہو کر دل اور منہ سے (ظاہری، اور باطنی طور پر) متوجہ ہو کر دو رکعت نماز پڑھے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔''

نماز اور آسمانی ادیان:

نماز ایک ایسا دینی فریضہ ہے جو تمام ادیانِ سماویہ میں موجود رہا ہے، جتنے انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمائے، وہ سارے کے سارے نماز کی پابندی کیا کرتے تھے اور اپنی امم کو نماز کی تلقین کیا کرتے تھے۔ چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۝﴾ (الأنبياء: ٧٣)

''اور ہم نے انھیں پیشوا بنایا جو ہمارے حکم کے مطابق لوگوں کی رہنمائی کرتے تھے۔ اور ہم نے ان کے پاس وحی بھیجی تھی کہ وہ اچھے کام کریں، اور نماز قائم

---

❶ صحيح بخاري، كتاب التهجد، رقم: ١١٤٩ ـ صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل بلال رضى الله عنه، رقم: ٦٣٢٤ ـ مسند أحمد: ٣٣/٢، ٤٣٩.

❷ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، رقم: ٥٥٣.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں اور زکوٰۃ دیں اور وہ سب ہماری ہی عبادت کرتے تھے۔"

سیدنا زکریا علیہ السلام اور حفاظت نماز:

سیّدنا زکریا علیہ السلام، مریم علیہا السلام کے ساتھ اللہ کا فضل وکرم دیکھتے ہیں، تو اپنی کبرسنی اور بیوی کے سنِ یاس کو پہنچ جانے کے باوجود ولد صالح کے لیے دعا کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کرلی، اور فرشتوں کے ذریعے ولدِ صالح کی بشارت بھیج دی، فرشتوں نے آواز دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایک لڑکے کی خوشخبری دیتا ہے، جس کا نام یحییٰ ہوگا، جو سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق کرے گا، علم وعبادت میں لوگوں کا سردار ہوگا، گناہوں سے محفوظ رہے گا، اور نبی صالح ہوگا، سیّدنا زکریا علیہ السلام کو جس وقت یہ خوشخبری ملی۔ آپ حالت نماز میں تھے۔

﴿فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ هُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ سَيِّدًا وَّ حَصُوْرًا وَّ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٣٩﴾﴾ (آل عمران: ۳۹)

"تو فرشتوں نے انھیں آواز دی، جب کہ وہ محراب میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے کہ اللہ آپ کو یحییٰ کی بشارت دے رہا ہے، جو اللہ کے کلمہ (عیسیٰ) کی تصدیق کرنے والا، سردار، پاکباز اور صالح نبی ہوگا۔"

سیّدنا موسیٰ و ہارون علیہما السلام اور حفاظت نماز:

اللہ تعالیٰ نے سیّدنا موسیٰ و ہارون علیہما السلام کو حکم فرمایا کہ تم لوگ اپنے گھروں کو مساجد کے طور پر استعمال کرو، اور اندر ہی نماز پڑھ لیا کرو، تاکہ فرعون کے کارندے تمھیں باہر مساجد میں نماز پڑھتے دیکھ کر ایذاء نہ پہنچائیں:

﴿وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٧﴾﴾

(یونس: ۸۷)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی کے پاس وحی بھیجی کہ تم دونوں اپنی قوم کے لیے مصر میں گھر مہیا کرو، اور اپنے ان گھروں کو مسجد بنالو اور پابندی کے ساتھ نماز ادا کرو، اور اے موسیٰ! آپ مومنوں کو خوشخبری دے دیجیے۔"

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور حفاظت نماز:

سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کی بات سن کر بول پڑتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے ازل میں فیصلہ کیا ہے کہ وہ مجھے انجیل دے گا اور مجھے نبی بنائے گا، اور میں جہاں بھی رہوں گا اس نے مجھے صاحب خیر و برکت، اور صاحب دعوت بنایا ہے۔ میں اپنے رب کا پیغام لوگوں تک پہنچاتا رہوں گا، اور مجھے وصیت کی ہے کہ تا دمِ حیات نماز پڑھوں، اور زکوٰۃ ادا کروں......:

﴿قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ۛ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۝٣٠ وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ۝٣١﴾ (مریم : ۳۰۔۳۱)

"کہا (عیسیٰ نے) بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے انجیل دی ہے، اور مجھے نبی بنایا ہے، اور جہاں بھی رہوں مجھے بابرکت بنایا ہے اور جب تک زندہ رہوں مجھے نماز اور زکوٰۃ کی وصیت کی ہے۔"

سیدنا شعیب علیہ السلام اور حفاظت نماز:

سیّدنا شعیب علیہ السلام بکثرت نماز پڑھتے تھے اور ذکر اللہ میں مشغول رہتے تھے، اسی لیے کفار نے ان کی پیش کردہ دعوت کو ٹھکراتے ہوئے کہا کہ اے شعیب! کیا آپ کی نمازیں آپ کو حکم کرتی ہیں کہ ہم ان معبودوں کو ترک کردیں جن کی پرستش ہمارے آباؤ واجداد کرتے تھے:

﴿قَالُوْا یٰشُعَیْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ﴾

(ھود : ۸۷)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''انھوں نے کہا، اے شعیب! کیا تمھاری نمازیں تمھیں حکم دیتی ہیں کہ ہم ان معبودوں کو چھوڑ دیں جن کی ہمارے باپ دادا عبادت کرتے تھے؟''

سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور حفاظت نماز:

سیّدنا ابراہیم علیہ السلام اپنی اولاد کو بیت حرام کے پاس اس لیے بساتے ہیں کہ وہ وہاں نماز قائم کریں:

﴿ رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ﴾ (ابراهيم: ۳۷)

''اے ہمارے رب! میں نے اپنی بعض اولاد کو تیرے بیت حرام کے پاس ایک وادی میں بسایا ہے، جہاں کوئی کھیتی نہیں ہے، اے ہمارے رب! میں نے ایسا اس لیے کیا ہے تاکہ وہ نماز قائم کریں۔''

اور پھر انھوں نے اپنے رب سے یہ دعا بھی کی کہ وہ انھیں اور ان کی اولاد کو نماز کا پابند بنادے، اور ان کی تمام دعاؤں کو بالعموم اور اس دعا کو بالخصوص قبول فرمالے:

﴿ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ڰ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝۴۰ ﴾ (ابراهيم: ٤٠)

''اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز کا پابند بنادے، اے ہمارے رب! اور میری دعا کو قبول فرمالے۔''

سیدنا اسماعیل علیہ السلام اور حفاظت نماز:

سیّدنا اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام رسول اور نبی تھے۔ نماز کی خود پابندی کرتے اور اپنے اہل وعیال کو نماز وزکوٰۃ اور دیگر نیک کاموں کا حکم دیتے تھے، تاکہ دوسروں کے لیے اچھی مثال بنیں:

﴿ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۡ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥٤﴾ وَ كَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ ۪ وَ كَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿٥٥﴾﴾ (مریم: ٥٤۔٥٥)

''اور آپ قرآن میں اسماعیل کا ذکر کیجیے، وہ وعدہ کے بڑے سچے تھے، اور رسول و نبی تھے، اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے، اور وہ اپنے رب کے نزدیک بڑے پسندیدہ تھے۔''

سیدنا سلیمان علیہ السلام اور حفاظت نماز:

سیّدنا سلیمان علیہ السلام کا نماز کے متعلق شوق دیکھئے گا، ایک دن گھوڑوں کی نمائش میں ایسا مشغول ہوئے کہ عصر کی نماز کا وقت گزر گیا، چنانچہ سیّدنا سلیمان علیہ السلام اس پر بایں الفاظ اظہار افسوس کرتے ہیں:

﴿اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ﴿٣١﴾ فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ﴾

(ص: ٣١۔٣٢)

''جب شام کے وقت ان کے سامنے عمدہ گھوڑے لائے گئے، تو انھوں نے کہا کہ میں اپنے رب کی یاد سے غافل ہو کر ان گھوڑوں میں دلچسپی لینے لگا، یہاں تک کہ آفتاب پردے میں چھپ گیا۔''

امام الانبیاء، سیّد البشر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حفاظت نماز:

اللہ تعالیٰ نے محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز قائم کرنے کا حکم دیا ہے، کیونکہ نماز ہر قسم کی برائیوں سے روکتی ہے:

﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ﴾

(العنکبوت: ٤٥)

''نماز قائم کیجیے، بے شک نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے۔''

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۚ﴾ (هود: ۱۱٤)

''اور آپ دن کے دونوں طرف اور رات گئے نماز قائم کیجیے، بے شک اچھائیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لیے۔''

اور سورۃ بنی اسرائیل میں فرمایا:

﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝﴾ (بنی اسرائیل: ۷۸)

''آپ زوال آفتاب کے وقت سے رات کی تاریکی تک نماز قائم کیجیے، اور فجر کی نماز میں قرآن پڑھیے، بے شک فجر میں قرآن پڑھنے کا وقت فرشتوں کی حاضری کا وقت ہوتا ہے۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو نماز قائم کرنے کا حکم دیا ہے، جو سب سے اہم عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کا سب سے بہتر طریقہ ہے، جیسا کہ اللہ نے سورۃ البقرۃ میں فرمایا ہے:

﴿وَ اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ﴾ (البقرة : ٤٥)

''اے مسلمانو! تم لوگ صبر اور نماز کے ذریعہ اللہ سے مدد مانگو۔''

مفسرین کا اجماع ہے کہ اس سے مراد نماز پنجگانہ ہے، جس کی ادائیگی ان کے محدود اوقات میں فرض ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور اکثر مفسرین کی رائے ہے کہ ﴿دُلُوْكِ الشَّمْسِ﴾ کا معنی ''زوالِ آفتاب'' ہے، جو ظہر اور عصر کی نماز پر دلالت کرتا ہے، اور ﴿غَسَقِ الَّيْلِ﴾ سے مراد ''رات کی تاریکی'' ہے جو مغرب اور عشاء کے درمیان مشترک ہے، اور ﴿قُرْاٰنَ الْفَجْرِ﴾ سے مراد ''نماز فجر'' ہے۔ (تيسير الرحمن، ص: ۸۲۰)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ''معلم کائنات، محمد رسول اللہ ﷺ کی متواتر قولی اور فعلی سنتوں کے ذریعہ ان اوقات کی تفصیل بیان کی جاچکی ہے، اور ابتدائے اسلام سے آج تک امت اس پر عمل پیرا ہے۔'' (تفسیر ابن کثیر، تحت الآیۃ)

مفسر ابو السعود لکھتے ہیں کہ ''سیّدنا جبریل علیہ السلام نے ہر نماز کا وقت بیان کر دیا، اور نبی کریم ﷺ نے ہر نماز کی تعداد رکعات بیان فرمادی۔'' (بحوالہ تیسیر الرحمٰن، ص:۸۲۱)

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو نماز کی حفاظت اور پھر اس راہ میں پیش آنے والی ہر تکلیف پر صبر کرنے کا حکم فرمایا، اور ساتھ یہ بھی حکم دیا کہ وہ اپنے گھر والوں کو بھی نماز کی تلقین کریں:

﴿وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾ (طٰہٰ: ۱۳۲)

''اور آپ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیں، اور خود بھی اس کی پابندی اور حفاظت کیجیے۔''

''نماز ہی وہ فریضہ ہے جس کا اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر عمل اور ہر فرض سے پہلے نبوت کے ذریعے حکم دیا ہے اور دنیا سے رخصت ہوتے وقت نبی کریم ﷺ نے اس کی وصیت کی ہے، آپ نے فرمایا: ''خبردار رہو نماز کے معاملہ میں اپنے غلاموں کے معاملے میں'' دوسری حدیث ہے کہ ''یہ 'نماز' ہر نبی کی اپنی امت کو آخری وصیت رہی ہے اور دنیا سے رخصت ہوتے وقت وہ ان کو آخری تلقین اسی کی کرتا ہے''، ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ کے بارے میں آتا ہے کہ ''آپ ﷺ جان کنی کے عالم میں تھے اور کہتے جاتے تھے کہ نماز نماز نماز۔''

نماز وہ اوّلین فریضہ ہے جسے ان پر فرض کیا گیا اور سب سے آخر میں اس کی وصیت کی گئی، یہ اسلام سے رخصت ہونے والا آخری عمل ہے اور قیامت کے دن بندے سے پوچھا جانے والا سب سے پہلا عمل، یہ اسلام کا ستون ہے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد اسلام باقی رہتا ہے، نہ دین، اللہ کے لیے اپنے تمام معاملات میں عام طور سے اور نمازوں میں خاص طور سے تقویٰ کیجیے، اسے مضبوطی سے تھام لیجیے، اسے ضائع ہونے سے بچایئے اس کا مذاق اڑانے سے دریغ کیجیے اور اس میں امام سے آگے بڑھنے سے کنارہ کش رہیے اور شیطان کے دھوکے میں نہ آیئے کہ آپ کو نماز سے باہر کردے کہ یہ آپ کے دین کا آخری حصہ ہے اور جس کے دین کا آخری حصہ چلا گیا اس کا پورا دین چلا گیا تو اپنے دین کے آخری حصہ کو مضبوطی سے تھام لیجیے۔'' [1]

نبی کریم ﷺ کی نماز سے والہانہ شیفتگی:

آنحضرت ﷺ کی نماز سے والہانی شیفتگی اور اس کے اہتمام کا اندازہ فرمایئے گا کہ رات کو اتنا لمبا قیام فرماتے کہ آپ کے قدم مبارک سوج جایا کرتے اور اُن کو ورم پڑ جاتا۔ چنانچہ سیّدنا مغیرۃ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

((قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ، فَقِيلَ لَهُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا؟)) [2]

''نبی کریم ﷺ رات کو اتنا لمبا قیام فرماتے کہ آپ کے دونوں پاؤں مبارک کو ورم پڑ جاتا۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف کردی ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا، کیا میں (اللہ تعالیٰ کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں؟''

اور بعض دفعہ تمام رات نماز پڑھتے رہتے، یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح تک ایک ہی آیت کے ساتھ قیام فرمایا، یعنی صرف

[1] نماز، تالیف امام احمد حنبل رحمہ اللہ، تحقیق وتقدیم شیخ محمد حامد الفقی، مقدمہ ص: ۸۰، ۸۱.

[2] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم: ٤٨٣٦.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی آیت تلاوت فرماتے، اور رکوع وسجود کرتے رہے، اور وہ آیت کریمہ یہ ہے:

﴿إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۖ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١١٨﴾﴾ (المائدہ: ۱۱۸)

''اگر تو ان کو عذاب میں مبتلا کرے تو بلاشبہ وہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو ان کو معاف کردے تو یقیناً تو غالب حکمت والا ہے۔'' ❶

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے مرض الموت میں جب نماز کا وقت آیا اور اذان دی گئی تو فرمایا: ''ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔'' اس وقت آپ سے کہا گیا کہ سیّدنا ابوبکر بڑے رقیق القلب (نرم دل) انسان ہیں۔ اگر وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو نماز پڑھانا ان کے لیے مشکل ہو جائے گا۔ آپ ﷺ نے پھر دوبارہ یہی حکم صادر فرمایا، اور آپ کے سامنے پھر وہی بات دہرادی گئی۔ چنانچہ تیسری مرتبہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''تم تو بالکل یوسف علیہ السلام کے ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ بالآخر سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لیے تشریف لائے۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ نے مرض میں کچھ کمی محسوس کی اور دو آدمیوں کا سہارا لے کر (نماز کے لیے) باہر تشریف لے گئے۔ گویا میں اس وقت آپ کے قدموں کو دیکھ رہی ہوں کہ بوجہ تکلیف زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر پیچھے ہٹنا چاہا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے اشارہ سے انہیں اپنی جگہ پر رہنے کے لیے فرمایا۔ پھر آپ قریب آئے اور سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے ...... اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔'' ❷

---

❶ سنن ابن ماجة، كتاب الصلاة، باب ماجاء في صلاة الليل، رقم: ۱۳۵۰۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔ مسند أحمد: ۱۴۹/۵، رقم: ۲۱۳۲۸۔ مصنف ابن أبي شيبه: ۱۱/ ۴۹۷-۴۹۸۔ سنن الکبریٰ: للبیهقی ۱۳/۳.

❷ صحيح بخاری، كتاب الأذان، باب حدّ المريض أن يشهد الجماعة، رقم: ۶۴۴.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذوقِ نماز:

میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی
میں اسی لیے مسلمان میں اسی لیے نمازی

صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے ذوقِ نماز اور نماز سے بے پناہ شغف کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہ کسی حالت میں بھی نماز نہیں ترک کرتے تھے، وہ مسجد کا رُخ کرتے اور بارگاہِ رب العزت میں حاضری بجالاتے تھے۔ چنانچہ:

☆ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو ان پر شدت سے رقت طاری ہو جاتی اور نماز میں اس درد سے روتے تھے کہ ان کے رونے کی وجہ سے آواز (قرأت) آخری صفوں تک نہیں پہنچتی تھی۔ ❶

☆ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ جب منصب خلافت پر فائز ہوئے، تو آپ نے دین کی بقاء نماز میں سمجھی اور اپنے عمال (حکومتی عہدیداروں) کو ان کی ذمہ داری کی یاد دہانی کراتے ہوئے لکھا:

((إِنَّ أَهَمَّ أُمُوْرِكُمْ عِنْدِي الصَّلٰوةُ ، فَمَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهُ ، وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا أَضْيَعُ .)) ❷

”تمہارے کاموں میں سب سے زیادہ اہمیت میرے نزدیک نماز کی ہے جو شخص اپنی نماز کی حفاظت کرے گا، اور اس کی دیکھ بھال کرتا رہے گا وہ اپنے پورے دین کی حفاظت کرے گا۔ اور جو نماز کو ضائع کر دے گا تو وہ باقی تمام چیزوں کو بدرجۂ اُولیٰ برباد کر دینے والا ثابت ہوگا۔“

☆ سیّدنا اُنس رضی اللہ عنہ قیام اور سجدہ میں اس قدر دیر لگاتے تھے کہ لوگ سمجھتے آپ کچھ بھول

❶ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم : ٦٧٨.

❷ مؤطا امام مالك، كتاب وقوت الصلاة، رقم: ٦۔ مشكوٰة: ١/ ٥٩ .

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے ہیں۔ ❶

☆ سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے، نماز کے ساتھ آپ کو والہانہ محبت تھی۔ ❷

اور جب نماز میں کھڑے ہوتے تو کئی کئی سورتیں پڑھ جاتے، اور اس طرح کھڑے ہوتے، معلوم ہوتا کہ کوئی ستون کھڑا ہے۔ ❸

☆ سیّدنا تمیم بن اُوس الداری رضی اللہ عنہ تہجد گزار تھے، ایک رات نمازِ تہجد کے لیے کھڑے ہوئے تو صرف ایک آیت کی تلاوت میں صبح کر دی، بار بار اس کو دہراتے رہے...... اور وہ آیت کریمہ یہ تھی:

﴿اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَ مَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ۠﴾ (الجاثية: ۲۱)

''کیا جو لوگ گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں، ہم انہیں اُن کی طرح کر دیں گے جو ایمان لائے اور انھوں نے اعمال صالحہ کیے، ان دونوں جماعتوں کا جینا اور مرنا ایک جیسا ہو، وہ لوگ بہت ہی برا فیصلہ کرتے ہیں۔'' ❹

☆ اور سیّدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے: میں ہر نماز کے وقت کا مشتاق رہتا ہوں، اور ان کا یہ بھی بیان ہے کہ جب سے میں حلقہ بگوش اسلام ہوا ہوں کوئی ایک نماز ایسی نہیں گزری کہ اس کی اقامت کے وقت میں باوضو نہ ہوں۔ یعنی اس کی تیاری کے لیے پہلے سے ہی باوضو تھا۔ ❺

---

❶ صحيح بخاري، كتاب الأذان، باب المكث بين السجدتين، رقم: ۸۲۱.

❷ حلية الأولياء: ۱/ ۲۵۵.

❸ الإصابة: ٤/ ۸۱۔ أسد الغابة: ۳/ ۲٤۸۳.

❹ أسد الغابة: ۱/ ٤۲۹.

❺ سير أعلام النبلاء: ۳/ ۱٦٤.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ: ''انہوں نے نماز میں ایک آدمی کو غیر حاضر پایا، چنانچہ اس کے گھر گئے اور اس کو آواز دی تو وہ آدمی نکلا، آپ نے اس سے پوچھا تم کو نماز سے کس چیز نے روکا تھا، اس نے کہا: امیر المومنین! ایک بیماری ہے اگر میں نے آپ کی آواز نہ سنی ہوتی تو میں نہ نکلتا یا اس نے کہا کہ میں نہ نکل سکتا تھا تو آپ نے فرمایا: ''تو نے نماز کی پکار کو چھوڑ دیا جو میری پکار کے مقابلہ میں تم پر کہیں زیادہ واجب ہے'' سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ ہی کے بارے میں آتا ہے کہ: ''انہوں نے کچھ لوگوں کو نماز میں نہیں پایا تو کہا: کیا بات ہے یہ لوگ نماز سے پیچھے رہتے ہیں؟ ان کے پیچھے رہ جانے کی وجہ سے دوسرے بھی پیچھے ہونے لگتے ہیں؟ وہ لوگ مسجد میں آئیں ورنہ میں ان کے پاس ایسے لوگوں کو بھیجوں گا جو انہیں گردن سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے لائیں گے'' پھر فرماتے ہیں ''نماز میں حاضر رہو نماز میں حاضر رہو۔'' [1]

سلف صالحین کے نماز سے بے پناہ شغف کے چند نمونے:

☆ عثمان بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیّدنا سعید بن المسیب رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ گزشتہ تیس (۳۰) سالوں سے میرا یہ معمول ہے کہ جب بھی مؤذن اذان دیتا ہے تو میں مسجد میں موجود ہوتا ہوں۔ [2]

☆ ابو حیان اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ الربیع بن خُثَیم رحمہ اللہ کو نماز کے لیے لایا جاتا تھا حالانکہ وہ فالج میں مبتلا تھے، پس ان سے کہا گیا کہ آپ کے لیے تو (شرعی طور پر) رخصت موجود ہے، تو فرمانے لگے، میں مؤذن کی ((حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ)) ''آؤ نماز کی طرف'' سنتا ہوں (تو نماز کے لیے مسجد میں کیوں نہ آؤں؟) پس تم لوگ (بھی نماز کے لیے مسجد میں) آسکو تو ضرور آؤ، اگرچہ زمین پر گھسیٹتے ہوئے ہی

---

1. نماز، تالیف امام احمد حنبل رحمہ اللہ، تحقیق وتقدیم شیخ محمد حامد الفقی، مقدمہ ص: ۱۲۲ تا ۱۲۳۔

2. سير أعلام النبلاء: ٤ / ٢٢١ ـ حلية الأولياء: ٢ / ١٦٢۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں نہ آنا پڑے۔ ❶

☆ سیّدنا مصعب فرماتے ہیں کہ عامر رحمہ اللہ (بن عبداللہ بن زبیر) نے مؤذن کی آواز سنی اوران کی روح پرواز کرنے والی تھی، تو انہوں نے کہا کہ میرا ہاتھ پکڑو (اور مجھے نماز کے لیے لے چلو) پس ان سے کہا گیا کہ آپ مریض ہیں، فرمانے لگے: میں اللہ کے داعی کی آواز سنتا ہوں، پھر میں اس پر لبیک کیوں نہ کہوں؟ پس لوگوں نے ان کا ہاتھ پکڑا، (اور نماز کے لیے مسجد لے گئے) تو وہ امام کے ساتھ نمازِ مغرب میں شریک ہوگئے، ابھی انہوں نے ایک رکعت نماز ادا کی تھی کہ اس دارِفانی سے انتقال کر گئے۔ ❷

☆ (محمد) بن خفیف رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ ان کی کمر میں شدید درد تھا، جب کمر کا درد اٹھتا تھا وہ نقل وحرکت سے عاجز آجاتے تھے، (اسی دوران) جب نماز کے لیے اذان دی جاتی، تو انہیں ایک آدمی کی پیٹھ پر (بٹھا کے) مسجد لایا جاتا تھا۔ ان سے کہا گیا: اگر آپ اپنی جان پر ترس کھائیں تو؟ انہوں نے جواب دیا: جب تم ((حَیَّ عَلَی الصَّلاۃِ .)) ''آؤ نماز کے لیے'' کی آواز سنو، اور مجھے (نمازیوں کی) صف میں نہ دیکھو، تو پھر مجھے قبرستان میں تلاش کرنا۔ ❸

☆ اور یونس بن محمد المؤدب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حماد بن سلمہ رحمہ اللہ کی وفات مسجد میں حالت نماز میں ہوئی۔ ❹

☆ اور عصر حاضر کے مشہور قلمکار مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات بھی حالت نماز میں ہوئی۔ چنانچہ پروفیسر نجیب الرحمٰن کیلانی حفظہ اللہ لکھتے ہیں کہ ۱۸ دسمبر ۱۹۹۵ء کو رات کا کھانا کھا رہے تھے کہ نمازِ عشاء کا وقت ہوگیا۔ وضو کیا اور مسجد کی طرف چل دیے۔

---

❶ سیر أعلام النبلاء: ٤/ ٢٦٠۔ طبقات ابن سعد: ٦/ ١٨٩، ١٩٠۔ المعرفة والتاريخ: ٢/ ٥٧١۔ حلية الأولياء: ٢/ ١١٣، ١١٥.

❷ سير أعلام النبلاء: ٥/ ٢٢٠.

❸ سير أعلام النبلاء: ١٦/ ٣٤٦.

❹ سيير أعلام النبلاء: ٧/ ٤٤٨۔ حلية الأولياء: ٦/ ٢٥٠.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جا کر پہلی صف میں دائیں طرف جگہ ملی، پہلے سجدہ کے دوران روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ ❶

☆ اسی طرح مصنف کتب کثیرہ خواجہ محمد قاسم رحمہ اللہ بھی جمعہ کی نماز کی امامت کرتے ہوئے حالت تشہد میں فوت ہوئے۔ خواجہ رحمہ اللہ انتہائی جید وفقیہ عالم تھے۔

☆ اور سیّدنا وکیع بن الجراح فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز کا وقت آنے سے پہلے نماز کی تیاری نہ کرے، گویا اس نے نماز کی توقیر و تعظیم نہیں کی۔ ❷

نماز دراصل اللہ وحدہٗ لاشریک کے لیے کمال بندگی کا اظہار ہے:

شریک کار کی حاجت نہیں ہے تیری قدرت کو
نبی ہو یا ولی ہر اک تیرے در کا سوالی ہے

انسانیت کی تخلیق کا مقصد ہی اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت کرنا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝﴾ (الذاریات: ٥٦)

''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔''

نماز، تسبیح و تحلیل دراصل اللہ وحدہٗ لاشریک کے لیے کمالِ بندگی اور اطاعت کا اظہار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آسمان وزمین میں پائی جانے والی تمام مخلوقات، خواہ وہ فرشتے ہوں یا بنی نوع انسان، جن یا حیوان، حتی کہ جمادات بھی اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ چڑیاں فضا میں پرواز کرتی ہوئی اپنے رب کی تسبیح بیان کرتی ہیں اور نماز ادا کرتی ہیں۔ کائنات کی ہر چیز کو معلوم ہے کہ اسے اللہ کی تسبیح کیسے بیان کرنی ہے اور نماز کیسے ادا کرنی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کا بنیادی حق (عبادت) ادا ہو سکے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ

❶ مقدمہ تیسیر القرآن، از مولانا عبدالرحمن کیلانی: ١/ ٨.
❷ کتاب الزھد، لوکیع بن الجراح: ١/ ٥٠ بتحقیق الفریوائی.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَ تَسْبِيْحَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾﴾ (النور: ۴۱)

''اے میرے نبی (ﷺ)! آپ دیکھتے نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں پائی جانے والی تمام مخلوقات اور فضا میں پر پھیلا کر اُڑتی ہوئی چڑیاں، سبھی اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہیں۔ ہر مخلوق اپنی نماز اور تسبیح کو جانتی ہے اور اللہ ان سب کے اعمال سے خوب واقف ہے۔''

انسان اور دیگر تمام مخلوقات کے سائے بھی اللہ ربّ العزت کو سجدہ کرتے ہیں۔ مفسرین لکھتے ہیں کہ سایہ بھی حقیقی معنوں میں اللہ کو سجدہ کرتا ہے۔ جیسا کہ پہاڑ اللہ کی تسبیح میں مشغول ہوتے ہیں:

﴿اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَ الْاِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾﴾

(ص: ۱۸)

''ہم نے پہاڑوں کو ان کے لیے مسخر کر دیا تھا، وہ شام اور صبح کے وقت اُن کے ساتھ تسبیح پڑھتے تھے۔''

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿اَ وَ لَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَ الشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَ هُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾﴾ (النحل: ۴۸)

''کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے جتنی چیزیں پیدا کی ہیں، ان کے سائے دائیں اور بائیں سے اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے ڈھلتے ہیں، اور وہ اللہ کے لیے عاجزی اور انکساری کیے ہوتے ہیں۔''

اور سورۃ الرعد میں فرمایا:

﴿وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝﴾ (الرعد: ۱۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور آسمانوں اور زمین میں رہنے والی ساری مخلوقات صرف اللہ کو سجدہ کرتی ہیں، چاہے خوشی سے کریں یا مجبور ہوکر، ان کے سائے بھی صبح وشام (اللہ کو) سجدہ کرتے ہیں۔"

الغرض تمام آسمان وزمین اور ان میں پائی جانے والی مخلوقات اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں اور تمام نقائص وعیوب سے اسے بلند وبالا سمجھتی ہیں، حضرتِ انسان لوگ ان کی تسبیحات اور نماز وعبادت کو نہیں سمجھ سکتا۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں اور راغب اصفہانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "المفردات" میں اسی بات کو ترجیح دی ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَ اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿٤٤﴾﴾ (بنی اسرائیل : ٤٤)

"ساتوں آسمان اور زمین اور جو مخلوقات اُن میں پائے جاتے ہیں، سبھی اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور ہر چیز صرف اس کی حمد وثناء اور پاکی بیان کرنے میں مشغول ہے، لیکن تم لوگ ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے ہو، وہ بے شک بڑا بردبار، بڑا معاف کرنے والا ہے۔"

نمازنفسِ انسانی کے اندر تقویٰ کی روح پیدا کرتی ہے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ﴾

"اور یہ کہ نماز قائم کرو، اور تقویٰ اختیار کرو۔"

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: "متقی ان لوگوں کو کہتے ہیں جو راہِ ہدایت پر نہ چلنے کی صورت میں اللہ کے عقاب سے ڈرتے ہیں، اور دین اسلام کی تصدیق اور اس پر چلنے کی صورت میں اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں۔"

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے تقویٰ کا معنی پوچھا: تو کہا کہ کبھی خاردار راستہ پر چلے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو؟'' اس نے کہا: ہاں! تو انہوں نے پوچھا: تم نے کس طرح راستہ طے کیا؟ اس نے کہا: جب کانٹا دیکھتا تو اس سے الگ ہو جاتا۔ تو انہوں نے کہا یہی ''تقویٰ'' ہے۔ (تیسیر الرحمٰن، ص:۱۶)

بلاشبہ نماز انسان کے اندر تقویٰ، پرہیز گاری اور خشیت الٰہی پیدا کرتی ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کی عظیم صفت کے حاملین ''متقین'' کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ نماز کی پابندی کرتے ہیں۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿الٓمّٓ ۝١ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٢ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝٣﴾

(البقرۃ: ۱۔۲۔۳)

''الٓمّٓ، اس کتاب میں کوئی شک وشبہ نہیں، اللہ سے ڈرنے والوں کی راہنمائی کرتی ہے، جو غیبی اُمور پر ایمان لاتے ہیں، اور نماز قائم کرتے ہیں......''

اور دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم صادر فرمایا کہ وہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں، اور اس سے مغفرت طلب کرتے رہیں، اس سے ڈرتے رہیں، اور اپنی نمازوں کی حفاظت کریں اور مشرکین میں سے مت بنیں۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَ اتَّقُوْهُ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝٣١﴾ (الروم: ۳۱)

''اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے (دین اسلام پر قائم رہو) اور اسی سے ڈرو، اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔''

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس کی مجسم تفسیر ہیں، جب وہ نماز کے لیے بارگاہِ ایزدی میں کھڑے ہوتے، تو خشیت الٰہی سے گریہ کرنے لگ جاتے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّ مِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْرَآءِيْلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَ اجْتَبَيْنَا اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ﴿٥٨﴾ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ
اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿٥٩﴾ ﴾ (مریم: ۵۸-۵۹)

''یہی وہ انبیاء ہیں جن پر اللہ نے اپنا خاص انعام کیا تھا، جو آدم کی اولاد اور ان کی اولاد سے تھے جنھیں ہم نے نوح کے ساتھ کشتی پر سوار کیا تھا، اور جو ابراہیم اور یعقوب کی اولاد سے تھے، اور وہ ان میں سے تھے جنہیں ہم نے ہدایت دی تھی اور جنہیں ہم نے چن لیا تھا، جب ان کے سامنے رحمٰن کی آیتوں کی تلاوت ہوتی تھی تو سجدہ کرتے ہوئے، اور روتے ہوئے زمین پر گر جاتے تھے۔''

رسول اللہ ﷺ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو اللہ کے ڈر اور خوف سے گریہ کرتے حتی کہ نبی التوبہ محمد ﷺ کے سینے سے ہنڈیا کے ابلنے اور جوش مارنے جیسی آواز محسوس ہوا کرتی، چنانچہ سیّدنا عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَفِيْ صَدْرِهِ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الرَّحَى مِنَ الْبُكَاءِ .)) [1]

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا، نماز میں رونے کی وجہ سے آپ ﷺ کے سینے سے چکی چلنے کی طرح آواز آ رہی تھی۔''

نماز اور انابت الٰہی:

نماز انسان کو انابت الٰہی کا درس دیتی ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴾

(الروم: ۳۱)

''اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے (دین اسلام پر قائم رہو) اور اسی سے

---

[1] سنن أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب البكاء في الصلاة، رقم: ٩٠٤ - صحيح ابن حبان، رقم: ٧٥٣ - مستدرك حاكم: ١/ ٢٤٦ - علامہ البانی، ابن حبان اور حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے، اور ذہبی نے اس پر ان کی موافقت کی ہے۔ مسند أحمد: ٤/ ٢٥، رقم: ١٦١٣١٢.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈرو، اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔''

پس نمازی اپنے رب کے اوامر کی پابندی کرنے لگتا ہے، اور نواہی سے اجتناب کرتا ہے، راتوں کو کم سوتا ہے، یعنی رات کا بیشتر حصہ نماز تہجد میں گزارتا ہے، اور جب صبح کے وقت اٹھتا ہے تو نیند کی قلت اور نماز تہجد کی کثرت کے باوجود، اسے احساس ہوتا ہے کہ جیسے اس کے گناہ اور جرائم بہت ہیں، اسی لیے وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اور توبہ و استغفار میں مشغول ہو جاتا ہے۔

﴿كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝ وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝﴾ (الذاریات: ۱۷، ۱۸)

''وہ (نمازی) راتوں میں کم سوتے تھے، اور صبح کے وقت اپنے رب سے مغفرت طلب کرتے تھے۔''

نمازی لوگوں کی یہ صفت ہوتی ہے کہ جب ان سے کبیرہ یا صغیرہ گناہ سرزد ہو جائیں، تو انہیں اللہ تعالیٰ سے حیا آتی ہے، اور اس کے عذاب سے ڈرنے لگتے ہیں، اور فوراً استغفار کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

﴿وَ الَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۪ وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪۫ وَ لَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (آل عمران: ۱۳۵)

''اور جب ان سے کوئی بدکاری ہو جاتی ہے، یا اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں، اور اپنے گناہوں کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں، اور اللہ کے علاوہ کون گناہوں کو معاف کر سکتا ہے، اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے۔''

نماز اور زہد (دنیا سے بے رغبتی):

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز انسان میں زہد یعنی دنیا سے بے رغبتی پیدا کر کے فکر آخرت پیدا کرتی ہے۔ سیّدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: مجھے مختصر الفاظ میں نصیحت کیجیے۔ نبی معظم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

((إِذَا أَنْتَ صَلَّيْتَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ .)) ❶

''جب تم نماز پڑھو تو اسے الوداعی نماز سمجھ کر ادا کیا کرو۔''

''اللہ اس شخص کا بھلا کرے جو اپنی نماز کی طرف متوجہ ہو تو خشوع وخضوع کا پیکر ہو، اللہ کے سامنے ذلت وپستی کا اعلیٰ ترین مظاہرہ کرے، خوف وخشیت سے کانپ رہا ہو، توقع رغبت اور امید کا دامن پھیلائے ہو اور اپنی سب سے بڑی آرزو اللہ تعالیٰ کی ملاقات، اس سے مناجات، اس کے سامنے قیام وقعود اور رکوع سجود کا بہترین اہتمام کرے اور اس کے لیے اپنے دل ودماغ کو خالی کرے اور فرائض کے ادا کرنے میں محنت کرے کہ اسے نہیں معلوم کہ اس کے بعد اسے کوئی اور نماز پڑھنے کا موقع دیا جائے گا یا پہلے ہی کام تمام کر دیا جائے گا وہ اپنے رب کے سامنے کھڑا ہو تو غم وحزن کا مجسمہ ہو، نماز کی مقبولیت کا متوقع اور اس کو ردّ کر دینے سے خائف ہو، اگر قبولیت حاصل ہوگئی تو بامراد ہوا اور اگر ردّ کر دی گئی تو بدبخت ہوا۔

میرے بھائی! اس نماز اور دوسری عبادات کا معاملہ کتنا نازک اور اہم ہے اور غم وحزن اور حسرت وخوف کا کتنا متقاضی ہے، کیونکہ آپ کو نہیں معلوم کہ اس نے آپ کی کوئی نماز قبول کی ہے یا نہیں؟ اور آپ نہیں جانتے کہ آپ کی کسی نیکی کو قبولیت حاصل ہوئی ہے یا نہیں؟ یا کوئی گناہ آپ کا معاف ہوا ہے یا نہیں؟ اس کے باوجود آپ ہنس رہے ہیں غفلت میں مست ہیں اور زندگی سے نفع کما رہے ہیں، حالانکہ آپ کو یہ یقین نہیں کہ آپ جہنم میں جائیں گے اور نہ یہ یقین ہے کہ آپ اس سے نکل بھی آئیں گے تو آپ سے زیادہ اور کون

❶ معجم کبیر للطبرانی: ٦/ ٤٤، رقم: ٥٤٥٩۔ الاصابۃ: ٣/ ٧٠۔ مسند احمد: ٥/ ٤١٢، رقم: ٢٣٤٩٨. حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ ''وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ'' اس کے راوی ''ثقہ'' ہیں۔ شیخ شعیب الارناؤط نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رونے اور رنجیدہ رہنے کا حقدار ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اعمال کو قبول کر لے؟ پھر آپ یہ بھی نہیں جانتے کہ شام کے بعد صبح بھی کر سکیں گے اور صبح کے بعد آپ پر شام بھی آئے گی اور آپ کو جنت کی بشارت مل جائے گی یا جہنم کی، میرے بھائی! میں آپ کو اس عظیم خطرہ کی یاد دہانی کرا رہا ہوں، آپ تو اس کے سزاوار ہیں کہ مال و اولاد اور احباب میں مست نہ ہوں، حیرت ہے کہ آپ پر غفلت و سرمستی کی دبیز چادر پڑی ہوئی ہے، آپ لہو ولعب میں مست ہیں اور اس عظیم خطرہ سے غافل ہیں اور ہر رات دن ہر گھنٹہ، ہر لمحہ آپ زبردستی ہانکے جا رہے ہیں، میرے بھائی! اپنی معینہ مدت کا انتظار کرتے رہیئے اور اس خطرہ سے غافل نہ ہو جایئے جس سے آپ کو سابقہ درپیش ہے، اس لیے کہ آپ کو موت کا مزہ چکھنا ہے، ہوسکتا ہے کہ صبح یا شام آپ پر آ دھمکے اور آپ اپنی تمام ملکیت سے بے دخل کر دیے جائیں اور جنت یا جہنم میں ڈال دیے جائیں، ان دونوں کی صفات پر بڑی طویل گفتگوئیں ہو چکی ہیں۔

اور حکایات کا دامن بھر چکا ہے، کیا آپ نے عبد صالح کا یہ قول نہیں سنا، ''مجھے حیرت ہے کہ جہنم سے بھاگنے والا سو رہا ہے اور جنت کا طالب خواب خرگوش کے مزے لے رہا ہے، اللہ کی قسم! اگر تو فرار اور طلب سے باہر ہو گیا تو ہلاک ہو گیا اور تجھ سے بدبخت اور کوئی نہیں اور کل عذاب یافتہ بدبختوں کے ساتھ تو روئے گا اور پریشان ہوگا اور اگر تو کہتا ہے کہ میں جہنم سے فراری اور جنت کا طالب ہوں تو جس قدر عظیم خطرہ سے دوچار ہے، اس کے حساب سے تو اس کا احساس کرا اور خبردار جھوٹی آرزوئیں تجھے مبتلائے فریب نہ کریں۔''[1]

نماز اور صبر وثبات:

مومن اور مسلمان کی زندگی میں صبر اور نماز کی بڑی اہمیت ہے۔ اللہ کی راہ میں مصائب وشدائد کو جھیل جانے کا اہم ترین نسخہ صبر اور نماز ہے۔ یاد رہے کہ صبر کے بغیر تو کوئی

[1] نماز، تالیف امام احمد حنبل رحمہ اللہ، تحقیق وتقدیم شیخ محمد حامد الفقی، مقدمہ ص: ۱۰۸ تا ۱۱۰۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کارِ خیر وجود میں آ نہیں سکتا، اور نماز کا لبّ لباب اللہ کے حضور دلی جھکاؤ کا نام ہے، جو ایمان وعمل کے میدان میں ثابت قدمی کے لیے سب سے بڑی مددگار ہے۔

جن کے دلوں میں اللہ کے لیے عاجزی اور جھکاؤ نہیں ہوتا، اُن پر نماز بہت بھاری ہوتی ہے۔ اور جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں، نماز میں انہیں سکون اور قرار ملتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۚ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخٰشِعِينَ ۝﴾ (البقرة: ٤٥)

''اور مدد لو صبر اور نماز کے ذریعہ، اور یہ (نماز) بہت بھاری ہوتی ہے، سوائے ان لوگوں کے جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔''

اور دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِينَ ﴿١٥٣﴾﴾ (البقرة: ١٥٣)

''اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد لو، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

ڈاکٹر لقمان سلفی حفظہ اللہ اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اس آیت میں صبر اور نماز کی اہمیت بیان کی ہے، اور بتایا ہے کہ مومن کی زندگی میں ان دونوں چیزوں کی بڑی اہمیت ہے، اور اللہ کی راہ میں مصائب کو جھیل جانے کا اہم ترین نسخہ صبر اور نماز ہے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ صبر کی تین قسمیں ہیں:

۱: محرمات اور معاصی سے اجتناب پر صبر کرنا۔

۲: اعمال صالحہ اور اللہ کی اطاعت پر صبر کرنا۔

۳: مصائب وحادثاتِ زمانہ پر صبر کرنا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "السیاسة الشرعية" میں لکھتے ہیں: "حاکم کے لیے بالخصوص اور رعایا کے لیے بالعموم تین چیزیں عظیم مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

۱: اللہ کے لیے اخلاص اور دعا اور غیر دعا کے ذریعہ اس پر توکل، اور دل و جان سے نماز کی حفاظت و پابندی، جو اللہ کے لیے اخلاص کی اصل ہے۔

۲: مخلوق کے ساتھ بھلائی کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا۔

۳: تکلیف، مصیبت اور حادثاتِ زمانہ کے وقت صبر کرنا۔" انتھٰی

(مزید برآں) اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور یہاں (معیت) سے مراد "معیت خاصہ" ہے، جو اللہ کی محبت اور اس کی نصرت وقربت پر دلالت کرتی ہے۔ یعنی اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے، ان سے محبت کرتا ہے اور ان کی مدد کرتا ہے، اور صبر کرنے والوں کے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوسکتی ہے کہ اللہ ان کے ساتھ ہے۔ اور (معیت) کی ایک دوسری قسم "معیت عامہ" ہے یعنی اللہ اپنے علم وقدرت کے ذریعہ اپنے بندوں کے ساتھ ہے۔ جیسا کہ اللہ نے فرمایا: ﴿وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنتُمْ﴾ "اور وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے جہاں تم ہو۔" اور یہ "معیت" تمام مخلوق کے لیے ہے۔"

(تیسیر الرحمٰن، ص: ۸۵۔۸۶)

نماز اور نصرتِ الٰہی:

نمازی جب نماز میں کھڑا اور اللہ کی رحمت کی طرف متوجہ ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی خاص نصرت اور مدد فرماتا ہے، اور اس کی پریشانیوں کو دور فرماتا ہے، اس کا خود اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ﴾ (البقرة: ٤٥)

"اور مدد لو صبر اور نماز کے ذریعہ۔"

اور سورۂ طٰہٰ میں فرمایا:

﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾ (طٰہٰ: ١٣٢)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور آپ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجیے، اور خود بھی اس کی پابندی کیجیے۔''

ڈاکٹر لقمان سلفی حفظہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں رقم طراز ہیں: ''ابن المنذر، طبرانی اور بیہقی وغیرھم نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے، جس کی سند کو حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی، تو آپ انہیں نماز پڑھنے کا حکم دیتے اور ﴿وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ﴾ پوری آیت پڑھتے۔'' (تیسیر الرحمٰن، ص: ۹۱۵)

اور سورۃ الحج میں فرمایا:

﴿فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ ۝۷۸﴾ (الحج : ۷۸)

''پس مسلمانو! تم لوگ نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، اور اللہ سے اپنا رشتہ مضبوط رکھو، وہی تمہارا آقا ہے، پس وہ بہت ہی اچھا آقا اور بہت ہی بہترین مددگار ہے۔''

جب نمازی نے یہ اعلان سن لیا کہ نماز نصرتِ الٰہی کے حصول کا سبب ہے، تو وہ اپنی ہر نماز کی ہر رکعت میں اللہ سے بایں الفاظ مدد طلب کرتا ہے:

﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝﴾ (الفاتحة : ۵)

''ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔''

کہتے ہیں نماز میں اِيَّاكَ نَسْتَعِيْن
پھرتے ہیں پھر بھی در بدر مشکل کشائی کو

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''بندہ کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ ہر نماز میں ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ کہے۔ اس لیے کہ شیطان اُسے شرک کرنے کا حکم دیتا ہے اور نفس انسانی اس کی بات مان کر ہمیشہ غیر اللہ کی طرف ملتفت ہو جاتا ہے، اس لیے بندہ ہر دم محتاج ہے کہ وہ اپنے عقیدۂ توحید کو شرک کی آلائشوں سے پاک کرتا رہے۔''

(تیسیر الرحمٰن، ص: ۱۱)

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ: ''ہم تیری توحید بیان کرتے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، اے ہمارے رب! اور تجھ ہی سے ڈرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، تیری بندگی کرنے کے لیے اور اپنے تمام اُمور میں۔'' (تفسیر ابن عباس، ص:۳)

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق آتا ہے کہ انہیں ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی کے انتقال کی خبر ملی، تو فوراً سجدے میں گر گئے، پس ان سے کسی نے دریافت کیا، کہ آپ اس وقت سجدہ کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی فرمان ہے:

((إِذَا رَأَيْتُمْ آيَةً فَاسْجُدُوْا .))

''کہ جب تم کوئی (حادثہ، ڈرانے یا خوف دلانے والی) نشانی دیکھو تو سجدہ کرو۔ (یعنی نماز میں مشغول ہو جاؤ۔)''

اور (مجھے بتاؤ؟ کہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ (اُم المؤمنین) کی وفات سے بڑھ کر اور نشانی (حادثہ) کیا ہو گی؟'' [1]

مجاہد پر نمازی کی فضیلت:

سیّدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قضاعہ کے بلی قبیلے کے دو آدمی تھے ان میں ایک شہید ہو گیا اور دوسرا اس سے ایک سال بعد فوت ہوا۔ سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خواب آیا کہ جنت کا دروازہ کھولا گیا اور بعد میں فوت ہونے والا شہید ہونے والے سے پہلے جنت میں داخل ہوا، مجھے بڑا تعجب ہوا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے اس خواب کا تذکرہ کیا اور بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا اس نے (ایک سال پہلے شہید ہونے والے کے بعد) رمضان کے روزے نہیں رکھے اس کے بعد سال کی چھ ہزار اور اس سے زائد اتنی رکعتیں نہیں پڑھیں؟ [2]

نماز رحمت الٰہی کے نزول کا سبب ہے:

اللہ اور اس کے رسول احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا تقاضا ہے، کہ لوگ

[1] سنن أبو داؤد، كتاب الصلوٰة، باب السجود عند الآيات، رقم: ١١٩٧ـ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔ [2] سلسله احاديث صحيحه، رقم: ٢٥٩١ـ سنن ابن ماجه، رقم: ٣٩٢٥.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھلائی کے کام کریں، جن میں سرفہرست توحید باری تعالیٰ ہے۔ اور صرف اسی کی عبادت کریں، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیں اور ذکر الٰہی میں مشغول رہنے کے لیے نماز پنجگانہ کی حفاظت کریں کیونکہ ان کی ان خوبیوں کے سبب دنیا میں ان پر رحمت الٰہی کا نزول ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ﴾

(التوبة : ۷۱)

’’اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار (دوست) ہوتے ہیں، بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں، اور نماز قائم کرتے ہیں، اور زکوۃ دیتے ہیں، اور اللہ اور اس کے رسول کی بات مانتے ہیں اللہ انہی لوگوں پر رحم کرے گا۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے اصحاب الرسول ﷺ کو بالخصوص اور دنیا میں بسنے والے مسلمانوں کو بالعموم مخاطب کر کے فرمایا کہ تم نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو اور تمام معاملات زندگی میں رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری کرو۔ ایسا ہی کرنے سے رحمت باری تعالیٰ تم پر سایہ فگن رہے گی۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۞﴾ (النور : ۵۶)

’’اور مومنو! تم لوگ نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو، اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔‘‘

اگر کوئی شخص فرض نمازوں کے علاوہ نفل کا بھی اہتمام کرتا ہے تو وہ بھی رحمت الٰہی کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ چنانچہ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((رَحِمَ اللّٰهُ إِمْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا .)) [1]

''جو شخص نمازِ عصر سے قبل چار رکعتیں (نفل) کا اہتمام کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔''

نماز یادِ الٰہی کا بہترین طریقہ ہے:

دن وہی دن ہے شب وہی شب ہے
جو تیری یاد میں گزر جائے

یادِ الٰہی کا بہترین طریقہ نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو نزول وحی کے ابتدا میں ہی فرمایا:

﴿إِنَّنِيٓ أَنَا ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱعْبُدْنِي وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ لِذِكْرِيٓ ١٤﴾ (طٰهٰ: ١٤)

''بے شک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس لیے آپ میری عبادت کیجیے اور مجھے یاد کرنے کے لیے نماز قائم کیجیے۔''

''سیّدنا موسیٰ علیہ السلام ''مدین'' میں دس سال گزار کر اپنی بیوی کے ساتھ مصر کی طرف روانہ ہوئے، تو مصلحت الٰہی کے مطابق کوہِ طور کے قریب راستہ کھو بیٹھے، موسم سرما کی سرد اندھیری رات تھی، انہیں روشنی اور آگ دونوں کی ضرورت تھی۔ کوہِ طور کی طرف سے انہیں آگ کی روشنی نظر آئی تو اپنی بیوی سے بطورِ خوشخبری کہا کہ تم یہیں رُکی رہو میں تمہارے لیے آگ لے کر آتا ہوں، یا شاید وہاں کوئی آدمی مل جائے جو ہماری رہنمائی کرے۔ سیّدنا موسیٰ علیہ السلام جب آگ کے قریب پہنچے تو وہاں معاملہ ہی دوسرا تھا۔ وہاں وادی کے داہنے جانب ایک درخت تھا جو بقعۂ نور بنا ہوا تھا۔ وہاں سے آواز آئی، اے موسیٰ! میں آپ کا رب

---

[1] سنن أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب الصلاة قبل العصر، رقم: ١٢٧١۔ سنن ترمذی، ابواب الصلاة، باب ماجاء في الأربع قبل العصر، رقم: ٤٣٠۔ مسند أبوداؤد طیالسی، رقم: ١٩٣٦۔ مسند أحمد: ٢/ ١١٧۔ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٢/ ٤٧٣۔ شرح السنة، رقم: ٨٩٣۔ صحيح ابن خزيمه، رقم: ١١٩٣۔ صحيح ابن حبان، رقم: ٢٤٥٣۔ ابن خزیمہ، ابن حبان اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں اور آپ سے مخاطب ہوں، اور آپ اس وقت مقدس وادیٔ طویٰ میں کھڑے ہیں، اپنے رب کے لیے تعظیم وتواضع اور ادب کا اظہار کرتے ہوئے جوتے اتار دیجیے۔ یا مفہوم یہ ہے کہ اپنے جوتے اتار دیجیے تاکہ وادیٔ مقدس کی برکات قدموں کے راستے آپ کے جسم میں سرایت کر جائیں۔ اور میں نے آپ کو اس زمانے کے تمام لوگوں کے درمیان چن لیا ہے اور اپنی پیغامبری کے لیے اختیار کرلیا ہے، اس لیے اب آپ پر جو وحی نازل ہونے جارہی ہے اسے غور سے سنیئے اور اس کی ذمہ داری قبول کرنے کے لیے تیار ہو جایئے۔ میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ اس لیے صرف میری عبادت کیجیے اور مجھے یاد کرنے کے لیے نماز قائم کیجیے۔ مفسرین لکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جو نماز نہیں پڑھتا وہ اللہ کو یاد کرنے والا نہیں کہلاتا، بلکہ اس کا منکر ہے۔'' (تیسیر الرحمٰن، ص: ۸۹۰۔۸۹۱)

اور سورۃ الاعلیٰ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اسی بندے کو کامیابی کی خبر سنائی ہے جو اپنے نفس کا تزکیہ کرلیتا ہے یعنی اپنے آپ کو شرک و معاصی سے پاک کرلیتا ہے اور ہر لمحہ اور ہر گھڑی اپنے حقیقی خالق و مالک کی یاد میں رہتا ہے اور نیک اعمال کرتا ہے۔ اور خصوصاً نماز کی پابندی کرتا ہے جو کہ ایمان کی کسوٹی ہے:

﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝۱۴ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝۱۵﴾ (الأعلیٰ: ۱۴،۱۵)

''یقیناً وہ شخص کامیاب ہوگا جو (کفر وشرک سے) پاک ہوگیا۔ اور اپنے رب کا نام لیتا رہا، پھر اس نے نماز پڑھی۔''

مزید برآں فرمایا کہ نماز قائم کرو، یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے، اور اللہ کو یاد کرو کہ اللہ کی یاد اور ذکر ہر چیز سے بڑا ہے، کیونکہ دراصل یادِ الٰہی ہی انسانوں کو فحش اور برے کاموں سے منع کرتی (روکتی) ہے:

﴿اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ﴾

(العنکبوت: ۴۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''آپ پر جو کتاب بذریعہ وحی نازل کی گئی ہے، اس کی تلاوت کیجیے، اور نماز قائم کیجئے، بے شک نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے، اور یقیناً اللہ کی یاد تمام نیکیوں سے بڑی ہے۔''

اور نماز اسی لیے برائیوں سے روکتی ہے کہ اس کے ذریعہ اللہ کو یاد کیا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ نماز کو سورۃ الجمعہ میں ''ذکر'' سے تعبیر کیا گیا ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٩﴾﴾ (الجمعہ: ۹)

''اے ایمان والو! جمعہ کے دن جب نماز کے لیے اذان دی جائے، تو تم اللہ کو یاد کرنے کے لیے تیزی کے ساتھ لپکو، اور خرید و فروخت چھوڑ دو، اگر تم سمجھتے ہو تو ایسا کرنا تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔''

اسی طرح سورۃ النور میں بھی نماز کو ذکر سے تعبیر کیا گیا ہے:

﴿رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ ۙ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ﴿٣٧﴾﴾ (النور: ۳۷)

''ان رجال (لوگوں) کو کوئی تجارت اور کوئی خرید و فروخت اللہ کی یاد اور نماز قائم کرنے سے اور زکوٰۃ دینے سے غافل نہیں کرتی ہے، وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جب (مارے دہشت کے) لوگوں کے دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی۔''

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں یہ بیان ہے کہ اچھی جماعت وہی ہے جنہیں تجارت اور خرید و فروخت یاد الٰہ یعنی اقامت نماز اور ادائیگی زکوٰۃ سے غافل نہیں کرتی۔ آیت میں ''ذکر اللہ'' اور ''اقام الصلوٰۃ'' کو ''واؤ'' عاطفہ کے ساتھ ذکر کیا ہے، جس کا معنی تفسیر کا ہے، یعنی معطوف ''اِقام الصلوٰۃ'' اپنے معطوف علیہ ''ذکر اللہ'' کی تفسیر کر رہا ہے، معنی یوں ہوگا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یادِ الٰہ یعنی نماز قائم کرنا۔''

نماز اصلاح انسانیت کا باعث ہے:

نماز انسانیت کی اصلاح کا باعث بھی بنتی ہے، ذیل کی آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے دو قسم کا کام کرنے والے لوگوں کو مصلحین (اصلاح یافتہ) قرار دیا ہے۔

(۱) کتاب اللہ پر سختی سے کار بند رہنے والے۔

(۲) اور نماز قائم کرنے والے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝۱۷۰﴾ (الأعراف: ۱۷۰)

''اور جو لوگ اللہ کی کتاب پر سختی سے کاربند رہتے ہیں، اور نماز قائم کرتے ہیں، تو ہم یقیناً ایسے نیک لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتے ہیں۔''

نماز باعث نور و ہدایت ہے:

ذیل کی آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نمازیوں کو ہدایت یافتہ قرار دیا ہے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝۱۸﴾ (التوبة: ۱۸)

''اللہ کی مسجدوں کو صرف وہ لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، اور نماز قائم کرتے ہیں، اور زکوۃ دیتے ہیں، اور اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتے ہیں، پس یہ لوگ اُمید ہے کہ ہدایت پانے والے ہیں۔''

اور سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیّد ولد آدم، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((وَالصَّلَاةُ نُوْرٌ)) [1]

''اور نماز نورِ (ہدایت) ہے۔''

نماز اخوت دینی کو قائم کرتی ہے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ﴾ (التوبة: ١١)

''پھر اگر توبہ کرلیں، اور نماز قائم کریں، اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔''

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں اخوت دینی کو قیام نماز سے معلق کر دیا ہے، لہٰذا اگر کوئی شخص نماز چھوڑ دے تو وہ اس اخوت سے خارج ہو گیا۔

نماز کی اہمیت کا انوکھا طریقہ:

شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے، وہ اسے اس کے معبود برحق سے دُور ہٹانا چاہتا ہے، اس لیے وہ ناحق کو بھی حق بنا کر پیش کرتا ہے۔ طرح طرح کے وساوس انسانوں کے دلوں میں ڈالتا ہے، اور انہیں اللہ سے دُور کرنے کے لیے اللہ کی یاد یعنی نماز سے بھی روکنا چاہتا ہے، ابلیس مردود کا مقصد اولادِ آدم علیہ السلام کی کثیر ترین تعداد کو گمراہ کرنا تھا تاکہ آدم علیہ السلام سے انتقام لے سکے جن کی وجہ سے وہ اللہ کی رحمت سے دُور کر دیا گیا، اور جب اللہ نے اسکی طلب ﴿اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ﴾ ''مجھے تو اس دن تک مہلت دے جب سب اُٹھائے جائیں گے'' مان لی، ﴿قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ﴾ ''اللہ نے کہا، بے شک تجھے مہلت دے دی گئی'' تو عناد وتمرّد میں اور آگے بڑھ کر کہا کہ جب تو نے مجھے گمراہ کر ہی دیا ہے تو

﴿لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝١٦ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ۭ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۝١٧﴾ (الأعراف: ١٦، ١٧)

[1] صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب فضل الوضوء، رقم: ٥٣٤.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں تیری سیدھی راہ پر ان کی گھات میں بیٹھا رہوں گا، پھر میں ان پر حملہ کروں گا، ان کے آگے سے، اور ان کے پیچھے سے، اور ان کے دائیں سے اور ان کے بائیں سے، اور تو ان میں سے اکثر لوگوں کو شکر گزار نہ پائے گا۔''

حکمت الٰہی دیکھیے کہ ابلیس کا یہ ظن اور وہم واقعہ کے مطابق ہو گیا کہ اکثر و بیشتر مخلوق اس کے پیچھے لگ گئی۔ معبودِ حقیقی کی صفات غیر اللہ میں منوا دیں اور قبر پرستی، ارواح پرستی، رسومِ تعزیہ داری، علم، خواجہ خضر کی ناؤ، قبروں پر عرضیاں، قبروں پر عرس، ناچ گانے، غیر اللہ کی نذر و نیاز، بزرگوں کے نام کے ورد و وظائف، فال گنڈے، بدشگونی اور عقیدہ نحوست، توہم پرستی، اصلی و نقلی قبروں کے سجدے اور طواف، ان پر پھولوں کی چادروں اور غلافوں کے علاوہ دیگر چڑھاوے...... نبی، ولی، پیر، شہید کو غیب دان جاننا، ان کی ارواح کو ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا وغیرہ ایسی سینکڑوں بدعات اور بدعقیدگیاں داخل اسلام کر دیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ سبا میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ لَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝﴾ (السبا: ۲۰)

''اور ابلیس نے بنی آدم کے بارے میں اپنا گمان سچ کر دکھایا، پس مومنوں کی ایک جماعت کے علاوہ سب نے اس کی پیروی کی۔''

اسی لیے نبی برحق ﷺ نے شیطان سے تمام جہات سے پناہ مانگنے کی تعلیم دی ہے، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیّد المرسلین ﷺ درج ذیل دعا صبح و شام کبھی بھی نہیں چھوڑتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَا لِي. اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي. اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ ، وَأَعُوْذُ بِعَظْمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ)) ❶

''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے اہل وعیال اور اپنے مال میں تجھ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میری پردے والی چیزوں پر پردہ ڈال دے اور میری گھبراہٹوں کو امن میں رکھ۔ اے اللہ! میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میری دائیں طرف سے، میری بائیں طرف سے، اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما۔ اس بات سے میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کر دیا جاؤں۔''

اس دعا میں مظہر خلق عظیم ﷺ نے اللہ کے ذریعہ مردود شیطانوں کے شر سے پناہ مانگی ہے۔ لیکن انسانوں کو چاہیے کہ وہ ذکر الٰہی اور نماز سے نہ رُکیں تاکہ اللہ رب العزت سے ان کا تعلق برقرار رہے، یہی درس اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں دیا ہے جو کہ نماز کی اہمیت کو بیان کرتا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَٰنُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَوٰةِ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ ﴿٩١﴾﴾ (المائدة: ٩١)

''بے شک شیطان شراب اور جوا کی راہ سے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض پیدا کرنا چاہتا ہے، اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دینا چاہتا ہے، تو کیا تم

❶ صحيح ابو داؤد، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح، رقم: ٥٠٧٤۔ سنن ابن ماجة، رقم: ٣٨٧١۔ مصنف ابن أبي شيبة: ٢٤٠/١٠۔ الأدب المفرد، للبخاري، رقم: ١٢٠٠۔ صحيح ابن حبان، رقم: ٩٦١۔ مستدرك حاكم: ٥١٧/١۔ ابن حبان، حاکم اور علامہ البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے، اور ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ (اب) باز آ جاؤ گے۔''

اور انسانیت کے محسن اعظم ﷺ کا فرمان ہے:

((إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلَّى؟ فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ .)) ❶

''تم میں سے کوئی جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان پہنچ جاتا ہے، اس کو مغالطے میں مبتلا کر دیتا ہے، یہاں تک کہ اسے خبر ہی نہیں رہتی کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔ چنانچہ جب تم میں سے کسی کو ایسی صورت درپیش ہو تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔''

مزید رحمت عالم ﷺ کا فرمان ہے:

((اِنَّ الشَّيطَانَ يَاتِيْ اَحَدَكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَيَقُوْلُ : اُذْكُرْ كَذَا ، اُذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ ، حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى؟)) ❷

''شیطان تمہارے پاس نماز میں آ کر کہتا ہے فلاں فلاں کام یاد کرو، جن کا اسے (نمازی کو) پہلے وہم و گمان تک نہ تھا، حتی کہ انسان کو وہ یہ بھی بھلا دیتا ہے کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔''

اور حضور انور ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ:

((إِذَا أُذِّنَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ ، فَإِذَا قُضِيَ التَّاذِيْنُ أَقْبَلَ ، فَإِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ أَدْبَرَ ، فَإِذَا قُضِيَ

❶ صحيح البخاری، کتاب السهو، باب السهو فی الفرض والتطوع ۱۲۳۲۔ صحيح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب السهو فی الصلاة والسجود له ، رقم : ۳۸۹.

❷ صحيح البخاری، کتاب الاذان، باب فضل التاذين.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ ، يَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ ، حَتَّى يَظَلَّ لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى؟ فَإِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ)) ❶

''جب مؤذن نماز کی اذان دیتا ہے تو شیطان دُور بھاگتا ہے اور اس کی ہوا نکلتی جاتی ہے، تاکہ وہ اذان کے الفاظ نہ سن لے۔ جب اذان ختم ہوتی ہے تو وہ واپس لوٹ آتا ہے، پھر جب اقامت ہوتی ہے تو بھاگ جاتا ہے، جب اقامت ختم ہوتی ہے تو واپس پلٹ آتا ہے، حتی کہ انسان کے خیالات میں گھس جاتا ہے، اور اسے ایسی ایسی چیزیں یاد دلاتا ہے جو اس کے وہم وگمان میں نہیں ہوتیں، حتی کہ اسے یہ بھی خبر نہیں رہتی کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ جب تم میں سے کسی کے ساتھ یہ معاملہ ہو تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔''

نماز باعث سکون واطمینان ہے:

جو شخص آخرت پر یقین رکھتا ہے، نماز میں اسے سکون ملتا ہے، اور جس کے دل کا میلان اللہ کی طرف نہ ہو، اس پر نماز بہت بھاری ہوتی ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ وَ اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَ اَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝﴾ (البقرة: ٤٥، ٤٦)

''اور مدد لو صبر اور نماز کے ذریعے، اور یہ (نماز) بہت بھاری ہوتی ہے، سوائے ان لوگوں کے جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں، جو یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں، اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔''

❶ صحیح البخاری، کتاب السهو، باب اذا لم يدركم صلى ...... الخ، رقم: ١١٧٤۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب فضل الاذان، رقم: ٣٨٩.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور امام الانبیاء، خاتم النّبیین، محمد ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((حُبِّبَ إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمُ النِّسَاءُ وَالطِّيبُ ، وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ .)) ❶

''دنیاوی چیزوں سے مجھے اپنی بیویاں اور خوشبو زیادہ پسندیدہ ہیں، اور نماز تو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔''

آپ ﷺ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو فرماتے:

((يَا بِلَالُ! أَقِمِ الصَّلَاةَ ، أَرِحْنَا بِهَا .)) ❷

''اے بلال! ہمیں نماز سے راحت پہنچاؤ۔''

نمازِ فجر اور مالِ غنیمت:

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسا (جہادی) لشکر روانہ کیا جس نے بکثرت غنیمت حاصل کی اور بہت جلدی واپس لوٹا، ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نے کوئی ایسا لشکر نہیں دیکھا جو اس سے جلدی لوٹنے والا اور زیادہ غنیمت حاصل کرنے والا ہو۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہارے لیے (ایسے لشکر کی) نشاندہی نہ کروں جو اس سے بھی جلدی لوٹنے والا اور زیادہ غنیمت حاصل کرنے والا ہے؟ ایک آدمی جو گھر میں اچھے انداز میں وضو کرتا ہے۔ پھر مسجد کی طرف جاتا ہے، نماز فجر ادا کرتا ہے پھر نماز چاشت کے لیے وہیں بیٹھا رہتا ہے (یہاں تک کہ وہ نماز ضحیٰ پڑھ لیتا ہے) ایسا آدمی جلدی لوٹنے والا اور زیادہ غنیمت حاصل کرنے والا ہے۔ ❸

---

❶ مسند أحمد: ۳/۱۲۸، ۱۹۹ـ سنن نسائی، کتاب عشرة النساء، باب حب النساء، رقم: ۳۹۴۹ـ مستدرك حاكم: ۲/۱۶۰ـ صحيح الجامع الصغير، رقم: ۳۱۲٤.

❷ سنن أبو داؤد، کتاب الأدب، باب في الصلاة العتمة، رقم: ٤۹۸۵ـ المشكاة، رقم: ۱۲۵۳. علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کو ''صحیح'' کہا ہے۔

❸ سلسلہ احادیث صحیحہ، رقم: ۲۵۳۱.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز اور فکرِ آخرت:

مجھے بھی کچھ فکر آخرت ہو بہت ہی غفلت شعار ہوں میں
رہا میں بیکار زندگی بھر بس اب تو مشغول کار ہوں میں

''آخرت'' سے مراد ہر وہ بات ہے جو موت کے بعد وقوع پذیر ہوگی۔ آخرت کی فکر، اور ایمان بالآخرۃ، ایمان کا ایک رُکن ہے، آخرت پر یقین و ایمان آدمی کو نماز اور اس جیسے اعمال صالحہ پر اُبھارتا اور عذابِ الٰہی سے ڈراتا ہے:

﴿الٓمّٓ ① ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ② الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ③ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ④﴾ (البقرۃ: ۱ تا ٤)

''الٓمّٓ، اس کتاب میں کوئی شک وشبہ نہیں، اللہ سے ڈرنے والوں کی راہنمائی کرتی ہے، جو غیبی اُمور پر ایمان لاتے ہیں، اور نماز قائم کرتے ہیں، اور ہم نے ان کو جو روزی دی ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں، اور جو ایمان لاتے ہیں اس کتاب پر جو آپ پر اُتاری گئی، اور اُن کتابوں پر جو آپ سے پہلے اُتاری گئیں، اور جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا:

﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ⑪⓪﴾ (البقرۃ: ۱۱۰)

''اور نماز قائم کرو، اور زکاۃ دو، اور جو بھلائی بھی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے، اسے اللہ کے پاس پاؤ گے، اللہ تمہارے کاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔''

اور سورۃ النساء میں مومنین جو نماز قائم کرتے ہیں اور آخرت پر ان کا ایمان ہوتا ہے، کا تذکرہ کرتے ہوئے یوں بیان فرمایا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴾ (النساء: ١٦٢)

''لیکن ان میں سے علم راسخ رکھنے والے، اور ایمان دار لوگ اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں جو آپ پر اُتاری گئی، اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے اُتاری گئی، اور جو نماز قائم کرنے والے ہیں، اور زکاۃ دینے والے ہیں اور اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں، انہیں ہم اجرِ عظیم عطا کریں گے۔''

آخرت میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا:

روزِ قیامت ہر کسی سے (حقوق اللہ میں سے) سب سے پہلا سوال نماز کے متعلق ہو گا، یہ چیز بھی نماز کی اہمیت کو اُجاگر کرتی ہے۔ چنانچہ کائنات کے ہادی اعظم محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ صَلَاتُهُ .)) [1]

''(روزِ قیامت) بندے سے (حقوق اللہ سے) سب سے پہلے جس (عمل) کا حساب لیا جائے گا، وہ نماز ہے۔''

کسی فارسی شاعر نے کیا خوب تصویر کشی کی ہے:

روزِ محشر کہ جاں گداز بود
اوّلیں پرسش نماز بود

نماز تمام مشکلات کا حل ہے:

مرض بڑھتا نہیں مٹ جاتا ہے عشرت ان کا
جس نے دربار الٰہی سے شفا مانگی ہے

---

[1] مسند أحمد: ٤/ ٦٥، رقم: ١٦٦١٤۔ مستدرك حاكم: ١/ ٢٦٣۔ شیخ شعیب الارناؤوط نے اس کو ''صحیح'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشکل حالات میں نماز کا سہارا لینا چاہیے، جب اللہ تعالیٰ مددگار بن جائے تو پھر کیا مجال ہے کہ کوئی مشکل باقی رہ جائے، امام اعظم، محبوب سبحانی، ابوالقاسم محمد ﷺ کا معمول تھا کہ:

((إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى .)) ❶

''آپ ﷺ کو جب بھی کوئی مشکل پیش آتی تو نماز پڑھتے۔''

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يَقُوْلُ: يَا ابْنَ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي اَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى ، وَاَسُدَّ فَقْرَكَ ، وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ مَلَاْتُ يَدَكَ شُغْلًا ، وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ .)) ❷

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ابن آدم! میری عبادت کے لیے خود کو فارغ کرو، یعنی توجہ اور دلجمعی سے میری عبادت کرو، میں تیرے سینے کو تونگری سے بھر دوں گا، اور تیری محتاجی کو ختم کر دوں گا۔ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے ہاتھ کاموں میں اُلجھا دوں گا اور تیری مفلسی ختم نہ کروں گا۔''

نومسلم کو سکھائی جانے والی پہلی چیز نماز ہے:

ہادیٔ کائنات، محمد رسول اللہ ﷺ نومسلم شخص کو سب سے پہلے نماز کی تعلیم دیا کرتے، چنانچہ اُبو مالک اُشجعی اپنے والد گرامی سے بیان کرتے ہیں کہ:

((وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اَسْلَمَ الرَّجُلُ كَانَ اَوَّلُ مَا يُعَلِّمُنَا الصَّلَاةَ اَوْ قَالَ: عَلَّمَهُ الصَّلَاةَ .)) ❸

''رسولِ کریم ﷺ نئے نئے مسلمان ہونے والے شخص کو سب سے پہلے نماز کی تعلیم دیتے تھے۔''

❶ سنن أبو داؤد، کتاب الصلاۃ، رقم: ۱۳۱۹۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔
❷ سنن ترمذی، کتاب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله، رقم: ۲۴۶۶، صحیح الترمذی، رقم: ۲۰۰۶
❸ مسند البزار، رقم: ۳۳۸۴۔ مجمع الزوائد: ۲۹۳/۱۔ علامہ ہیثمیؒ فرماتے ہیں: اس کے راوی ''صحیح'' کے راوی ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھر والوں کو نماز کا حکم دینا:

نماز کی اہمیت کا اندازہ یہاں سے لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو حکم دیا کہ وہ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾ (طٰہٰ: ۱۳۲)

''اور آپ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجیے اور خود بھی اس کی پابندی کیجیے۔''

اس لیے کہ مرد اپنے اہل خانہ کے بارے میں مسئول ہے:

((اَلرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ أَهْلِهِ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ .)) [1]

''مرد اپنے اہل خانہ کا نگہبان ہے، لہٰذا اپنی اس رعایا کے متعلق اس سے پوچھا جائے گا۔''

جو شخص رات کو بیدار ہو اور نماز پڑھے، اور پھر اپنی بیوی کو بھی نماز کے لیے جگائے تو وہ رحمت الٰہی کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ ، فَإِنْ أَبَتْ ، نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ ، رَحِمَ اللّٰهُ إِمْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبَى ، نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ)) [2]

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو اُٹھ کر نماز پڑھے، اور اپنی اہلیہ کو بھی جگائے، اور اگر وہ نہ اُٹھے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے (تا کہ وہ بیدار ہو جائے) اللہ تعالیٰ اس عورت پر بھی رحم فرمائے جو رات کو اُٹھ کر نماز پڑھے، اور اپنے خاوند کو بھی جگائے۔ پس اگر وہ انکار کرے تو وہ (اس کو بیدار کرنے کے لیے) اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجمعة في القرى والمدن، رقم: ۸۹۳.

[2] سنن أبو داؤد، کتاب الصلاة، باب قیام اللیل، رقم: ۱۳۰۸۔ صحیح أبو داؤد، للألبانی: ۳۵۸/۱.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا أَوْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَا فِي الذَّاكِرِيْنَ وَالذَّاكِرَاتِ .)) ❶

''جب کوئی آدمی رات کو اپنی بیوی کو بیدار کرتا ہے پھر وہ دونوں نماز پڑھتے ہیں یا دونوں اکٹھے دو رکعت نماز پڑھتے ہیں تو وہ ذکر کرنے والے مردوں اور ذکر کرنے والی عورتوں میں لکھ دیے جاتے ہیں۔''

سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب کوئی آدمی مسجد میں اپنی نماز مکمل کر لے تو اُسے چاہیے کہ وہ کچھ نماز گھر میں بھی پڑھے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی نماز کی وجہ سے اس کے گھر میں خیر و برکت نازل فرمائے گا۔'' ❷

اولاد کو نماز کی تعلیم دو:

دس برس کی عمر تک اگر بچہ نماز کا عادی نہ بنے تو اسے مار کر نماز پڑھوانی چاہیے۔
سیدنا لقمان علیہ السلام اپنے بیٹے کو بوقت وفات وصیتیں کرتے ہیں، تو نماز کی بھی تاکید کرتے ہیں:

﴿يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۚ﴾ (لقمان: ۱۷)

''اے میرے بیٹے! نماز قائم کر، بھلائی کا حکم دے، اور برائی سے روک، اور تجھے جو تکلیف پہنچے اس پر صبر کر، بے شک یہ سارے کام بڑی ہمت کے اور ضروری ہیں۔''

---

❶ صحیح سنن ابوداؤد، رقم: ۱۱۴۱ ـ سنن نسائی: ۴۱۳/۱ ـ سنن ابن ماجه، رقم: ۱۳۳۵.

❷ سلسله احادیث صحیحه، رقم: ۱۲۹۲ ـ صحیح مسلم، رقم: ۷۷۸ ـ سنن ابن ماجه، رقم: ۱۳۷۶ ـ مسند احمد: ۵۹/۳، ۳۱۶.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا لقمان علیہ السلام کا اپنے بیٹے کے لیے ﴿يٰبُنَيَّ﴾ صیغہ تصغیر لانا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اولاد کو بچپن ہی سے نماز کا عادی بنانا چاہیے اور ابتدائی طور پر تعلیم پیار سے ہو۔

مذکورہ بالا آیت کی تفسیر کرتے ہوئے علامہ شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''آیت میں مذکورہ اعمال ''اقامة الصلوٰة، أمر بالمعروف و نهی عن المنکر اور صبر علی المصيبة'' کو بطورِ خاص اس لیے بیان کیا گیا ہے کہ یہ تمام عبادات اور اُمورِ خیر کی اُساس ہیں۔'' (فتح القدیر: ۲۳۹/۴)

ابن جریج رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

''﴿إِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ﴾ کا مفہوم یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مذکورہ بالا امور اعلیٰ ترین اخلاق اور حصولِ نجات کے لیے اہم ترین اعمال ہیں۔''

(تفسیر قرطبی: ۴۷/۱۴)

دس برس کی عمر تک اگر بچہ نماز کا عادی نہ بنے تو اسے مار کر نماز پڑھوانی چاہیے، رہبر کامل، ہادی کائنات ﷺ نے فرمایا:

((مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ، وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ، وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ .)) [1]

''تم اپنی اولاد کو سات برس کی عمر میں نماز پڑھنے کا حکم کرو، جب دس برس کے ہوں جائیں تو انہیں نماز نہ پڑھنے پر سزا دو، اور ان کے بستر بھی الگ کر دو۔''

نماز کے فوائد:

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے ''زاد المعاد'' میں نماز کے کچھ فوائد بیان کیے ہیں، وہ اور کچھ مزید، حسب ذیل ہیں۔ چنانچہ یاد رہے کہ نماز:

۱۔ حصولِ رزق کا باعث ہے۔

۲۔ پریشانی سے نجات دیتی ہے۔

[1] سنن أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب متى يؤمر الغلام بالصلاة، رقم: ٤٩٥ ـ صحيح أبو داؤد، للألباني: ١/ ١٤٤ ـ ١٤٥.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ دل کو تقویت دیتی ہے۔
۴۔ جان کے لیے فرحت بخش ہے۔
۵۔ جسم میں نشاط پیدا کرتی ہے۔
۶۔ شرح صدر کا ذریعہ ہے۔
۷۔ دل کو منور کرتی ہے۔
۸۔ عذابِ الٰہی سے حفاظت کا سبب ہے۔
۹۔ شیطان سے دُور رکھتی ہے۔
۱۰۔ محافظ صحت ہے۔
۱۱۔ بیماریوں کو رفع کرنے والی ہے۔
۱۲۔ چہرے کو منور کرتی ہے۔
۱۳۔ سستی و کاہلی کو دُور بھگاتی ہے۔
۱۴۔ قوائے جسم کو دوبالا کرتی ہے۔
۱۵۔ روح کی غذا ہے۔
۱۶۔ نعمت الٰہی کی محافظ ہے۔
۱۷۔ باعث خیر و برکت ہے۔
۱۸۔ اور رحمٰن کے قریب کرتی ہے۔
۱۹۔ خوفِ الٰہی کا درس دیتی ہے۔
۲۰۔ ذکر الٰہی کا ذریعہ ہے۔
۲۱۔ نماز جنت کی کنجی ہے۔
۲۲۔ رحمت الٰہی کے نزول کا ذریعہ ہے۔
۲۳۔ نماز نیکی ہے۔
۲۴۔ نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔
۲۵۔ اللہ سے محبت کی علامت ہے۔
۲۶۔ نماز نعمتوں کی شکر گزاری ہے۔
۲۷۔ نماز بھلائی کا دروازہ ہے۔
۲۸۔ اللہ اور بندے کے درمیان رابطہ ہے۔
۲۹۔ نماز بندگی کا اظہار ہے۔
۳۰۔ نماز اللہ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔
۳۱۔ نماز باعث ہدایت ہے۔
۳۲۔ نماز سنت نبوی سے محبت کا اظہار ہے۔
۳۳۔ نماز فکر آخرت پیدا کرتی ہے۔
۳۴۔ نماز استغفار کا درس دیتی ہے۔
۳۵۔ نماز صبر و ثبات کا ذریعہ ہے۔
۳۶۔ نماز سے نصرت الٰہی حاصل ہوتی ہے۔
۳۷۔ نماز اصلاح انسانیت کا باعث ہے۔
۳۸۔ نماز رجوع الی اللہ کی طرف قدم ہے۔
۳۹۔ نماز اخوت دینی کو قائم کرتی ہے۔
۴۰۔ نماز گناہوں سے پاک ہونے کا ذریعہ ہے۔
۴۱۔ نماز شیطان سے دشمنی کا اظہار ہے۔
۴۲۔ نماز عذابِ قبر کے سامنے ڈھال ہے۔
۴۳۔ دنیا سے بے رغبتی اور تعلق باللہ کا ذریعہ ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب نمبر 2

تارکِ نماز کا حکم

بے نماز اور شرک:

تارکِ نماز مشرک ہے۔اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝٣١﴾ (روم: ٣١)

"اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے (دین اسلام پر قائم رہو) اور اسی سے ڈرو، اور نماز کو قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔"

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بالکل درست ہے کہ:

((تَرْكُ الصَّلَاةِ شِرْكٌ .)) ❶

"نماز ترک کرنا شرک ہے۔"

اس معنی کی ایک اور حدیث سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے سنا نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ:

((إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ، وَبَيْنَ الشِّرْكِ، وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ .)) ❷

---

❶ مصنف عبدالرزاق، رقم: ٥٠٠٩۔ کتاب الصلوٰۃ لمحمد بن نصر المروزی، رقم: ٨٨٩۔ اصول السنه، للطبری، رقم: ١٥١٣۔ مسند أحمد: ٣٨٩/٣، رقم: ١٥١٨٣۔ شیخ شعیب نے اس کو "صحیح" کہا ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: ٢٤٧۔ سنن ترمذی، کتاب الإیمان، رقم: ٢٦١٩.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”بے شک بندے اور شرک وکفر کے درمیان (فرق قائم کرنے والی چیز) نماز ہے۔“

اور سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان فرماتے ہوئے سنا:

((بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيْمَانِ الصَّلَاةُ، فَإِذَا تَرَكَهَا فَقَدْ أَشْرَكَ .)) ❶

”بندے، کفر اور ایمان میں (فرق کرنے والی چیز صرف) نماز ہے، اسے ترک کرنے پر (بندہ) مشرک قرار پاتا ہے۔“

سیّدنا یزید الرقاشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَالشِّرْكِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلٰوةِ، فَإِذَا تَرَكَهَا فَقَدْ أَشْرَكَ .)) ❷

”(مومن) بندے اور مشرک کے درمیان صرف نماز کا فرق ہے، پس جو شخص اسے چھوڑ دیتا ہے، وہ شرک کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے۔“

اور سیّدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ أَوِ الشِّرْكِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ .)) ❸

”بندے اور کفر یا شرک کے درمیان (فرق قائم رکھنے والی چیز) ترک نماز ہے۔“

بے نماز اور نفاق:

نماز میں کسی طرح کی بھی سستی اور لاپرواہی منافقوں کے اوصاف میں شمار ہوتی ہے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

❶ شرح اصول اعتقاد اهل السنه، رقم: ۱۵۲۱۔ صحيح الترغيب والترهيب، للألبانی: ۳٦۷/۱، رقم: ۵٦٦.

❷ صحيح الترغيب والترهيب: ۳٦۸/۱، رقم: ۸٦۸.

❸ كتاب الصلوٰة از محمد بن نصر المروزی، رقم: ۸۹۹۔ یہ روایت ”صحیح“ کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٤٢﴾﴾ (النساء: ١٤٢)

''بے شک منافقین اللہ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں، اور وہ اُنہیں دھوکہ میں ڈالنے والا ہے، اور جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو کاہل بن کر کھڑے ہوتے ہیں، اور اللہ کو برائے نام یاد کرتے ہیں۔''

ڈاکٹر لقمان سلفی حفظہ اللہ اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''ان (منافقین) کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ جب نماز کے لیے آتے ہیں تو بوجھل جسم کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔ جیسے کسی نے انہیں اس کام پر مجبور کیا ہو، اس لیے کہ ان کی نیت نماز کی نہیں ہوتی، اور نہ اس پر ان کا ایمان ہوتا ہے، اور نہ ہی نماز کے ارکان واعمال پر وہ غور وخوض کرتے ہیں۔ ان کا مقصد تو لوگوں کو دکھلانا ہوتا ہے تاکہ انہیں مسلمان سمجھا جائے، وہ اپنی نمازوں میں بہت کم اللہ کو یاد کرتے ہیں، نہ وہ خشوع وخضوع اختیار کرتے ہیں، اور نہ ان کو پتہ ہوتا ہے کہ وہ زبان سے کیا پڑھ رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ یہ بُری بات ہے کہ آدمی نماز میں سست کھڑا ہو، بلکہ اسے خوش وخرم اور شاداب چہرے کے ساتھ نماز پڑھنی چاہیے، اس لیے کہ بندہ نماز میں اپنے رب کے ساتھ سرگوشی کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے، اور جب اسے پکارتا ہے تو اس کی پکار سنتا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ آیت دلیل ہے کہ نماز میں سستی کرنا منافق کی نشانی ہے۔'' (تیسیر الرحمٰن، ص: ۳۰۷)

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ یہ منافق کی نماز ہے، وہ بیٹھا رہتا ہے سورج (کے غروب ہونے) کا انتظار کرتا ہے جب سورج زرد ہو جاتا ہے، اور شیطان کے (سر کے) دونوں کناروں کے درمیان ہوتا ہے تو منافق (نماز کے لیے) کھڑا ہوتا ہے اور جلدی جلدی چار رکعت ادا کرتا ہے ان میں بہت ہی کم اللہ کا ذکر کرتا ہے۔ ❶

صحیحین میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''منافقین پر سب سے بھاری نماز عشاء اور فجر کی نماز ہے۔'' ❷

سیّدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں منافق کی نماز کے بارے میں بتلاؤں؟ وہ عصر کی نماز لیٹ کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب سورج غروب ہونے کے انتہائی قریب ہو جاتا ہے تو اس وقت پڑھتا ہے۔'' ❸

بے نماز اور کفر:

قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ ترکِ نماز کفر ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيْمَانِ تَرْكُ الصَّلَاةِ .)) ❹

''ایمان اور کفر کے درمیان فرق نماز کا ترک کرنا ہے۔''

ارشاداتِ صحابہ رضی اللہ عنہم:

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک بھی ترکِ نماز کفر ہے، چنانچہ جامع ترمذی میں ہے:

---

❶ صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم: ۱۴۱۲.

❷ صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب فضل صلاة العشاء فی الجماعة، رقم: ۶۵۷۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، حدیث رقم: ۱۴۸۲.

❸ سلسله احادیث صحیحه، رقم: ۱۷۴۵۔ سنن دارقطنی: ۲۵۳،۲۵۲/۱۔ مستدرك حاکم: ۱۹۵/۱.

❹ سنن ترمذی، باب ما جاء في ترك الصلاة، رقم: ۲۶۱۸۔ سنن ابن ماجة، رقم: ۱۰۷۸۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ .)) ❶

''اصحاب محمد ﷺ ترک نماز کے علاوہ کسی دوسرے عمل کے ترک کرنے کو کفر نہیں گردانتے تھے۔''

امیر المؤمنین سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب فرماتے ہیں:

((مَنْ لَمْ يُصَلِّ فَهُوَ كَافِرٌ .)) ❷

''جو کوئی نماز ادا نہ کرے وہ کافر ہے۔''

اور فقیہ الامۃ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ كَفَرَ .)) ❸

''جس کسی نے نماز ترک کی، اس نے کفر کیا۔''

مفسر قرآن، سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَقَدْ كَفَرَ .)) ❹

''جس نے نماز ترک کر دی، تحقیق اس نے کفر کیا۔''

سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ:

((مَنْ لَمْ يُصَلِّ فَهُوَ كَافِرٌ .)) ❺

''نماز ادا نہ کرنے والا کافر ہے۔''

اقوالِ سلف صالحین:

ایوب سختیانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

❶ سنن ترمذی، باب ما جاء فی ترك الصلاة، رقم: ۲۶۲۲۔ صحیح الترغیب والترهیب: ۲۲۷/۱، رقم: ۵٦٤.
❷ مصنف ابن ابی شیبه، رقم: ۷۷۲۲، ۳۱۰۷۵.

❸ معجم كبير، للطبرانی، رقم: ۸۹۳۹۔ الشريعه، للآجری، رقم: ۱۳۳.

❹ تمهيد، لابن عبدالبر: ۲۲۵/٤۔ كتاب الصلاة از محمد نصر، رقم: ۹۳۹.

❺ تمهيد لابن عبدالبر: ۲۲۵/٤.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((تَرْكَ الصَّلاةِ كُفْرٌ ، لا يُخْتَلَفُ فِيهِ .)) ❶

''نماز ترک کرنا کفر ہے، اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔''

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((مَنْ اَخَّرَ صَلاةً حَتَّى يَفُوْتَ وَقْتُهَا مُتَعَمِّدًا مِّنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ كَفَرَ .)) ❷

''جو شخص بغیر عذر جان بوجھ کر نماز کو لیٹ کرتا ہے حتی کہ اس کا وقت گذر جائے، تو یقینی طور پر وہ کافر ہے۔''

صدقہ بن فضل رحمہ اللہ سے تارک نماز کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا، وہ کافر ہے۔ ❸

شیخ صالح عثیمین رحمہ اللہ کا فتویٰ:

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جو لوگ اسلام کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن نماز اور روزہ کی پابندی کم ہی کرتے ہیں، تو ان کے بارے میں ہماری رائے یہ ہے کہ اگر یہ لوگ رمضان کے روزے اس لیے نہیں رکھتے کہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ روزہ واجب نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک بدنی ریاضت ہے، اور انسان کو اختیار ہے کہ چاہے روزے رکھے یا نہ رکھے، تو یہ لوگ کافر ہیں کیونکہ انہوں نے فرائض اسلام میں سے ایک فرض کا انکار کیا ہے، اور جہالت کی وجہ سے انہیں معذور بھی قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ اسلامی معاشرہ میں رہ رہے ہیں۔

اگر چہ یہ روزہ کی فرضیت اور وجوب کا عقیدہ تو رکھتے ہیں، لیکن عملاً روزہ نہیں رکھتے تو یہ نافرمان ہیں، اور اہل علم کے راجح قول کے مطابق انہیں کافر قرار نہیں دیا جائے گا۔

---

❶ السنة ، للمروزی، رقم: ۹۷۸.   ❷ الصلاة ، لابن القیم، ص: ۵۳.

❸ الصلاة ، لابن القیم، ص: ۵۳.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر چہ یہ نماز بالکل نہیں پڑھتے تو یہ کافر ہیں خواہ نماز کے وجوب کا اقرار کریں یا انکار، کیونکہ اس صورت میں ان کا کفر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کی سورۂ توبہ میں ارشاد ہے:

﴿فَاِنۡ تَابُوۡا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخۡوَانُكُمۡ فِي الدِّيۡنِ ؕ﴾ (التوبۃ: ۱۱)

''پھر اگر یہ توبہ کرلیں اور نماز پڑھیں، اور زکوۃ دینے لگیں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں۔''

سورۂ مریم میں ارشاد ہے:

﴿فَخَلَفَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا ۙ﴿۵۹﴾ اِلَّا مَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّةَ وَلَا يُظۡلَمُوۡنَ شَيۡـًٔا ۙ﴿۶۰﴾﴾

(مریم: ۵۹-۶۰)

''پھر ان کے بعد چند ناخلف ان کے جانشین ہوئے، جنہوں نے نماز کو (چھوڑ دیا گویا کہ اسے) کھو دیا، اور خواہشات نفسانی کے پیچھے لگ گئے، سو عنقریب ان کو گمراہی (کی سزا) ملے گی۔ ہاں! جس نے توبہ کی، اور ایمان لایا، اور عمل نیک کیے تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے اور ان کا ذرا نقصان نہ کیا جائے گا۔''

یہاں استدلال سورۂ مریم کی اس دوسری آیت کریمہ سے ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے نماز ضائع کرنے والوں اور خواہشات نفسانی کی پیروی کرنے والوں میں سے ان لوگوں کو مستثنیٰ قرار دیا، جو توبہ کریں اور ایمان لے آئیں۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ نماز ضائع اور خواہشات نفس کی پیروی کرتے وقت وہ مسلمان نہیں ہیں، اور یہ استدلال پہلی آیت سے ہے جو سورۂ توبہ کی آیت ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے اور مشرکین کے درمیان ثبوتِ اخوت کے لیے تین شرطیں قرار دی ہیں، اور وہ یہ ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱: وہ شرک سے توبہ کرلیں۔

۲: نماز قائم کریں۔

۳: زکوٰۃ ادا کریں۔

اگر وہ شرک سے تو توبہ کرلیں، لیکن نماز اور زکوٰۃ ادا نہ کریں تو وہ ہمارے بھائی نہیں ہیں۔

اور یاد رہے! دینی اخوت کی نفی صرف اس وقت ہوتی ہے جب کوئی مومن مکمل طور پر دائرہ دین سے خارج ہو جائے۔ فسق کے ساتھ اس اخوت کی نفی نہیں ہوتی۔ جیسا کہ آیت قصاص میں ہے:

﴿فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ﴾ (البقرہ: ۱۷۸)

''اور قاتل کو اس کے (مقتول) بھائی (کے قصاص میں) سے کچھ معاف کر دیا جائے، تو (وارث مقتول کو) پسندیدہ طریق سے (قرار داد کی) پیروی (یعنی مطالبہ خون بہا) کرنا اور (قاتل کو) خوش خوئی کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔''

اس آیت میں عمداً قتل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے مقتول کا بھائی قرار دیا ہے، حالانکہ قتل عمداً بھی اکبرالکبائر میں سے ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ سے ثابت ہے:

﴿وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ۝۹۳﴾ (النساء: ۹۳)

''اور جو شخص مسلمان کو جان بوجھ کر مار ڈالے گا تو اس کی سزا دوزخ ہے، جس میں وہ ہمیشہ (جلتا) رہے گا۔ اللہ اس پر غضب ناک ہوگا اور اس پر لعنت کرے گا، اور ایسے شخص کے لیے بڑا (سخت) عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

یہ آیت کریمہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ ایمانی اخوت کی نفی کفر سے کم تر درجہ کے کسی جرم کی وجہ سے نہیں ہوتی۔

ترک نماز سے جب دینی اخوت کی نفی ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ سورۂ توبہ کی آیت سے واضح ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ ترک نماز ''كُفْرٌ دُوْنَ كُفْرٍ'' یا یہ ''فسق'' نہیں ہے۔ ورنہ اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے دینی اخوت کی نفی نہ ہوتی، جس طرح قتل مومن سے نفی نہیں ہوتی۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کیا تم تارکِ زکوٰۃ کو بھی کافر قرار دو گے۔ جیسا کہ سورۂ توبہ کی اس آیت کے مفہوم سے معلوم ہوتا ہے، تو ہم کہیں گے کہ ہاں! بعض اہل علم نے تارکِ زکوٰۃ کو بھی کافر قرار دیا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ سے بھی ایک روایت یہی ہے، لیکن ہمارے نزدیک راجح بات یہ ہے کہ تارک زکوٰۃ کافر نہیں ہے۔ ہاں، البتہ اس کے لیے سزا بہت سخت ہوگی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت میں بیان فرمایا ہے، مثلاً حدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں ہے، جس میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مانعین زکوٰۃ کی سزا بیان کرتے ہوئے آخر میں فرمایا:

((ثُمَّ يَرٰى سَبِيْلَهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ .)) [1]

''پھر وہ اپنے راستہ کو جنت کی طرف دیکھے گا یا جہنم کی طرف۔''

تو یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ مانع زکوٰۃ کافر نہیں ہے، کیونکہ اگر وہ کافر ہوتا تو پھر اس کا راستہ جنت کی طرف نہ ہوتا، تو اس حدیث کا منطوق آیت توبہ کے مفہوم سے مقدم ہے کیونکہ منطوق مفہوم سے مقدم ہوا کرتا ہے۔ جیسا کہ اُصولِ فقہ میں معروف ہے۔

سنت سے تارک نماز کے کفر کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے:

((اِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ .)) [2]

''یقیناً بندے اور شرک وکفر کے درمیان فرق ترکِ نماز سے ہے۔''

اور سیّدنا بریدۃ بن حصیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

((اَلْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ)) [3]

---

[1] صحیح مسلم، كتاب الزكاة، باب اثم مانع الزكاة، ح: ۹۸۷.

[2] صحیح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان اطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة، رقم: ۸۲.

[3] سنن ترمذی، كتاب الايمان، باب ما جاء في ترك الصلاة، ح: ۲۶۲۱۔ سنن نسائی، كتاب الصلاة، باب الحكم في تارك الصلاة، رقم: ٤٦٤۔ مسند احمد: ۳٤٦/٥، ۳٥٥ ۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کو ''صحیح'' کہا ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”ہمارے اوران (ذمیوں) کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے، پس جس نے نماز کو ترک کر دیا وہ کافر ہو گیا۔“

یہاں کفر سے مراد وہ کفر ہے، جو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے نماز کو مومنوں اور کافروں کے درمیان حد فاصل قرار دیا ہے، اور ظاہر ہے ملت کفر اور ملت اسلام دو الگ الگ ملتیں ہیں، تو جو شخص عہد نماز کی پابندی نہ کرے وہ کافروں میں سے ہے۔“ ❶

تارکِ نماز بے دین ہے:

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((وَمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَلَا دِيْنَ لَهُ.)) ❷

”جس نے نماز چھوڑ دی، اس کا کوئی دین، مذہب نہیں۔“

سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ لَا دِيْنَ لَهُ.)) ❸

”تارک نماز کا کوئی دین نہیں۔“

اور سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا دِيْنَ لِمَنْ لَا صَلَاةَ لَهُ.)) ❹

”بے نماز کا کوئی دین، مذہب نہیں ہے۔“

تارک نماز کا اہل و مال ہلاک ہو گیا:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جائے گویا کہ اس کا

❶ فتاویٰ اسلامیہ، کتاب الصلاۃ: ۱/۴۷۶۔۴۷۹۔ طبع دار السلام، لاھور.

❷ المعجم الكبير للطبراني، رقم: ۸۹۴۲، صحيح الترغيب والترهيب للألباني.

❸ التاريخ الكبير، للبخاري: ۷/۹۵.

❹ المعجم الصغير، للطبراني، رقم: ۶۰۔"اسناده صحيحٌ"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مال اور اس کا اہل ہلاک ہو گیا۔ ❶

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ کافروں کی قبروں اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے جس طرح انہوں نے ہمیں نمازِ وسطیٰ سے روکے رکھا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔'' ❷

تارکِ نماز بے ایمان ہوتا ہے:

مجاہد بن جبیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ لوگوں کے نزدیک اعمال میں سے کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرنے والی کیا چیز تھی؟ تو انہوں نے جواباً فرمایا: ((اَلصَّلَاةُ)) ''نماز۔'' ❸

سیّدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا صَلَاةَ لَهُ .)) ❹

''بے نماز کا کوئی ایمان نہیں ہے۔''

تارک نماز کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں:

ابو ملیح رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے برسرِ ممبر ارشاد فرمایا:

((لَا اِسْلَامَ لِمَنْ لَمْ يُصَلِّ .)) ❺

''جو شخص نماز نہیں ادا کرتا، اس کا کوئی اسلام نہیں۔''

سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ:

---

❶ سنن دارمی، رقم: ١٢٦٦.

❷ سنن دارمی، رقم: ٢٦٨۔ صحیح بخاری، رقم: ٥٥٢۔ صحیح مسلم، رقم: ١٤١٦.

❸ صحیح الترغیب والترهیب، للألبانی.

❹ اصول السنة، للطبری، رقم: ١٥٣٦۔ التمهید، لابن عبدالبر: ٤/٢٢٥۔ کتاب الصلاة، محمد بن نصر، رقم: ٩٥٤۔ صحیح الترغیب والترهیب، رقم: ٥٧٤.

❺ کتاب الصلاة، محمد بن نصر، رقم: ٩٣٠.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((لَا حَظَّ فِي الْإِسْلَامِ لِمَنْ لَا صَلَاةَ لَهُ .)) ❶

''جس شخص کی نماز نہیں، اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔''

تارکِ نماز کے اعمال برباد ہوجاتے ہیں:

((وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ ، فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ .))❷

''سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے عصر کی نماز کو ترک کیا، اس کے اعمال ضائع ہوگئے۔''

تارکِ نماز سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت اُٹھ جاتی ہے:

سیّدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے انتہائی مخلص دوست (امام الناصحین) ﷺ نے وصیت فرمائی:

((لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ ، وَلَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا ، فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ ، وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ .)) ❸

''تم اللہ کے ساتھ کسی غیر کو شریک نہ ٹھہرانا، چاہے تجھے ٹکڑے ٹکڑے کردیا جائے یا تجھے (آگ میں) جلا دیا جائے، اور فرض نماز کو بھی قصداً نہ چھوڑنا، کیونکہ جس نے فرض نماز کو جان بوجھ کر چھوڑا، اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ (حفاظت) اُٹھ گئی، اور شراب مت پینا کیونکہ یہ ہر برائی کا دروازہ کھولنے والی چیز ہے۔''

---

❶ مصنف ابن ابی شیبه، کتاب المغازی، رقم: ۳۸۲۲۹۔ سنن دار قطنی، رقم: ۱۷۲۶.

❷ صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاة، رقم: ۵۵۳.

❸ سنن ابن ماجه، کتاب الدعاء، رقم: ۴۰۳۴۔ ارواء الغلیل، رقم: ۲۰۸۶، التعلیق الرغیب: ۱/۱۹۵۔ مشکوٰة المصابیح، رقم: ۵۸۰۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے نماز متکبر ہے:

کل جس سر کو غرور تھا تاجوری کا
آج اُس سر پہ عالم ہے نوحہ گری کا

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول عظیم ﷺ کی زبانی یہ تعلیم دی کہ میرے بندو! تم سب مجھے پکارو! میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا، اس لیے کہ تم سب میرے بندے ہو، اور میں تمہارا رب ہوں، پروردگارِ عالم کا ارشاد ہے:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴿٦٠﴾﴾ (المؤمن: ٦٠)

''اور تمہارے رب نے کہہ دیا ہے، تم سب مجھے پکارو، میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا، بے شک جو لوگ کبر کی وجہ سے میری عبادت نہیں کرتے، وہ عنقریب ذلت ورسوائی کے ساتھ جہنم میں داخل ہوں گے۔''

مذکورہ بالا آیت کریمہ کے آخر میں فرمایا کہ جو لوگ بوجہ کبر میری عبادت (نماز وغیرہ) سے انکار کرتے ہیں، اور مجھے پکارتے نہیں، وہ نہایت ہی ذلیل و رسوا کر کے جہنم میں پھینک دیے جائیں گے یعنی ایسا صرف متکبر اور کافر ہی کر سکتا ہے۔

جو شخص بے حسی کے عالم میں مر گیا اور استکبار کے ساتھ اکڑا، اور نماز نہیں پڑھی، ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم بتلانے کے بعد اللہ رب العزت نے فرمایا:

﴿فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّىٰ ﴿٣١﴾ وَلَٰكِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿٣٢﴾﴾ (القیامۃ: ٣١، ٣٢)

''پس اس نے نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی، بلکہ جھٹلایا اور منہ پھیر لیا۔''

ایک دوسرے مقام پر مشرکین مکہ کو خطاب کیا کہ انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ اللہ، اس کے رسول اور قرآن پاک پر ایمان نہیں لاتے، اور اپنے گناہوں سے تائب ہو کر دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو جاتے۔ اور انہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب ان کے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ تکبر کرتے ہیں، اور رب العالمین کے لیے عجز وانکساری کا اظہار

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے سجدہ ریز نہیں ہوتے:

﴿فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝٢٠ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ۝٢١﴾ (الانشقاق : ۲۰-۲۱)

"انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے ہیں، اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ (تکبر سے) سجدہ نہیں کرتے ہیں۔"

اللہ قادر اور قدیر نے قارون، فرعون اور ہامان کو بھی ان کے کفر و استکبار کے سبب ہلاک و تباہ کر دیا، ان کے پاس سیّدنا موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی واضح اور کھلی نشانیاں لے کر آتے تھے، توحید کی دعوت پیش کی، اللہ کے عذاب سے ڈرایا اور اس کی عبادت کی طرف بلایا، لیکن انہوں نے استکبار کی راہ اختیار کی اور ایک معبودِ برحق اللہ تعالیٰ کی عبادت و پرستش کا انکار کر دیا، تو وہ اللہ تعالیٰ سے بچ کر کہاں جا سکتے تھے؟

﴿وَقَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ ۖ وَلَقَدْ جَاءَهُم مُّوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانُوا سَابِقِينَ ۝٣٩﴾ (العنکبوت : ۳۹)

"اور ہم نے قارون، فرعون اور ہامان کو بھی ہلاک کر دیا تھا، اور موسیٰ ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے، لیکن انہوں نے زمین پر تکبر کی راہ اختیار کی، اور وہ ہم سے بچ کر نہیں نکل سکتے تھے۔"

اس کے برعکس مومنین کی علامت یہ بیان فرمائی کہ وہ اپنے رب کے لیے نماز پڑھتے ہیں، عبادت کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝١٥﴾ (السجدة : ۱۵)

"بے شک ہماری آیتوں پر وہ لوگ ایمان لاتے ہیں، جنہیں جب ان آیتوں کے ذریعے نصیحت کی جاتی ہے تو سجدے میں گر جاتے ہیں، اور وہ اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں، اور تکبر نہیں کرتے۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر لقمان سلفی حفظہ اللہ اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے مومنین و مخلصین کا ذکر کیا ہے کہ ہماری آیتوں پر حقیقی معنوں میں وہی لوگ ایمان لاتے ہیں جنہیں قرآن کریم کی تلاوت کر کے جب نصیحت کی جاتی ہے تو اپنے دل کی طہارت اور فطرت کی پاکیزگی کی وجہ سے ان نصیحتوں کو فوراً قبول کر لیتے ہیں، اور قرآن کریم کا ان پر ایسا اثر پڑتا ہے کہ نعمت اسلام پر شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ میں گر جاتے ہیں، اپنے رب کی پاکی اور اس کی حمد و ثناء بیان کرتے ہیں، اور اہل مکہ کی طرح اس کی عبادت سے قطعاً منہ نہیں موڑتے ہیں، بلکہ زندگی بھر اطاعت و بندگی کے جذبے اور نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ اس کی عبادت کرتے رہتے ہیں۔

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ یہ آیت نماز پنجگانہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی، اور ((سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ)) سے مراد یہ ہے کہ وہ حالت سجدہ میں ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى وَبِحَمْدِهٖ)) کہتے ہیں۔ اور ((وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ)) سے مراد یہ ہے کہ وہ مؤمنین دیگر مسلمانوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنے سے کبر و نخوت کی وجہ سے گریز نہیں کرتے۔'' (تیسیر الرحمٰن، ص: ۱۱۶۸.)

سورۃ الاعراف میں فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ٥﴾ (الأعراف: ٢٠٦)

''بے شک (جو فرشتے) آپ کے رب کے پاس ہیں، وہ اس کی عبادت سے تکبر کی وجہ سے انکار نہیں کرتے ہیں، اور اس کی پاکی بیان کرتے ہیں، اور اس کے لیے سجدہ کرتے رہتے ہیں۔''

''فرشتے رات دن خشوع و خضوع کے ساتھ (ذکر الٰہی میں) مشغول رہتے ہیں، اور کبھی بھی نہیں تھکتے، اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں، اور اس کے حضور سجدہ کرتے رہتے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، اور اس سے مقصود مومنوں کو ترغیب دلانا ہے کہ وہ بھی فرشتوں کی طرح کثرت سے اللہ کو یاد کرتے رہیں، تسبیح وتہلیل میں مشغول رہیں، نماز پڑھیں اور رکوع وسجود کرتے رہیں۔

اس آیت کی تلاوت کے بعد قاری اور غور سے سننے والے، دونوں کے لیے قبلہ رُخ ہو کر سجدہ کرنا مشروع ہے، اور افضل یہ ہے کہ سجدہ کرنے والا باوضو ہو۔ قرآن کریم میں یہ پہلا سجدہ ہے۔'' (تیسیر الرحمٰن، ص: ۵۱۷)

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ ، فَنَزْدَحِمُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا لِجَبْهَتِهِ مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ .)) [1]

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (غیر حالت نماز میں) کوئی سجدہ والی سورت پڑھتے تو سجدہ کرتے اور ہم لوگ بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے، اور بوجہ ازدھام لوگ اپنی پیشانی کے لیے جگہ نہیں پاتے تھے کہ جہاں وہ سجدہ کریں۔''

''تمام فرشتے بھی اس کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں، اس کی عبادت ونماز سے تکبر کرتے ہیں، اور نہ ہی اس سے تھکتے ہیں، شب وروز اس کی تسبیح پڑھتے رہتے ہیں، جیسا کہ کوئی شخص ہر حال میں سانس لیتا رہتا ہے، اور ہر گھڑی اس کی پلک جھپکتی رہتی ہے، اور جب تک زندہ رہتا ہے کبھی بھی ان دونوں کاموں میں تھکن محسوس نہیں کرتا، بالکل اسی طرح فرشتے ہر حال میں تسبیح پڑھتے رہتے ہیں، ایک لمحہ کے لیے بھی انقطاع نہیں ہوتا، اور یہ بات ان کے لیے ایسا امر طبیعی ہے کہ کبھی بھی اس سے تھکن نہیں محسوس کرتے۔''

(تیسیر الرحمٰن، ص: ۹۲۱۔۹۲۲)

---

[1] صحیح بخاری، ابواب سجود القرآن و سننها ، رقم: ۱۰۷۶، صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم: ۱۲۹۵.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۝ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ۝﴾

(الأنبياء: ١٩ ـ ٢٠)

''اور آسمانوں اور زمین میں جو کوئی بھی ہے سب اسی کی ملکیت میں ہے، اور جو فرشتے اس کے پاس ہیں، اس کی عبادت سے نہ سرکشی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں، وہ شب و روز تسبیح پڑھتے ہیں، سستی نہیں کرتے ہیں۔''

ترک نماز جہنم میں لے جاتا ہے:

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بیان فرمایا ہے کہ گنہگاروں کو جہنم میں لے جانے والا پہلا سبب نماز کا چھوڑنا ہے۔ ''اصحاب الیمین'' اس دن جنت کی ان نعمتوں، راحتوں اور آسائشوں۔ جن کا ادراک کوئی شخص اس دنیا میں نہیں کرسکتا۔ میں ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے آپس میں باتیں کریں گے، یہاں تک کہ بات اُن مجرموں تک پہنچ جائے گی جو دنیا میں اللہ اور اس کے آخر الزماں پیغمبر ﷺ کے باغی تھے، اور جن کی موت کفر و شرک پر ہوئی تھی، تو اہل جنت ایک دوسرے سے کہیں گے کیوں نہ جہنم میں جھانک کر اُن کا حال معلوم کیا جائے، چنانچہ اُنہیں درمیانِ جہنم میں عذاب شدید میں مبتلا پائیں گے، اور اُن سے دریافت کریں گے کہ تمہارے کون سے کرتوتوں نے تمہیں جہنم میں پہنچا دیا ہے؟ تو وہ جہنمی کہیں گے:

﴿قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۝ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ حَتّٰى اَتٰنَا الْيَقِيْنُ ۝﴾ (المدثر: ٤٣ ـ ٤٧)

''ہم (دنیا میں اللہ کے لیے) نماز نہیں پڑھتے تھے، اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے، اور (دین اسلام، قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف) بات بنانے والوں کے ساتھ ہم بھی بات بنایا کرتے تھے، اور ہم قیامت کے دن کی تکذیب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے۔ (ہمارا یہی حال رہا) یہاں تک کہ موت نے ہمیں آ دبوچا۔"

ان مجرموں سے جب کہا جاتا تھا کہ تم لوگ دینِ حق کو قبول کرلو، اللہ کے لیے نماز پڑھو اور اس کے لیے خشوع و خضوع اختیار کرو، تو ان کی گردنیں اکڑ جاتی تھیں، اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ اس دن ان جیسوں کے لیے ہلاکت و بربادی ہوگی۔

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ○ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ○﴾

(المرسلات: ۴۸۔۴۹)

"اور ان سے جب کہا جاتا تھا کہ تم لوگ (نماز کے لیے) رکوع کرو تو وہ رکوع نہیں کرتے تھے، اس دن جھٹلانے والوں کے لیے "ویل" ہوگی۔"

فائدہ:...... یاد رہے کہ "ویل" جہنم کی ایک وادی کا نام ہے۔ [1]

اور سیّدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ (حدیث رؤیا میں) رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَمَّا الَّذِي يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ .)) [2]

"جس شخص کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا وہ حافظ قرآن تھا، مگر قرآن سے غافل ہوگیا تھا، اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جایا کرتا تھا۔"

یعنی نہ تو وہ نماز عشاء پڑھتا تھا اور نہ فجر کے لیے بیدار ہوتا، حالانکہ اس نے قرآنِ مجید پڑھا اور حفظ کیا تھا، مگر اس کے مطابق عمل نہیں کیا، بلکہ اُسے بھلا دیا، آج جہنم میں اس کو یہ سزا مل رہی ہے کہ اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا۔

تارکِ نماز آخرت میں شفاعت سے محروم رہے گا:

نماز کے تارکین، مجرمین آخرت میں شفاعت کاروں کی شفاعت سے محروم رہیں

[1] سنن ترمذی، ابواب التفسیر، رقم: ۳۳۷۷۔ ۳۵۴۶۔ مستدرك حاكم، رقم: ۳۹۲۷.

[2] صحیح بخاری، کتاب التهجد، رقم: ۱۱۴۳.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے۔ دوسرے لفظوں میں اس طرح کہہ لیں کہ وہ سفارش کے حقدار نہیں ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ ربّ کائنات کسی نبی یا فرشتے کو ان کے لیے شفاعت کرنے کی اجازت ہی نہیں دے گا، لہٰذا کوئی ایسی سفارش نہیں پائی جائے گی جو ان کے کام آئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فِي جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ۙ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۙ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ۙ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۙ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۙ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۙ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۙ حَتّٰى اَتٰنَا الْيَقِيْنُ ؕ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ؕ﴾ (المدثر: ٤٠-٤٨)

''یہ لوگ جنتوں میں ہوں گے، پوچھیں گے مجرمین سے، تمھیں کس چیز نے جہنم میں پہنچا دیا۔ وہ کہیں گے، ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے۔ اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔ اور (اسلام کے خلاف) بات بنانے والوں کے ساتھ ہم بھی بات بنایا کرتے تھے۔ اور ہم قیامت کے دن کی تکذیب کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہماری موت آ گئی۔ پس (اُس وقت) شفاعت کرنے والوں کی شفاعت ان کے کام نہیں آئے گی۔''

تارکِ نماز روزِ قیامت قارون، فرعون، ھامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا:

سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) نماز کے متعلق گفتگو کی اور فرمایا:

((مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا، لَمْ يَكُنْ لَهُ نُوْرٌ وَلَا بُرْهَانٌ وَلَا نَجَاةٌ، وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ)) [1]

[1] مسند أحمد، رقم: ٦٥٧٦ ـ سنن دارمی، رقم: ٣٠١ ـ صحیح ابن حبان، رقم: ١٤٦٧ ـ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' اور شیخ شعیب نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جس نے (پانچ) وقت نماز کی حفاظت کی، نماز روزِ قیامت اس کے لیے نور، برہان اور (ذریعہ) نجات ہوگی، اور جس کسی نے (پانچ وقت) نماز کی حفاظت نہ کی تو روزِ قیامت (نماز) اس کے لیے نہ دلیل، نہ نور اور نہ ہی (وسیلہ) نجات ہوگی۔ اور وہ (بے نماز شخص) قیامت کے دن قارون، فرعون، ھامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ (جہنم میں) ہوگا۔''

امام ابن القیم الجوزیہ رحمہ اللہ نے ''الصلاۃ وحکم تارکھا، ص:۳۶، ۳۷'' میں یہ حدیث نقل کرنے کے بعد یوں رقم کیا ہے: ''تارکِ نماز کا خاص طور پر ان چار آدمیوں کے ساتھ جہنم میں جانے کا سبب یہ ہے کہ یہ چاروں کفر کے سردار ہیں۔ یہاں پر ایک عظیم نقطہ ہے کہ تارکِ نماز ...... مال، ملک، ریاست یا تجارت کی وجہ سے نماز ترک کرتا ہے، جو کوئی مال کے سبب نماز ترک کرے گا وہ قارون کے ساتھ ہوگا، اور جو کوئی ملک اور بادشاہت کی خاطر نماز چھوڑے گا وہ فرعون کے ساتھ ہوگا، اور جو شخص حکومتی ذمہ داریوں کے سبب نماز ترک کرے گا وہ ہامان کے ساتھ ہوگا۔ اور تجارتی عذر بہانے کر کے نماز ترک کرنے والا (مشہور کافر) اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔''

اسلامی حکومت کی خصوصیت:

صاحب اقتدار لوگوں کا یہ فریضۂ منصبی ہے کہ وہ نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، اُمر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیں۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّٰهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَوٰةَ وَآتَوُا الزَّكَوٰةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۝﴾

(الحج: ٤١)

''جنھیں ہم جب سرزمین کا حاکم بناتے ہیں تو وہ نماز قائم کرتے ہیں، اور زکوٰۃ دیتے ہیں، اور بھلائی کا حکم دیتے ہیں، اور برائی سے روکتے ہیں اور تمام اُمور کا انجام اللہ کے ہاتھ میں ہے۔''

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اگر وہ فریضۂ نماز کو ترک کر دیں تو ان سے لڑائی کو شریعت جائز قرار دیتی ہے۔

چنانچہ فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''صحیح مسلم میں (سیّدہ) اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَتَكُوْنُ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ، فَمَنْ عَرَفَ بَرِیْءَ، وَمَنْ أَنْكَرَ سَلِمَ، وَلٰكِنْ مَنْ رَضِیَ وَتَابَعَ قَالُوْا: أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: لَا مَا صَلُّوْا.)) ❶

''عنقریب کچھ ایسے امراء ہوں گے کہ جن کو تم پہچانو گے بھی اور انکار بھی کرو گے، جس نے پہچان لیا وہ بری ہو گیا، اور جس نے انکار کر دیا وہ سلامت رہا، لیکن جو شخص ان سے راضی ہو گیا اور جس نے ان کی پیروی کی (وہ ہلاک ہو گیا) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''کیا ہم ان سے لڑائی نہ کریں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں (تم ان سے لڑائی نہ کرو۔)''

اور حدیث سیّدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ میں ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ، وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ، وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ، وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ بِالسَّيْفِ؟ قَالَ: لَا، مَا أَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلَاةَ.)) ❷

''تمہارے بہترین حکمران وہ ہیں جن سے تم محبت کرو، وہ تم سے محبت کریں، وہ تمہارے لیے دعا کریں اور تم ان کے لیے دعا کرو۔ اور تمہارے بدترین حکمران وہ ہیں کہ تم ان سے بغض رکھو، وہ تم سے بغض رکھیں، تم ان پر لعنت بھیجو اور وہ تم

❶ صحیح مسلم، کتاب الأمارة، باب وجوب الإنكار علی الأمراء فیما یخالف اشرع ......، حدیث رقم: ۱۸۵٤.

❷ صحیح مسلم، کتاب الأمارة، باب خیار الأئمة وشرارهم، رقم: ۱۸۵۵.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر لعنت بھیجیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''کیا ہم تلوار کے ساتھ انہیں ختم نہ کر دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں جب تک وہ نماز قائم رکھیں۔ (ان کے خلاف تلوار نہ اٹھاؤ۔)''

سیّدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بلایا تو ہم نے آپ کی بیعت کی۔ ہم نے یہ بیعت کی کہ ہم پسندیدگی اور ناپسندیدگی میں، مشکل اور آسانی میں اور اپنے اوپر ترجیح دیئے جانے کی صورت میں بھی سمع و طاعت کا مظاہرہ کریں گے، اور اہل لوگوں سے حکومت نہیں چھینیں گے۔ اسی سلسلہ میں فرمایا:

((إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيهِ بُرْهَانٌ .)) [1]

''ہاں! الا یہ کہ تم حکمرانوں کی طرف سے صریح کفر کا ارتکاب دیکھو، اور تمہارے پاس اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے برہان ہو۔''

کتاب وسنت میں کوئی ایسی دلیل موجود نہیں ہے، جس سے یہ معلوم ہو کہ تارکِ نماز کافر نہیں ہے، یا یہ معلوم ہو کہ وہ مومن ہے، یا یہ معلوم ہو کہ وہ جنت میں داخل ہوگا، یا یہ معلوم ہو کہ وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ اس سلسلہ میں جو وارد ہے، وہ ایسی نصوص ہیں جو توحید اور ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کی شہادت کی فضیلت پر دلالت کرتی اور اس کا ثواب بیان کرتی ہیں، اور یہ نصوص یا تو کسی ایسے وصف کے ساتھ مقید ہیں، جس کے ساتھ ترکِ نماز ممکن نہیں یا یہ معین حالات کے بارے میں وارد ہیں، جن میں انسان ترک نماز کے لیے معذور ہوتا ہے یا یہ عام ہیں اور انہیں تارکِ نماز کے کفر کے دلائل پر محمول کیا جائے گا، کیونکہ تارکِ نماز کے کفر کے دلائل خاص ہیں، اور خاص عام سے مقدم ہوتا ہے، جیسا کہ اصول حدیث اور اصول فقہ میں ایک معروف اصول ہے۔

اگر کوئی شخص یہ کہے، کیا یہ جائز نہیں کہ تارکِ نماز کے کفر پر دلالت کرنے والی نصوص کو اس بات پر محمول کیا جائے کہ ان سے مراد وہ شخص ہے جو نماز کے وجوب کا انکار کرتے

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الفتن، باب سترون بعدی أمورا تنکرونها، رقم: ٧٠٥٦، ٧٠٧٦.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے اس کو ترک کرے؟ ہم عرض کریں گے کہ نہیں یہ تاویل جائز نہیں، کیونکہ اس میں دو رکاوٹیں ہیں، اس وصف کا ابطال لازم آتا ہے، جسے شریعت نے معتبر قرار دیا اور جس کے مطابق حکم عائد کیا ہے۔ یعنی شریعت نے ترکِ نماز پر کفر کا حکم لگایا ہے اور یہاں یہ نہیں کہا کہ جو کوئی نماز کے وجوب کا انکار کرتے ہوئے ترک کرے وہ کافر ہے، اور پھر اقامت نماز کی بنیاد پر دینی اخوت کو قائم کیا ہے، اور یہ نہیں کہا کہ دینی بھائی وہ ہیں جو نماز کے وجوب کا اقرار کریں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی نہیں فرمایا کہ اگر وہ توبہ کرلیں اور وجوب نماز کا اقرار کرلیں تو ...... اور نہ ہی نبی کریم ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ آدمی اور شرک وکفر کے درمیان فرق وجوب نماز کے اقرار کی وجہ سے ہے کہ جو اس کے وجوب کا انکار کرے، وہ کافر ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد ﷺ کی یہ مراد ہوتی تو اس سے روگردانی اس بیان کے خلاف ہوتی، جسے قرآن نے پیش کیا ہے، جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ﴾ (النحل: ۸۹)

”اور ہم نے آپ پر (ایسی) کتاب نازل کی ہے کہ (اس میں) ہر چیز کا (مفصل) بیان ہے۔“

اور جس کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

﴿وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ﴾ (النحل: ٤٤)

”اور ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل کی ہے تاکہ جو (ارشادات) لوگوں پر نازل ہوئے ہیں، وہ ان پر ظاہر کردو۔“

اس میں دوسری رکاوٹ یہ ہے کہ اس سے ایک ایسے وصف کا اعتبار لازم آتا ہے، جسے شریعت نے مناطِ حکم قرار نہیں دیا۔ نمازِ پنجگانہ کے وجوب کا انکار موجب کفر ہے، اس شخص کے لیے جو جہالت کی وجہ سے معذور ہو خواہ نماز پڑھے یا نہ پڑھے، مثلاً ایک شخص اگر پانچوں نمازوں کو تمام شروط، ارکان، واجبات اور مستحبات سمیت ادا کرے لیکن وہ کسی عذر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بغیر ان نمازوں کے وجوب کا منکر ہوگا تو وہ کافر ہوگا، حالانکہ اس نے نماز کو ترک نہیں کیا، تو اس سے معلوم ہوا کہ نصوص کو اس بات پر محمول کرنا کہ ان سے مراد وہ شخص ہے جو وجوب نماز کا انکار کرتے ہوئے ترک کرے، صحیح نہیں ہے، جب کہ صحیح اور حق بات یہ ہے کہ تارکِ نماز کافر ہے اور وہ اپنے اس کفر کے باعث ملت سے خارج ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ابن أبی حاتم کی اس روایت میں اس کی صراحت ہے، جو (سیّدنا) عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((أَوْصَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَا تَتْرُكُوْا الصَّلَاةَ عَمْدًا، فَمَنْ تَرَكَهَا عَمْدًا مُتَعَمِّدًا، فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْمِلَّةِ .)) ❶

’’رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ وصیت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، قصد وارادہ سے نماز ترک نہ کرو، کیونکہ جو شخص قصد وارادہ سے جان بوجھ کر نماز ترک کر دیتا ہے، تو وہ ملت سے خارج ہو جاتا ہے۔‘‘

نیز اگر ہم اسے ترکِ انکار پر محمول کریں تو پھر نصوص میں نماز کو بطورِ خاص ذکر کا کوئی فائدہ نہ ہوگا، کیونکہ یہ حکم تو نماز، زکوٰۃ، حج اور ان تمام امور کے لیے عام ہے جو دین کے واجبات وفرائض میں شمار ہوتے ہیں، کیونکہ ان میں سے کسی ایک کا اس کے وجوب کے انکار کی وجہ سے ترک موجب کفر ہے، بشرطیکہ انکار کرنے والا جہالت کی وجہ سے معذور نہ ہو۔

جس طرح سمعی اثری دلیل کا تقاضا ہے کہ تارکِ نماز کو کافر قرار دیا جائے، اسی طرح عقلی نظری دلیل کا بھی تقاضا ہے، اور وہ اس طرح کہ جو شخص دین کے ستون نماز ہی کو ترک کر دے تو اس کے پاس پھر ایمان کیسے باقی رہا؟ نماز کے بارے میں اس قدر ترغیب آئی ہے، جس کا تقاضا یہ ہے کہ ہر عاقل مومن اس کے ادا کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھے، اور اس کے ترک کے بارے میں اس قدر وعید آئی ہے، جس کا ہر عاقل مومن سے تقاضا یہ ہے کہ وہ اس کے ترک سے اور اسے ضائع کرنے سے مکمل احتیاط برتے، کیونکہ اگر اسے ترک اور

❶ مجمع الزوائد، رقم: ۷۱٤، وأخرجه ابن ماجة مختصرًا وحسنه الألباني، رقم: ٤٠٣٤.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضائع کر دیا گیا تو اس کا تقاضا یہ ہوگا کہ پھر ایمان باقی نہ رہے!

جہاں تک اس مسئلہ میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قول کا تعلق ہے تو جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رائے یہ ہے، بلکہ کئی ایک علماء نے کہا ہے کہ اس پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے کہ تارکِ نماز کافر ہے۔ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ:

((كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِّنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ .)) [1]

"حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اعمال میں سے ترکِ نماز کے سوا اور کسی عمل کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔"

مشہور امام اسحٰق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی صحیح حدیث سے یہ ثابت ہے کہ تارکِ نماز کافر ہے، اور نبی کریم ﷺ کے دور سے لے کر آج تک اہل علم کی یہی رائے ہے کہ جو شخص قصد و ارادہ سے بغیر کسی عذر کے نماز چھوڑ دے، حتی کہ اس کا وقت ختم ہو جائے تو وہ کافر ہے۔

امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ (سیّدنا) عمر، عبدالرحمٰن بن عوف، معاذ بن جبل، ابو ہریرہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی ثابت ہے کہ تارکِ نماز کافر ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کسی نے اس مسئلہ میں ان کی مخالفت بھی نہیں کی۔

علامہ منذری نے "الترغیب والترہیب" میں امام ابن حزم کا یہ قول نقل کیا ہے، اور انہوں نے اس سلسلہ میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ مزید نام بھی شمار کروائے ہیں۔ مثلاً (سیّدنا) عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، جابر بن عبداللہ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم اور غیر صحابہ کرام میں سے امام احمد بن حنبل، اسحٰق بن راہویہ، عبداللہ بن مبارک، نخعی، حکم بن عتیبہ، ایوب سختیانی، ابو داؤد طیالسی، ابوبکر بن أبی شیبہ، زہیر بن حرب رحمتہ اللہ علیہم اور بہت سے دیگر

---

[1] سنن ترمذی، كتاب الإيمان، باب ماجاء في ترك الصلاة، رقم: ٢٦٢٢۔ حاکم نے اس کو "شیخین کی شرط پر صحیح" قرار دیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء کا بھی یہی مذہب ہے۔

میں کہتا ہوں کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور مذہب بھی یہی ہے، اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول بھی یہی ہے جیسا کہ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے آیت کریمہ ﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ﴾ کی تفسیر میں ذکر فرمایا ہے۔ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ''کتاب الصلوٰۃ'' میں لکھا ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں ایک قول یہی ہے، اور امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے۔

اگر کہا جائے کہ اس کا کیا جواب ہے، جس سے تارکِ نماز کو کافر نہ سمجھنے والوں نے استدلال کیا ہے؟ اس کے جواب میں ہم کہیں گے کہ جن دلائل سے انہوں نے استدلال کیا ہے، ان کی اس موضوع پر اصلاً دلالت ہی نہیں ہے، کیونکہ یا تو یہ ایسے وصف سے مقید ہیں کہ اس کے ساتھ ترک نماز کی تکفیر کے دلائل کے ساتھ ان کی تخصیص کردی جائے گی۔ تارکِ نماز کو کافر قرار نہ دینے والوں نے جن دلائل سے استدلال کیا ہے، وہ ان مذکورہ بالا چار حالتوں سے خالی نہیں ہیں۔

یہ مسئلہ بہت اہم اور عظیم مسئلہ ہے۔ انسان پر واجب ہے کہ وہ اپنی ذات کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور نماز کی حفاظت کرے، تاکہ اس کا شمار بھی ان لوگوں میں سے ہو، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝﴾ (المؤمنون: ۱-۶)

''بلاشبہ ایمان والے رستگار (کامیاب) ہوگئے، جو نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں، اور جو بیہودہ باتوں سے منہ موڑتے رہتے ہیں، اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، مگر اپنی بیویوں سے (یا کنیزوں سے) جو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی ملک ہوتی ہیں کہ (ان سے مباشرت کرنے سے) انہیں ملامت نہیں۔'' [1]

نماز نہ پڑھنے کے نقصانات:

مذکورہ دلائل و براہین کی روشنی میں ظاہر ہوتا ہے کہ:

- نماز سے لاپرواہی تباہی و بربادی کا سبب ہے۔
- نماز چھوڑنا کفر ہے۔
- نماز چھوڑنا شرک ہے۔
- ترک نماز نفاق بھی ہے۔
- ترک نماز دراصل تکذیب دین ہے۔
- بے نماز کا فرعون، ہامان اور قارون کے ساتھ حشر ہوگا۔
- تارک نماز کا کوئی دین، ایمان نہیں۔
- بے نماز فاسق و فاجر ہے۔
- بے نماز کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔
- بے نماز شیطان کا بندہ ہے۔
- ترک نماز جہنم میں لے جاتا ہے۔
- نماز سے دوری، رحمت الٰہی سے دُوری ہے۔
- ترک نماز بے سکونی کا باعث ہے۔
- تارکِ نماز سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت اُٹھ جاتی ہے۔
- ترکِ نماز تکبر کی علامت ہے۔
- تارکِ نماز کے اعمال برباد ہو جاتے ہیں۔
- تارکِ نماز کا اہل و مال برباد ہو جاتا ہے۔

---

[1] فتاویٰ اسلامیہ: ۱/ ۴۸۰، ۴۸۳۔ طبع دار السلام، لاہور.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب نمبر: 3

نماز سے قبل

ذیل کی سطور میں ہم اُن اہم اُمور کا تذکرہ کرنے لگے ہیں جن کا نماز کی ادائیگی سے قبل نمازی کے لیے اہتمام کرنا ضروری ہے، ان میں سے بعض تو شروطِ نماز کی حیثیت رکھتے ہیں کہ ان کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں۔ اور بعض اُمور کی حیثیت شروط کی سی تو نہیں، البتہ ان کی عدم موجودگی میں نماز میں روحانیت نہیں رہتی۔ پس وہ نماز ایسی ہی ہوتی ہے، جیسے بے روح جسم ہوتا ہے، لہٰذا نماز نہایت عاجزی اور خشوع وخضوع، حالت طہارت اور ایمان وتوحید کی حالت میں سنت نبوی ﷺ کے مطابق ادا کرنی چاہیے۔

فصل نمبر 1

نماز سنت نبوی ﷺ کے مطابق پڑھنا

نماز سنت کے مطابق پڑھنا فرض ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِي أُصَلِّي .)) [1]

''تم نماز اس طرح پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔''

اس حدیث کی تفسیر میں امام ابن حزم رحمہ اللہ کا قول انتہائی مناسب رہے گا، فرماتے ہیں:

''سنت نبوی ﷺ کے مطابق نماز پڑھنا فرض ہے۔'' [2]

یہی وجہ ہے کہ مظہر خلق عظیم، محمد رسول اللہ ﷺ نے ہر ممکنہ کوشش کی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کو نماز پڑھتا دیکھیں، اور نماز کا طریقہ یاد کرلیں۔ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہوکر نماز پڑھائی۔ آپ ﷺ کے منبر پاک کے تین درجے تھے۔ سید المرسلین ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے، اور آپ نے تکبیر تحریمہ کہی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی آپ ﷺ کی

---

[1] صحيح بخاري، كتاب الأذان، رقم: ٦٣١.   [2] محلىٰ ابن حزم.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقتداء میں تکبیر تحریمہ کہی، رکوع بھی محسن اعظم ﷺ نے منبر پر کیا۔ اس کے بعد نبی برحق ﷺ نے سر اٹھایا اور البتہ سجدہ کرنے کے لیے پچھلے پاؤں اترے اور منبر کے اصل میں سجدہ فرمایا، پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو کر سرورِ کائنات ﷺ لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''میں نے منبر پر قیام، رکوع وغیرہ اس لیے کیا ہے تاکہ تم میری اقتداء کرو اور میرے نماز ادا کرنے کی کیفیت کا تمہیں پتہ چل جائے۔'' ❶

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اپنی مجالس میں ایک دوسرے کو نماز سنت نبوی ﷺ کے عین مطابق پڑھنے کی اہمیت سے آگاہ کرتے رہتے۔ محدثین نے اپنی کتب میں اسی چیز پر زور دیا ہے کہ نماز آپ ﷺ کے بتلائے ہوئے طریقہ کے مطابق پڑھی جائے، امام بخاری رحمہ اللہ اپنی ''صحیح، کتاب الأذان'' میں باب باندھتے ہیں:

((بَابُ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ لَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يُعَلِّمَهُمْ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّتَهُ .))

''باب کوئی شخص صرف یہ بتلانے کے لیے کہ آنحضرت ﷺ نماز کیونکر پڑھتے تھے اور آپ کا طریقہ کیا تھا، نماز پڑھائے تو کیسا ہے؟''

اور اس کے تحت سیّدنا ابوقلابہ رحمہ اللہ کی سیّدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان کردہ حدیث لائے ہیں، فرماتے ہیں کہ ''سیّدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ایک دفعہ ہماری مسجد میں تشریف لائے، اور فرمایا کہ میں تم لوگوں کو نماز پڑھاؤں گا۔ اور میری نیت نماز پڑھنے کی نہیں ہے، میرا مقصود صرف اور صرف یہ ہے کہ تمہیں نماز کا وہ طریقہ سکھا دوں جس طریقہ سے نبی کریم ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے۔'' ❷

اور جہاں تک خلافِ سنت نماز پڑھنے کا تعلق ہے، تو دیکھئے! سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حجاج بن ایمن کو خلافِ سنت نماز پڑھتا دیکھتے ہیں تو فرماتے ہیں: ((اَعِدْ صَلَاتَكَ .)) ...... ''تم نماز دوبارہ پڑھو۔''

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الاذان، رقم: ۸۱۸، ۸۲۴۔ طبقات ابن سعد: ۱/ ۲۵۳.

❷ صحیح بخاری، رقم: ۶۱۷.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے جب ایک ایسے آدمی کو دیکھا جو رکوع وسجود میں صرف اعتدال کا خیال نہیں رکھتا، اور خلاف سنت کر رہا ہے، تو فرمایا کہ اگر تمہاری موت اسی حال میں ہوگئی تو تمہاری موت ملت محمدیہ پر نہیں ہوئی۔ ❶

لہٰذا نماز میں سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت

دنیا کی عمر میری اسلام میں ہو پوری
سنت پہ جان دے دوں بدعت نہیں گوارا

قرآن کی روشنی میں:

۱۔ ﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿٦٥﴾﴾

(النساء: ٦٥)

”تمہارے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے جب تک تنازعات میں آپ کو حاکم تسلیم نہ کریں، پھر آپ جو فیصلہ کریں اس کے متعلق اپنے دلوں میں گھٹن بھی محسوس نہ کریں، اوراس فیصلہ پر پوری طرح سر تسلیم خم نہ کردیں۔“

۲۔ ﴿مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىِٕكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓىِٕكَ رَفِيْقًا ﴿٦٩﴾﴾ (النساء: ٦٩)

”اور جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کرتا ہے، تو ایسے لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء کرام، صدیقین، شہیدوں اور

❶ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۷۹۱.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صالحین کے ساتھ، اور رفیق ہونے کے لحاظ سے یہ لوگ کتنے اچھے ہیں۔"

۳۔ ﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَ مَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿٨٠﴾﴾ (النساء: ۸۰)

"جس نے رسول کی اطاعت کی تو اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور اگر کوئی منہ موڑتا ہے تو ہم نے آپ کو ان پر پاسبان بنا کر نہیں بھیجا۔"

٤۔ ﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٧﴾﴾ (الحشر: ۷)

"اور جو کچھ تمہیں رسول دے، وہ لے لو، اور جس سے روکے، اس سے رک جاؤ، اور اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ یقیناً سخت سزا دینے والا ہے۔"

۵۔ ﴿وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۭ وَ مَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ۭ وَ اِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۭ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤٣﴾﴾

(البقرہ: ۱٤۳)

"اور اسی طرح (مسلمانو!) ہم نے تمہیں متوسط امت بنایا تاکہ تم دنیا کے لوگوں پر گواہ ہو، اور رسول تم پر گواہ ہو، اور ہم نے آپ کے لیے پہلا قبلہ (بیت المقدس) اس لیے بنایا تھا کہ ہمیں معلوم ہو کہ کون رسول کی اتباع کرتا ہے، اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے، قبلہ کی تبدیلی ایک بڑی بات تھی مگر ان لوگوں کے لیے (نہیں) جنہیں اللہ نے ہدایت دی، اور اللہ تمہارے ایمان کو ضائع نہ کرے گا، وہ تو لوگوں کے حق میں بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔"

٦۔ ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣١﴾ (آل عمران : ٣١)

''کہہ دیجیے! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا، اور اللہ بہت بخشنے والا رحیم ہے۔''

٧۔ ﴿رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٣﴾﴾ (آل عمران : ٥٣)

''اے ہمارے رب! ہم نے مان لیا جو تو نے نازل کیا ہے، اور ہم نے رسول کی پیروی کی ہے، لہٰذا ہمارے نام گواہی دینے والوں میں لکھ دے۔''

پس معلوم ہوا کہ اختلافی اُمور میں جب تک رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیصلہ کو دل و جان سے تسلیم نہ کیا جائے، بندہ مومن نہیں ہوسکتا۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت و فرمانبرداری سے بندہ روزِ قیامت انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کی رفاقت حاصل کرلے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت درحقیقت اطاعت الٰہی ہے۔ اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بندہ اللہ کا محبوب بندہ بن جاتا ہے اور یہ اہل ایمان کی بڑی صفات میں سے ہے۔

جب کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نافرمانی، اور آپ کی سنت سے دُوری کی وجہ سے انسان جہنم میں چلا جائے گا۔ آپ کی مخالفت نفاق کی دلیل ہے۔ جہالت کی علامت ہے اور باعث ذلت و رسوائی ہے، جیسا کہ ذیل کی آیات کریمہ سے واضح ہو رہا ہے۔

٨۔ ﴿وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۖ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿١٤﴾﴾ (النساء : ١٤)

''اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے، اور اللہ کی حدود سے آگے نکل جائے، اللہ اسے جہنم میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اور اسے رسوا کرنے والا عذاب ہوگا۔''

٩۔ ﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿٦١﴾﴾ (النساء : ٦١)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اس چیز کی طرف آؤ جو اللہ نے نازل کی ہے، اور رسول کی طرف آؤ تو آپ منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ آپ کے پاس آنے سے گریز کرتے ہیں۔''

۱۰۔ ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۚ أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ﴿١٠٤﴾﴾ (المائدہ: ۱۰۴)

''اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ آؤ اس چیز کی طرف جو اللہ نے نازل کی ہے اور آؤ رسول کی طرف، تو کہتے ہیں ہمیں تو وہی کچھ کافی ہے جس پر ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا ہے، خواہ ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ جانتے ہوں، اور نہ ہی ہدایت پر ہوں۔''

۱۱۔ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ ﴿٢٠﴾﴾ (المجادلہ: ۲۰)

''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں یقیناً یہی لوگ ذلیل تر ہیں۔''

۱۲۔ ﴿وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿١١٥﴾﴾ (النساء: ۱۱۵)

''جو شخص ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر اور راہ اختیار کرے تو ہم اسے ادھر ہی پھیر دیتے ہیں جدھر کا اس نے رخ کیا ہے، پھر ہم اسے جہنم میں جھونکیں گے جو بدترین ٹھکانہ ہے۔''

سنت رسول ﷺ احادیث کی روشنی میں:

۱۔ ((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطًّا ثُمَّ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ، ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَالَ هٰذِهِ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوْا اِلَيْهِ . وَقَرَأَ ﴿وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ﴾ الآية .)) ❶

''سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے ایک خط کھینچا اور فرمایا: ''یہ اللہ کا راستہ ہے'' پھر اس کے دائیں اور بائیں خطوط کھینچے اور فرمایا: ''یہ رستے شیطان کے ہیں، اور ان میں سے ہر رستے پر شیطان ہے جو ان رستوں کی طرف بلاتا ہے، اور یہ آیت پڑھی (بے شک یہ سیدھا راستہ میرا ہے، پس اس کی پیروی کرو۔)''

۲۔ ((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَمَرْتُكُمْ بِهِ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا .)) ❷

''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میں تمہیں حکم دوں اس کو لے لو، اور جس چیز سے منع کروں اس سے باز آ جاؤ۔''

۳۔ ((وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ . وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)) ❸

''سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حمد و ثناء کے بعد، سب سے بہترین بات ''کتاب اللہ'' ہے، اور بہترین سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے، اور سب سے بدترین کام وہ ہیں جو اپنی طرف سے وضع کیے جائیں،

---

❶ مسند أحمد: ۱/ ۴۳۵۔ سنن دارمی: ۱/ ۶۷۔ صحیح ابن حبان، رقم: ۶، ۷۔ مستدرک حاکم: ۲/ ۳۱۸۔ ابن حبان، حاکم اور شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ سنن ابن ماجه، بَابُ اِتِّبَاعِ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، رقم: ۱۔ سلسلة الصحيحة، رقم: ۸۵۰.

❸ صحيح مسلم، كتاب الجمعه، بابُ تخفِيفِ الصَّلاَةِ وَالْخُطْبَةِ، رقم: ۸۶۷.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

فائدہ :......معلوم ہوا جو کام سنت کے خلاف ہو وہ بدعت ہے، جو کہ سراسر گمراہی ہے۔ پس سنت ہدایت ہے، لہٰذا عمل صالح، نماز اور روزہ سنت کے عین مطابق ہو اور صرف اسی میں ہی اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔

٤۔ ((عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ اُمَّتِی يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! وَمَنْ يَاْبٰى؟ قَالَ: مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰى.)) ❶

'' سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'' میری تمام امت جنت میں جائے گی، مگر جس نے جنت میں جانے سے انکار کیا۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: یا رسول اللہ! کون ہے جو جنت میں جانے سے انکار کرے؟ نبی رحمت نے فرمایا:'' جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گیا، اور جس نے میری نافرمانی کی، پس تحقیق اس نے جنت میں جانے سے انکار کیا۔''

٥۔ ((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا فَقَالُوا: وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ أَحَدُهُمْ: أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا، أَمَا وَاللّٰهِ! إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي.)) ❷

---

❶ صحيح بخاری، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول اللّٰه، رقم: ٧٧٠.

❷ صحيح بخاری، كتاب النكاح، باب الترغيب فی النكاح، رقم: ٥٠٦٣.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''سیّدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تین شخص نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات سے ملے، اور نبی رحمت ﷺ کی عبادت کے متعلق سوال کیا، اور جب انہیں نبی مکرم ﷺ کی عبادت کے متعلق خبر دی گئی تو انہوں نے اس عبادت کو معمولی سمجھا، اورانہوں نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا نسبت ہے، آپ کے تو اللہ نے پہلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے ہیں، ان میں سے ایک نے کہا: میں تو ہمیشہ رات بھر نفل ادا کروں گا۔ دوسرے نے کہا: میں ہمیشہ دن بھر کا روزہ رکھوں گا کبھی افطار نہیں کروں گا۔ تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے دور رہوں گا کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ پس نبی اکرم ﷺ ان کے پاس گئے اور آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: تم نے اس اس طرح کی باتیں کی ہیں؟ خبردار اللہ کی قسم! میں تم میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا، اور پرہیز گار ہوں، اس کے باوجود روزہ رکھتا ہوں اور کبھی نہیں بھی رکھتا، میں رات کو نوافل ادا کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، پس جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔''

٦۔ ((عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا، وَإِيَّاكُمْ مُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ، فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ)) [1]

''سیّدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو (میرے بعد) زندہ رہے گا وہ بہت سارے اختلاف دیکھے گا۔ تم دین میں نئے کاموں سے بچو، کیوں کہ یہ گمراہی ہے تم میں سے جو اس کو

[1] سنن ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة واجتناب البدعة: ٧٦٧٦۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پائے اس پر لازم ہے میری سنت کو لازم جانے، اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقے کو لازم پکڑے، اور اس کو دانتوں سے مضبوط پکڑے۔''

ائمہ اربعہ اور اتباعِ سنت:

نہ لو قولِ ائمہ گر حدیثوں سے ہو متصادم
امامانِ شریعت کی یہی ہم کو وصیت ہے!

(۱) امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ المتوفی ۱۵۰ھ ارشاد فرماتے ہیں:

((اِذَا صَحَّ الْحَدِيْثِ فَهُوَ مَذْهَبِي .)) [1]

''جب حدیث صحیح ثابت ہو جائے تو وہی میرا مذہب ہے۔''

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ایک قول اس طرح ہے کہ:

((اِذَا قُلْتُ قَوْلاً يُخَالِفُ كِتَابَ اللّٰهِ وَخَبَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتْرُكُوْا قَوْلِي .)) [2]

''جب میں کوئی ایسی بات کہوں جو کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے خلاف ہو تو میری بات کو چھوڑ دو۔''

ان اقوال سے ثابت ہوا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ قرآن و حدیث کو اپنی بات پر مقدم کرتے تھے، اور جو بات خلاف قرآن وسنت ہوتی، اس سے رجوع کر لیتے تھے۔ اس لیے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے یہ اعلان فرمایا:

((لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَاْخُذَ بِقَوْلِنَا مَا لَمْ يَعْلَمْ مِنْ اَيْنَ اَخَذْنَاهُ)) [3]

''کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ ہماری بات کو لے۔ جب تک کہ اسے یہ معلوم نہ ہو جائے کہ یہ بات ہم نے کہاں سے لی ہے؟''

[1] ردّ المحتار علی الدر المختار، لابن عابدین: ۱/ ۶۸. [2] ایقاظ همم أولی الابصار، ص: ۵۰.
[3] الانتقاء فی فضائل الثلاثة الائمة الفقهاء، ص: ۱۴۵ـ البحر الرائق: ۶/ ۲۹۳ـ تاریخ یحیٰی بن معین بحواله صفة صلاة النبی صلی الله علیه وسلم، ص: ۴۶.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ:

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اُخْطِیءُ وَاُصِیْبُ ، فَانْظُرُوْا فِیْ رَاْیِیْ ، فَکُلُّ مَا وَافَقَ الْکِتَابَ وَالسُّنَّةَ فَخُذُوْهُ ، وَکُلُّ مَا یُخَالِفُ الْکِتَابَ وَالسُّنَّةَ فَاتْرُکُوْهُ .)) ❶

’’یقیناً میں ایک انسان ہوں، میری بات غلط بھی ہوسکتی ہے اور صحیح بھی، لہٰذا میری رائے میں نظر دوڑاؤ، اور جو بات تمہیں کتاب وسنت کے موافق لگے، اسے لے لو، اور جو کتاب وسنت کے مخالف ہو اسے ترک کرو۔‘‘

امام مالک رحمہ اللہ ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں:

((لَیْسَ اَحَدٌ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا وَیُؤْخَذُ مِنْ قَوْلِهٖ وَیُتْرَكُ ، اِلَّا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .)) ❷

’’نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد (علاوہ) ہر شخص کی بات قبول بھی کی جاسکتی ہے اور ردّ بھی کی جاسکتی ہے، (مگر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو قبول ہی کیا جائے گا۔ ردّ نہیں کیا جاسکتا)‘‘

امام مالک رحمہ اللہ کے شاگرد عبداللہ بن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مجلس میں سنا کہ امام مالک رحمہ اللہ سے دورانِ وضوء پاؤں کی انگلیوں کے خلال سے متعلق سوال کیا گیا، تو انہوں نے جواب دیا کہ (اہل مدینہ) لوگوں کا اس پر عمل نہیں ہے۔ عبداللہ بن وہب فرماتے ہیں: میں نے امام مالک سے اس وقت بات نہ کی۔ جب لوگ چلے گئے تو میں نے آپ سے کہا: ہمارے پاس اس مسئلہ میں ایک سنت ہے۔ تو یہ سن کر انہوں نے کہا، وہ کیا ہے؟ تو میں نے لیث

---

❶ الجامع لابن عبدالبر ۲/ ۳۲ ـ أصول الاحکام لابن حزم ۶/ ۱۴۹ ـ الایقاظ، ص: ۷۲ ـ صفة صلاة النبی ، للألبانی، ص: ۴۸.

❷ ارشاد السالك، لابن عبدالهادی : ۱/ ۲۲۷ ـ صفة صلاة النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، ص: ۴۹.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن سعد اور عبداللہ بن لھیعہ اور عمرو بن حارث اور یزید بن عمرو المعافری از أبو عبدالرحمٰن کے طریق سے سند بیان کی کہ صحابی رسول ﷺ مستورد بن شداد القرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَدْلُكُ خِنْصَرَہٗ مَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ . فَقَالَ: "اِنَّ هٰذَا الْحَدِیْثَ حَسَنٌ ، وَمَا سَمِعْتُ بِهٖ قَطُّ اِلَّا السَّاعَة . ثُمَّ سَمِعْتُهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ یُسْأَلُ ، فَیَأْمُرُ بِتَخْلِیْلِ الْاَصَابِعِ . ")) ❶

"میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی سے پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرتے تھے۔ تو امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: "بے شک یہ حدیث حسن ہے، اور میں نے آج سے پہلے یہ حدیث نہیں سنی۔" جناب عبداللہ بن وہب فرماتے ہیں: "پھر اس کے بعد جب بھی آپ سے یہ مسئلہ پوچھا گیا، تو میں نے انہیں انگلیوں کے خلال کرنے کا فتویٰ دیتے سنا۔"

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ امام مالک رحمہ اللہ حدیث رسول اللہ ﷺ سن کر اپنی بات پر ڈٹے نہیں رہتے تھے، بلکہ حدیث کے سامنے سرِ تسلیم خم کر کے اسے اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیتے تھے۔

مصور کھینچ وہ نقشہ جس میں یہ صفائی ہو
ادھر فرمانِ محمدؐ ہو ادھر گردن جھکائی ہو

(۳) امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی مَنْ اِسْتَبَانَ لَهٗ سُنَّةٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَحِلَّ لَهٗ اَنْ یَدَعَهَا لِقَوْلِ اَحَدٍ .)) ❷

"مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس کسی کے لیے رسول مقبول ﷺ کی سنت واضح ہو جائے تو اس کے لیے حلال نہیں کہ اسے کسی کے قول کی وجہ سے چھوڑ دے۔"

❶ الجرح والتعدیل، لابن ابی حاتم: ۱/ ۳۱-۳۲۔ ❷ الایقاظ، ص: ۶۸۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید فرماتے ہیں:

((اِذَا وَجَدْتُّمْ فِیْ کِتَابِیْ خِلَافَ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُوْلُوْا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَدَعُوْا مَا قُلْتُ .)) ❶

''جب تم میری کتاب میں کوئی خلاف سنت بات دیکھو تو تم رسول کریم ﷺ کی سنت کو اختیار کرنا، اور میری بات کو چھوڑ دینا۔''

ایک اور روایت میں ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

((اِذَا وَجَدْتُّمْ سُنَّةً فَاتَّبِعُوْهَا وَلَا تَلْتَفِتُوْا اِلٰی قَوْلِ اَحَدٍ .)) ❷

''جب تم کوئی سنت پاؤ تو اس کی پیروی کرو اور کسی کے بھی قول کی طرف نہ دیکھو۔''

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

((اِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِیْ .)) ❸

''جب حدیث صحیح ثابت ہو جائے، پس وہی میرا مذہب ہے۔''

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک دن مجھے کہا:

''تمہارے پاس حدیث اور اسماء الرجال کا علم مجھ سے زیادہ ہے۔ پس جب بھی کوئی صحیح حدیث ملے تو مجھے بتاؤ، خواہ وہ حدیث کوفی، بصری یا شامی ہو، تا کہ میں اسے اپنا مذہب قرار دوں۔'' ❹

اسی طرح امام شافعی رحمہ اللہ کا ایک اور عظیم الشان فرمان ہے کہ:

''جب میں کوئی صحیح حدیث بیان کروں اس پر عمل نہ کروں تو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ اس وقت میری عقل زائل ہو چکی ہوگی۔'' ❺

امام شافعی رحمہ اللہ اتباعِ سنت کا بہت زیادہ اہتمام کرتے، اور اپنی تقلید سے منع کرتے

---

❶ تاریخ مدینہ دمشق: ٥١/ ٣٨٦.   ❷ تاریخ مدینہ دمشق: ٥١/ ٣٨٦۔ حلیۃ اولیاء: ٩/ ١١٤.

❸ المجموع شرح المذہب: ١/ ١٠٤. ❹ تاریخ مدینہ دمشق: ٥١/ ٣٨٦.

❺ تاریخ مدینۃ دمشق: ٥١/ ٣٨٦.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے:

''میری کوئی بھی بات رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث کے خلاف ہو تو حدیث النبی ﷺ زیادہ لائق اتباع ہے۔'' ((فَلَا تُقَلِّدُوْنِي .)) ''پس میری تقلید نہ کرنا۔'' ❶

امام شافعی رحمہ اللہ کی حدیث سے بہت زیادہ محبت تھی۔ امام اہل السنۃ احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے:

((مَا رَأَيْتُ اَحَدًا اَتْبَعَ لِلْحَدِيْثِ مِنَ الشَّافِعِيِّ .)) ❷

''میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے زیادہ متبع حدیث کسی کو بھی نہیں پایا۔''

اسی طرح حرملہ بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو یہ فرماتے سنا:
''مجھے بغداد میں ناصر الحدیث کا لقب دیا گیا ہے۔'' یعنی حدیث کی مدد کرنے والا۔ ❸

(۴) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((مَنْ رَدَّ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ عَلَى شَفَا هَلَكَةٍ .)) ❹

''جس نے بھی رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارک کو ردّ کیا تو وہ شخص ہلاکت کے دھانے پر ہے۔''

اسی طرح امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنی تقلید سے منع کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

((لَا تُقَلِّدْنِي ، وَلَا تُقَلِّدْ مَا لِكًا وَلَا الشَّافِعِيَّ وَلَا الْاَوْزَاعِيَّ وَلَا الثَّوْرِيَّ ، وَخُذْ مِنْ حَيْثُ اَخَذُوْا .)) ❺

''تم میری تقلید نہ کرنا، اسی طرح مالک، شافعی، اوزاعی اور سفیان ثوری رحمہم

❶ تاریخ مدینہ دمشق: ۵۱ / ۳۸۶۔ حلیۃ الاولیاء: ۹ / ۱۱۳.

❷ حلیۃ اولیاء: ۹ / ۱۱۴. ❸ حلیۃ اولیاء: ۹ / ۱۱۴.

❹ صفۃ صلاۃ النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ص: ۵۳. ❺ الایقاظ، ص: ۱۱۳.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی تقلید نہ کرنا۔ بلکہ (مسائل) وہاں سے حاصل کرنا، جہاں سے ان ائمہ نے دلیل پکڑی ہے۔ (یعنی کتاب وسنت کو دلیل بنانا)''

اسی طرح ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

((لَا تُقَلِّدْ دِیْنَكَ اَحَدًا مِنْ هٰؤُلاَءِ ، مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ ، فَخُذْ بِهٖ ، ثُمَّ التَّابِعِيْنَ مُخَيَّرًا .)) ❶

'' تم اپنے دین میں ان میں سے کسی کی تقلید نہ کرنا، جو نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہوا ہے اسے قبول کرو، رہے تابعین عظام رحمہم اللہ تو تمہیں ان کے اقوال کو قبول وردّ کرنے کا اختیار ہے۔''

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

((رَأْيُ الْاَوْزَاعِيِّ ، وَرَاْيُ مَالِكٍ ، وَرَاْيُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ كُلُّهٗ رَاْيٌ ، وَهُوَ عِنْدِيْ سَوَاءٌ وَاِنَّمَا الْحُجَّةُ فِي الْآثَارِ .)) ❷

'' امام اوزاعی، امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ کی رائے تو رائے ہی ہے۔ میرے نزدیک ان کا درجہ حجت نہ ہونے میں برابر ہے۔ دلیل و حجت تو صرف احادیث وآثار ہیں۔''

سبحان اللہ! آج لوگ ان کی تقلید کو اتباع رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ترجیح دے رہے ہیں۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

---

❶ مسائل الامام احمد، لابی داؤد، ص: ٢٧٦، ٢٧٧ بحوالہ صفة صلاة النبیؐ، ص: ٥٣.

❷ جامع بیان العلم، لابن عبد البر: ٢/ ١٤٩.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر2

عقیدۂ توحید

نمازی کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے عقیدۂ توحید کو مضبوط کرلے، جو کہ اصل الاسلام، بلکہ عین الاسلام ہے۔ نماز اور توحید کا آپس میں بڑا مضبوط تعلق ہے، نماز توحید اِلٰہ العالمین کا درس دیتی ہے، پوری کی پوری نماز مضمونِ توحید پر مشتمل، توحید کی متقاضی ہے۔ اسی لیے فرمایا:

﴿ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴾ (الروم: ۳۱)

''نماز کو قائم کرو، اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔''

معلوم ہوا کہ حفاظت نماز کا عمل انسان کو شرک کی غلاظتوں سے محفوظ کر لیتا ہے، شرک نمازی کے لیے تکلیف دہ چیز ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ بیت اللہ کو شرک اور اس قسم کی دوسری آلائشوں اور گندگیوں سے پاک رکھیں، تا کہ طواف کرنے والوں، نماز پڑھنے والوں اور رکوع وسجود کرنے والوں کو ایذاء وتکلیف نہ پہنچے:

﴿ وَ اِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّ طَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآىِٕفِيْنَ وَ الْقَآىِٕمِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴾ (الحج: ۲۶)

''اور جب ہم نے ابراہیم کے لیے خانہ کعبہ کی جگہ مقرر کر دی، اور ان سے کہا کہ آپ کسی چیز کو بھی میرا شریک نہ ٹھہرائیے، اور میرے گھر کو، طواف کرنے والوں، قیام کرنے والوں اور رکوع وسجدہ کرنے والوں کے لیے (شرک و بت پرستی سے) پاک رکھیئے۔''

لیل ونہار کی گردش، شمس وقمر کا نور، اور ان کا ایک نظامِ محکم کے مطابق اپنے مدار میں چلتے رہنا، اور اس میں ذرہ برابر فرق کا نہ آنا، اللہ تعالیٰ کی ایسی عظیم نشانیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کمالِ قدرت اور اس کے علم وحکمت پر دلالت کرتی ہیں، اور انسان کو دعوت دیتی ہیں کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے:

﴿وَ مِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَ النَّهَارُ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَ لَا لِلْقَمَرِ وَ اسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝۳۷﴾ (حٰمٓ السجدہ: ۳۷)

''اور اس کی نشانیوں میں رات اور دن، اور آفتاب و ماہتاب ہیں، لوگو! تم آفتاب کو سجدہ نہ کرو، اور نہ ماہتاب کو، اور اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا ہے، اگر تم صرف اسی کی عبادت کرتے ہو۔''

سورۃ النساء میں فرمایا:

﴿وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْـًٔا﴾ (النساء: ۳۶)

''اور ہر قسم کی عبادت اللہ کے لیے انجام دو، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔''

اور سورۃ الکہف میں ارشاد فرمایا:

﴿وَّ لَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ۝۱۱۰﴾ (الکہف: ۱۱۰)

''اور (کوئی) اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے۔''

اس لیے کہ عبادت اللہ تعالیٰ کا حق ہے، والی بطحا، شاہِ مدینہ، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((حَقُّ اللّٰهِ عَلٰی عِبَادِهِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا .)) [1]

''اللہ کا بندوں پر حق یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔''

مذکورہ بالا حدیث پاک میں سیّد ولد آدم، محبوب سبحانی، ہادی عالم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق بیان کیا ہے کہ بندے اس کی عبادت کریں، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک

[1] صحیح بخاری، کتاب اللباس، رقم: ۵۹۶۷.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ٹھہرائیں۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ توحید کی تکمیل صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت سے نہیں ہوتی، بلکہ عبادت کے ساتھ ہر قسم کے شریک کی نفی اور انکار بھی ضروری ہے، ورنہ توحید ناقص ہی رہے گی، بلکہ نا قابل قبول ہوگی۔

اسی مذکورہ بالا حدیث سے امام محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب التوحید میں استدلال کیا ہے:

(۱): ((إِنَّ الْعِبَادَةَ هِيَ التَّوْحِيدُ .)) ......

(۲): ((إِنَّ عِبَادَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصَلُ إِلَّا بِالْكُفْرِ بِالطَّاغُوتِ .))

اور سورۃ ﴿قُلْ يٰٓأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ کا بھی یہی مضمون ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ﴾ (البقرۃ: ۲۵٦)

''پس جو کوئی طاغوت کا انکار کر دے گا، اور اللہ پر ایمان لے آئے گا، اُس نے درحقیقت ایک مضبوط کڑے کو پوری قوت کے ساتھ تھام لیا۔''

کا بھی یہی معنی ہے، فاتح بدر وحنین، رسول اللہ ﷺ کو بھی یہی دعوت پیش کرنے پر مامور کیا گیا:

﴿ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ﴾ (الرعد: ۳٦)

''آپ بیان فرما دیں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی عبادت کروں، اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤں، میں لوگوں کو اسی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

اس آیت کریمہ میں سیرت وصورت میں بے مثال، محمد'' رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ کافروں کو بتا دیں کہ آپ ﷺ صرف اللہ کی عبادت کرتے ہیں، اور کسی کو اس کا شریک نہیں بناتے۔ اور یہ بنیادی عقیدہ ہے جس پر تمام ادیانِ سماویہ کا اتفاق ہے۔''

(تیسیر الرحمٰن، ص: ۷۱۹)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٢﴾
لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٦٣﴾﴾

(الانعام: ١٦٢-١٦٣)

''آپ کہیے کہ میری نماز اور میری قربانی، اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ربّ العالمین کے لیے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں اللہ کا پہلا فرمانبردار ہوں۔''

سیّدنا لقمان علیہ السلام بھی اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں، وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرائے، کیونکہ شرک ظلم عظیم ہے، وہ جب تک زندہ رہے صرف اکیلے معبود اللہ عزوجل کی عبادت کرے، لہٰذا اس سے بڑھ کر ظلم کیا ہوسکتا ہے کہ بندہ اپنے خالق کی مرضی کی مخالفت کرتے ہوئے غیروں کے سامنے سجدہ کرے، مرادیں مانگے اور اپنی جھولی پھیلائے:

﴿وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿١٣﴾﴾ (لقمان: ١٣)

''اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا، اے میرے بیٹے! کسی کو اللہ کا شریک نہ بنا، بے شک شرک ظلم عظیم ہے۔''

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر3

خشوع وخضوع

''خشوع وخضوع'' کے لغوی معنی ہیں، بدن کا جھکا ہونا، آواز کا پست ہونا، آنکھیں نیچی ہونا، یعنی ہر ادا سے، تواضع، عاجزی اور مسکنت کا اظہار۔ [1]

گویا نماز اللہ عزوجل کے سامنے اپنی مسکینی، عاجزی اور بے چارگی کا اظہار ہے، پس اگر کوئی شخص نماز میں ''خشوع وخضوع'' کی کیفیت پیدا نہیں کرتا، تو نماز ایسی ہی ہوگی، جیسے بے روح جسم، یعنی نماز میں سے روحانیت ختم ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝﴾

(المؤمنون: ۱۔۲)

''یقیناً ان مومنوں نے فلاح پالی، جو اپنی نماز میں خشوع وخضوع اختیار کرتے ہیں۔''

جب نماز میں خشوع وخضوع اختیار نہیں کیا جاتا تو یہی نماز انسان پر بڑی بھاری گزرتی ہے، نماز میں سکون نہیں ملتا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ۭ وَ اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝﴾ (البقرۃ: ۴۵)

''اور مدد لو صبر اور نماز کے ذریعہ، اور یہ (نماز) بہت بھاری ہوتی ہے، سوائے ان لوگوں کے جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔''

جب خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھی جائے تو دل پر رقت طاری ہوتی ہے، اور بسا اوقات اللہ کے خوف سے آدمی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ایسے خاشعین کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

---

[1] لسان العرب، ''مادة'' خ، ش، ع، و، خ، ض، ع.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ إِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿١٠٧﴾ وَيَقُولُونَ سُبْحَانَ رَبِّنَا إِن كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا ﴿١٠٨﴾ وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا ﴿١٠٩﴾ ﴾ (بنی اسرائیل: ۱۰۷-۱۰۹)

''جب ان کے سامنے اس (قرآن) کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر جاتے ہیں، اور کہتے ہیں، ہمارا رب ہر عیب سے پاک ہے، بے شک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے۔ اور وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر کر روتے ہیں، اور قرآن ان کے خشوع کو اور بڑھا دیتا ہے۔''

مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ نے سیّد البشر، نبی کریم ﷺ کو حکم دیا کہ آپ خشوع و خضوع اختیار کرنے والے اللہ کے مخلص بندوں کو اپنے رب کی طرف سے اچھے انجام کی خوشخبری دے دیجیے، جن کی خوبیاں یہ ہیں:

﴿ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿٣٥﴾ ﴾

(الحج: ۳۵)

''جن کے سامنے جب اللہ کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل مارے خوف کے کانپنے لگتے ہیں، اور جو مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں، اور نماز قائم کرتے ہیں، اور ہم نے انہیں جو روزی دی ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔''

اس خوشخبری کے متعلق بھی سن لیجیے گا کہ وہ خوشخبری کیا ہے؟ چنانچہ سیّدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں گواہ ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰی، مَنْ أَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ، وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ، وَأَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ، كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ .)) [1]

---

[1] صحیح سنن ابو داؤد، کتاب الصلاۃ: ۱/ ۱۲۵، رقم: ۴۲۵.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ پس جس نے اچھا وضو کیا، ان کو خشوع کے ساتھ پڑھا، ان کا رکوع پورا کیا تو اس نمازی کے لیے اللہ کا عہد ہے کہ وہ اس کو بخش دے گا۔"

خشوع ایسا ہو کہ انسان حالت نماز میں ادھر اُدھر نہ جھانکے، اور نہ ہی کپڑوں کو سیدھا کرتا رہے:

((اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ .)) ❶

"آپ اللہ کی عبادت اس طرح کریں گویا آپ اسے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہے ہیں، پس اگر یہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی تو کم سے کم یہ خیال ضرور رہے کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔"

افسوس! صد افسوس ہے ان لوگوں پر جو نماز میں خشوع کی حقیقت کو نہیں جانتے، بلکہ صرف اٹھنے بیٹھنے کو نماز سمجھتے ہیں، اور حالت نماز میں وہ دنیا اور مظاہر دنیا میں کھوئے رہتے ہیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے ان فرامین کو یاد رکھیں۔ چنانچہ جناب ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے شخص کو نماز پڑھتے دیکھا جو بغیر اعتدال اور خشوع کے نماز پڑھ رہا تھا، تو پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ مَاتَ هٰذَا عَلٰى حَالِهِ هٰذِهِ مَاتَ عَلٰى غَيْرِ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ)) ❷

"یہ آدمی اگر اپنی اسی حالت میں مرا تو اس کی موت محمد ﷺ کی ملت پر نہ ہوگی۔"

پھر سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا:

((مَثَلُ الَّذِي لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَيَنْقُرُ فِي سُجُودِهِ مَثَلُ الْجَائِعِ

---

❶ صحيح بخاري، كتاب الإيمان، باب سؤال جبريل النبي صلى الله عليه وسلم، رقم: ٥٠ ـ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان الإيمان والإسلام والإحسان، رقم: ٩، ١٠.

❷ طبراني كبير: ١١٥/٤ ـ صحيح ابن خزيمه: ٣٥٥/١ ـ الترغيب والترهيب، رقم: ٧٣٧ ـ ابن خزیمہ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَأْكُلُ التَّمْرَةَ وَالتَّمْرَتَانِ لَا يُغْنِيَانِ عَنْهُ شَيْئًا .)) ❶

"جو آدمی صحیح طریقے سے رکوع نہ کرے، اور سجدے میں بھی ٹھونگیں ہی مارے، اس کی مثال اس بھوکے شخص کی سی ہے جو ایک یا دو کھجوریں کھاتا ہے، اور یہ دو کھجوریں اسے (بھوک میں) کچھ فائدہ نہیں دیتیں۔"

اور آج کے نمازیوں کو دیکھ کر یہی کہنا پڑے گا ؎

تیرا امام بے حضور ، تیری نماز بے سرور
ایسے امام سے گزر ، ایسی نماز سے گزر
جو میں سر بسجدہ ہوا کبھی تو زمین سے آنے لگی صدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

سچ فرمایا رسالت مآب ﷺ نے کہ:

"اس امت میں سے سب سے پہلے خشوع ختم ہوگا، وہ زمانہ بھی آئے گا کہ تمہیں ایک بھی خشوع والا آدمی نظر نہ آئے گا۔" ❷

لہٰذا معلم کائنات ﷺ دعا فرمایا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ .)) ❸

"اے اللہ! ایسے دل سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں جو خشوع سے خالی ہو۔"

اللہ اکبر! نماز کو خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرنے کا کیا مقام ہے، اور اس کی کتنی اہمیت ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❶ معجم کبیر طبرانی: ٤/ ١١٥۔١١٦، رقم: ٣٨٤٠۔ مسند ابو یعلیٰ: ١٣/ ١٤٠۔ صحیح ابن خزیمہ: ١/ ٣٣٢، رقم: ٩٦٥۔ ابن خزیمہ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔ قال الهيثمي: وإسناده حسن. مجمع الزوائد: ٢/ ١٢١.

❷ مسند أحمد: ٦/ ٢٧۔ شیخ شعیب فرماتے ہیں کہ یہ حدیث "صحیح" ہے۔ مجمع الزوائد، رقم: ٢٨١٣، ٢٨١٤۔ خلق افعال العباد، للبخاری، رقم: ٣٣٩.

❸ سنن ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب في الإستعاذة، رقم: ١٥٤٨۔ سنن نسائی، کتاب الإستعاذہ، باب الاستعاذہ من نفس لا تشبع، رقم: ٥٤٨٢۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝﴾

(المؤمنون : ١ـ٢)

''یقیناً ان مومنوں نے فلاح پالی، جو اپنی نماز میں خشوع وخضوع اختیار کرتے ہیں۔''

لہٰذا نماز کے اندر خشوع پیدا کرنے والے اسباب وذرائع اختیار کرو۔

خشوع پیدا کرنے والے اسباب

قارئین کرام! خشوع پیدا کرنے والے اسباب میں سے چند یہ ہیں:

(۱) اخلاص:

کرو پرچار تم دنیا میں اخلاص و محبت کا
یہی رازِ ترقی ہے یہی گر ہے شریعت کا

اخلاص کا مطلب یہ ہے کہ نماز سے مقصود اکیلے اللہ کے علاوہ کوئی اور چیز نہ ہو، وگرنہ وہ نماز نہیں ہے، بلکہ محض نمود ونمائش اور ریاء ہوگی جو کہ شرک ہے۔ سیّدنا شداد بن اُوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ صَلَّى يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ .)) [1]

''جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی، اس نے شرک کیا۔''

اور سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ہم مسیح دجال کا ذکر کر رہے تھے، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: کیا میں تمہیں دجال کے فتنے سے بھی زیادہ خطرناک بات سے آگاہ نہ کروں؟ ہم نے عرض کیا، ضرور یارسول اللہ! محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[1] مسند أحمد: ٤/ ١٢٦ـ طبرانی كبير، رقم: ٧١٣٩ـ مستدرك حاكم: ٤/ ٣٢٩، رقم: ٨٠٠٨ـ مجمع الزوائد: ١٠/ ٢٢١ـ اسناده حسن.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اَنْ یَّقُوْمَ الرَّجُلُ یُصَلِّیْ فَیُزَیِّنُ صَلَاتَهُ لِمَا یَرَی مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ)) ❶

''شرک خفی (دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے، اور وہ) یہ ہے کہ ایک آدمی نماز کے لیے کھڑا ہوا، اور نماز کو اس لیے لمبا کرے کہ کوئی دوسرا آدمی اسے دیکھ رہا ہے۔''

لہٰذا نماز میں اخلاص پیدا کرنا، اس کی تکمیل کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ .)) ❷

''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔''

لہٰذا آدمی جب بھی اور جہاں بھی نماز پڑھے، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے پڑھے، اور یہی ربّ تعالیٰ کا حکم ہے:

﴿وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ﴾

(الأعراف : ٢٩)

''تم لوگ ہر نماز کے وقت اپنے چہرے قبلہ کی طرف کرلو، اور عبادت کو اللہ کے لیے خالص کرتے رہو اسی کو پکارو......''

اور سورۃ البینہ میں فرمایا:

﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ۝٥﴾ (البينة : ٥)

''اور انہیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، اس کے لیے عبادت کو خالص کر کے، یکسو ہو کر، اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں، اور یہی نہایت درست دین ہے۔''

❶ سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الرياء والسمعة، رقم: ٤٢٠٤۔ علامہ بوصیری نے اس کی سند کو ''حسن'' قرار دیا ہے۔

❷ صحيح بخاري، كتاب بدء الوحي، رقم: ١.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی رحمت ﷺ جب فرض نماز سے فارغ ہوتے تو بآواز بلند مندرجہ ذیل ورد پڑھا کرتے، نبی ماحی محمد ﷺ کا یہ امتثال لوگوں کے لیے باعث ترغیب ہوتا کہ وہ بھی اپنے اندر اخلاص پیدا کرلیں۔ سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول حاشر ﷺ جب فرض نماز سے فارغ ہوتے تو بلند آواز کے ساتھ یہ کلمات ادا فرماتے:

((لَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَحْـدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُـوَ عَـلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰـهُ ، وَلَا نَـعْبُـدُ إِلَّا إِيَّاهُ ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْـحَـسَنُ ، لَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ مُـخْلِصِيْنَ لَـهُ الـدِّيْنَ وَلَـوْ كَـرِهَ الْكَافِرُوْنَ .)) [1]

”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ وحدہٗ لاشریک ہے، بادشاہی اسی کی ہے، حمد اسی کو سزاوار ہے، وہ ہر چیز پر بڑی قدرت رکھنے والا ہے۔ اللہ کی توفیق کے بغیر نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے نہ نیکی کی قوت۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کے سوا ہم کسی کی بندگی نہیں کرتے، سب نعمتیں اس کی طرف سے ہیں، بزرگی اس کے لیے ہے، بہترین تعریف کا مالک وہی ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، ہم اپنی عبادت اسی کے لیے خالص کرتے ہیں۔ کافروں کو خواہ کتنا ہی ناگوار کیوں نہ گزرے۔“

(۲) تضرع (انکساری):

پڑی اپنی برائیوں پہ جو نظر
تو نگاہ میں کوئی بُرا نہ رہا

”تضرع“ کے معنی عاجزی اور انکساری کے ساتھ درخواست کرنے کے ہیں۔ [2]

[1] صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ، رقم: ۱۳۴۳.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز میں عاجزی، انکساری اور تضرع کا اظہار لازمی ہے، اور اسی سے خشوع وخضوع بھی پیدا ہوتا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً﴾ (الأعراف: ۵۵)

''تم لوگ اپنے رب کو نہایت عجز وانکساری اور خاموشی کے ساتھ پکارو۔''

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے۔ پھر کہتے: ''میں نے اپنے چہرے کو یکسو اس کے لیے مطیع کیا جس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز میری قربانی میری زندگی اور موت اللہ رب العالمین کے لیے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو میرا مالک ہے اور میں تیرا غلام ہوں، میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے سب گناہوں کو بخش دے تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں ہے۔ اچھے اخلاق کی طرف میری رہنمائی کر تیرے علاوہ کوئی اچھے اخلاق کی رہنمائی کرنے والا نہیں اور برائی کو مجھ سے دور کر دے تیرے علاوہ اسے کوئی دور کرنے والا نہیں۔ اے اللہ میں حاضر ہوں تمام بھلائیاں تیرے ہاتھ میں ہیں اور برائی کی نسبت تیری طرف نہیں ہے۔ تیری طرف رجوع کرتا ہوں، تو بابرکت ہے، تو ہی بلند ہے میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ [1]

(۳) تبتّل (یکسوئی):

''تبتّل'' کے لغوی معنی ''کٹ جانے'' کے ہیں۔ اور اصطلاحی معنی ہیں ''اپنے نفس کو آلائشوں سے پاک کرکے، یکسو ہوکر پورے اخلاق کے ساتھ اپنے رب کی یاد میں لگے رہنا'' یعنی حالت نماز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے وقت اس کی عظمت وکبریائی اور اپنی

[1] سنن دارمی، رقم: ۱۲۷۴۔ صحیح مسلم، رقم: ۱۸۰۹۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۷۴۴.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاجزی وانکساری کے ساتھ ذہن تمام خیالات سے خالی ہو:

﴿وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝٨﴾ (المزمل: ۸)

''اور آپ اپنے رب کا نام لیتے رہیے، اور اس کی طرف ہمہ تن اور یکسو ہو کر متوجہ ہو جائیے۔''

(۴) ذکر:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَقِمِ الصَّلَوٰةَ لِذِكْرِيٓ ۝١٤﴾ (طٰه: ۱٤)

''اور مجھے یاد کرنے کے لیے نماز قائم کیجیے۔''

اس لیے اگر کوئی شخص نماز میں الفاظ ادا کرتا ہے، اور اس کے ساتھ حضورِ قلب نہیں، بلکہ اس کا دل غافل ہے تو اس نے نماز کی غرض و غایت پوری نہیں کی۔

(۵) فہم وتدبر:

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی ایک اور گھٹا دی

نماز رب تعالیٰ سے مناجات ہے، لہٰذا نماز میں جو کچھ پڑھا جا رہا ہے، اس کا پورا فہم ہونا چاہیے، اگر ترجمہ نماز کے نہ آنے کی وجہ سے معنوں کی طرف دل متوجہ نہ ہو، تو اس سے دل پر کچھ اثر نہ ہوگا۔ بایں وجہ حالت نشہ میں نماز پڑھنا ممنوع قرار دیا گیا، کہ اس حالت میں سمجھنے والا دل، شرابی کے پہلو میں نہیں ہے۔ چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا تَقْرَبُوا الصَّلَوٰةَ وَأَنتُمْ سُكَٰرَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ﴾

(النساء: ٤٣)

''جب تم نشہ کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ۔''

---

❶ لسان العرب، مادة '' ض ، ر، ع ''.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا آیت کریمہ سے روزِ روشن کی طرح واضح ہوا کہ نماز میں جو کچھ پڑھا جائے، اس کا فہم بھی ضروری ہے، وگرنہ خشوع وخضوع پیدا نہ ہوگا، اور نماز کا مطلب سمجھ کر پڑھیں گے، تو ان شاء اللہ خشوع وخضوع کے ساتھ ساتھ نماز سے محبت ہو جائے گی، اور جب محبت ہوگی تو باقاعدگی آ جائے گی۔ نتیجتاً رب خوش ہو جائے گا۔

(۶) استطاعت:

اللہ تعالیٰ بندے کو اتنا ہی مکلّف ٹھہراتا ہے، جتنی وہ طاقت رکھتا ہے۔ ارشاد فرمایا:

﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ﴾ (البقرة: ٢٨٦)

''اللہ کسی آدمی کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلّف نہیں کرتا۔''

اور نبی رحمت، سیّدنا محمد ﷺ کا فرمان ہے:

((يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا .)) [1]

''لوگوں کے لیے آسانی پیدا کرو، انہیں تنگی میں نہ ڈالو۔''

لہٰذا آقائے نامدار ﷺ نے ائمہ کو حکم صادر فرمادیا کہ وہ قیام کو لمبا نہ کریں تاکہ مقتدیوں کے خشوع وخضوع میں خلل پیدا نہ ہو۔ سیّدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں صبح کی نماز میں فلاں کی وجہ سے تاخیر کرتا ہوں، کیونکہ وہ نماز کو بہت لمبا کر دیتا ہے، (سیّدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے رسول اللہ ﷺ کو نصیحت کے وقت اس دن سے زیادہ (کبھی بھی) غضبناک نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''تم میں سے کچھ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ (عوام کو عبادت یا دین سے) متنفر کر دیں۔ خبردار! تم میں سے لوگوں کو جو شخص نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے۔ کیونکہ نمازیوں میں کمزور، بوڑھے اور حاجت مند سب ہی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔'' [2]

اور مزید برآں نبی التوبہ، حبیب رب العالمین، محمد ﷺ نے اکیلے نماز پڑھنے والے

[1] صحيح بخاري، كتاب العلم، رقم: ٦٩.

[2] صحيح بخاري، كتاب الأذان، رقم: ٢٠٧.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے متعلق فرمایا کہ وہ حسب استطاعت جس قدر چاہے طول دے سکتا ہے:

((وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ .)) ❶

''اور جب کوئی اکیلا نماز پڑھے تو جس قدر جی چاہے طول دے سکتا ہے۔''

اور بیمار آدمی کے لیے رحمت عالم ﷺ نے اس حد تک آسانی پیدا فرمادی کہ وہ جس حالت میں نماز پڑھ سکے پڑھ لے۔ سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں بواسیر کا مریض تھا، میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز پڑھنے کا مسئلہ دریافت کیا، تو حبیب کبریا ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((صَلِّ قَائِمًا ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ)) ❷

''کھڑے ہوکر پڑھ سکو تو کھڑے ہوکر پڑھو، بیٹھ کر پڑھ سکو تو بیٹھ کر پڑھو، لیٹ کر پڑھ سکو تو لیٹ کر پڑھو۔''

(۷) اعتدال:

اعتدال کا مطلب ہے کہ نمازی، رکوع، سجدہ، قیام، جلسہ وغیرہ ارکان کو اطمینان کے ساتھ ٹھیک طور پر ادا کرے، وگرنہ اس کی نماز نہ ہوگی، حدیث پاک میں آتا ہے:

''ایک صحابی مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کے لیے آیا۔ الصادق المصدوق پیغمبر، احمد مصطفیٰ ﷺ مسجد کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے۔ پس وہ صحابی آیا اور سلام کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جا پھر نماز پڑھ، اس لیے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔'' وہ واپس گیا اور پھر نماز پڑھ کر آیا اور سلام کیا۔ نبی رحمت ﷺ نے اس مرتبہ بھی اس سے یہی فرمایا: ''واپس جا اور نماز پڑھ، کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔'' آخر تیسری مرتبہ وہ صحابی بولے: پھر مجھے نماز کا طریقہ سکھا دیجیے۔

❶ صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب إذا صلی لنفسه فلیطول ماشاء، رقم : ۷۰۳.

❷ صحیح بخاری، کتاب التقصیر، رقم: ۱۱۱۷.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوا کرو تو پہلے پورا وضو کرلیا کرو، پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر (یعنی ”اللــــہ اکبر “) کہو، اور جو کچھ قرآنِ مجید سے تمہیں یاد ہے اور تم آسانی کے ساتھ پڑھ سکتے ہو اسے پڑھا کرو، پھر رکوع کرو اور سکون کے ساتھ رکوع کر چکو تو اپنا سر اٹھاؤ، اور جب سیدھے کھڑے ہو جاؤ تو سجدہ کرو، جب سجدے کی حالت میں اچھی طرح ہو جاؤ تو سجدہ سے سر اٹھاؤ، یہاں تک کہ سیدھے ہو جاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ، پھر سجدہ کرو، اور جب اطمینان سے سجدہ کر لو تو سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، یہ عمل تم اپنی پوری نماز میں کرو۔“ ❶

جو نمازی محض مرغ کی طرح ٹھونگ لگاتے ہیں، نماز میں اعتدال کا خیال نہیں رکھتے، انہیں نماز کا چور کہا گیا ہے۔ سیّد البشر، خیر الانام، محبوب رب العالمین ﷺ نے فرمایا:

((أَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً اَلَّذِی یَسْرِقُ مِنْ صَلاتِهِ .))

”سب سے برا چور نماز کا چور ہے۔“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا، یا رسول اللہ ! وہ کس طرح نماز کی چوری کرتا ہے؟ تو امام الانبیاء ﷺ نے فرمایا:

((لَا یُتِمُّ رُکُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا .))

”جو نماز کے رکوع وسجود پورے اطمینان سے نہیں کرتا۔“ ❷

سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا وہ نہ رکوع پوری طرح اعتدال کے ساتھ کرتا ہے اور نہ سجود، اس لیے آپ نے اس سے فرمایا: تم نے نماز نہیں پڑھی، اور اگر تم مر گئے تو تمہاری موت اس سنت پر نہ ہوگی جس پر اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو پیدا فرمایا تھا۔ ❸

❶ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ٧٥٧ و کتاب الأیمان والنذور، رقم: ٦٦٦٧.

❷ مسند أحمد: ٥/ ٣١٠، رقم: ٢٢٦٤٢ـ صحیح ابن حبان، رقم: ١٨٨٨ـ مستدرك حاکم: ١/ ٢٩٢ ـ ابن حبان اور شیخ شعیب نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

❸ صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب إذا لم یتم الرکوع، رقم: ٧٩١.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر4

اَکلِ حلال

عبادت کی قبولیت کے لیے یہ شرط ہے کہ کھانا، پینا، پہننا حلال کمائی کا ہو، اگر حرام کی آمیزش ہوگی تو کوئی بھی عبادت مقبول نہیں ہوتی۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ پاک ہے، اور صرف پاک چیز کو قبول فرماتا ہے، اور اس نے اپنے رسولوں کو یہ حکم فرمایا تھا:

﴿يَأَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٥١﴾﴾ (المؤمنون: ٥١)

''اے رسولو! تم پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ، اور نیک عمل کرو۔ یقیناً میں اس کو جو تم عمل کرتے ہو خوب جاننے والا ہوں۔''

اور یقیناً یہی حکم اس نے اہل ایمان کو بھی دیا ہے:

﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَتِ مَا رَزَقْنَكُمْ﴾ (البقرہ: ١٧٢)

''اے ایمان والو! تم پاکیزہ چیزوں سے کھاؤ جو ہم نے تم کو دی ہیں۔''

پھر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا:

((يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ ، فَيَقُولُ يَا رَبِّ! يَا رَبِّ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ ، وَغُذِّيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ .))

''جو لمبا سفر کر کے غبار آلود، اور پراگندہ بال آتا ہے، اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگتا ہے یارب! یارب! کہتا ہے، مگر حال یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام، اس کا پینا حرام، اس کے کپڑے حرام، اور اس کا جسم حرام کی غذا سے پلا ہوا ہے، پس کس طرح اس آدمی کی دعا قبول ہوسکتی ہے۔'' [1]

[1] صحیح مسلم. کتاب الزکاة، رقم: ٢٣٤٦.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر5

وضو کا بیان

نماز کے لیے طہارت یعنی وضو کرنا ضروری ہے۔ طہارت اس لیے ہے کہ بندہ اس بہیمیت کے تمام نقائص اور خرابیوں سے پاک ہو جائے جو اسے اس خدائے پاکیزہ سے مناجات و کلام کرنے کی راہ سے روکتی ہے، جو اپنے پاکیزہ بندوں اور پاکیزہ اعمال ہی کو محبوب رکھتا ہے اور چونکہ بہیمیت کے پہلو کا غلبہ ہی وہ رکاوٹ ہے جو بندے کو اس کے رب سے قریب نہیں ہونے دیتی کیوں کہ یہی وہ دروازہ ہے جس سے یہ کھلا ہوا گمراہ کن دشمن داخل ہوتا ہے پھر وہ اس دروازے کو اس طرح مزید وسیع کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ اسے اللہ کی کائناتی و علمی نشانیوں اور انسان پر اس کے احسانات جس کے اندر اس نے اپنی روح ڈالی اسے غفلت اور بے نیازی کی دنیا میں لا دھکیلتا ہے اور پیہم غفلت کے نتیجہ میں پھر وہ دشمن اسے جھوٹی خواہشات اور گمراہی شہوات کے لیے سواری بنا لیتا ہے، اس لیے طہارت کا راز یہ ہے کہ وہ اس غفلت سے بیداری کا عمل ہے اور اس باشعور اور معزز انسانیت کی طرف رجوع کا عمل ہے جسے اللہ نے انسان کے اندر اپنی روح میں سے پھونک ماری ہے تاکہ وہ اس لائق ہو سکے کہ اپنے رب کی عبادت کر کے خوش بخت ہو جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا کر اس کی نعمتوں سے سرفراز ہو اور اس کی اس طرح عبادت کرے جس طرح اس نے پسند کیا ہے اور جائز ٹھہرایا ہے، چنانچہ وہ ہدایت کی روشنی میں پاکیزہ زندگی گزارے، نہ وہ گمراہ ہو نہ بدبختی کا شکار ہو۔ [1]

مسواک کا اہتمام:

مؤکدہ سنن مبارکہ میں منہ کی بدبو کو دُور کرنا، اور مسواک سے دانتوں کو صاف رکھنا

[1] نماز، تالیف امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، تحقیق و تقدیم شیخ محمد حامد الفقی، مقدمہ صفحہ نمبر ۱۷، ۱۸۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی شامل ہے، اور یہ بات رسول مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہے۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر میں اپنی اُمت کے لیے مشکل نہ جانتا تو اپنی اُمت کو عشاء کی نماز میں تاخیر کرنے اور ہر نماز سے پہلے مسواک کرنے کا حکم دیتا۔'' ❶

سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب رات کو تہجد کے لیے اُٹھتے تو مسواک کرتے۔'' ❷

مسواک کی فضیلت:

اور اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسواک منہ کے لیے طہارت کا سبب، اور اللہ کی رضا مندی کا ذریعہ ہے۔'' ❸

وضوء کا طریقہ:

☆ وضوء کے ابتداء میں پڑھیں۔

((بِسْمِ اللّٰهِ .)) ❹

☆ سیّدنا حمران (سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) بیان کرتے ہیں کہ: ''انہوں نے سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا ...... آپ نے اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا پھر انہیں دھویا۔ اس کے بعد اپنا داہنا ہاتھ برتن میں ڈالا۔ اور (پانی لے کر) کلی کی اور ناک صاف کیا، پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا اور کہنیوں تک تین بار دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر (پانی لے کر) ٹخنوں تک تین مرتبہ اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر کہا کہ رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری طرح ایسا وضو کرے، پھر دو رکعت نماز پڑھے جس میں اپنے نفس سے کوئی بات نہ

❶ صحيح بخاری، كتاب الجمعة، رقم: ۸۸۷۔ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، رقم: ۲۵۲.
❷ صحيح بخاری، كتاب الوضوء، رقم: ۲۴۵۔ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، رقم: ۲۵۵.
❸ سنن نسائی، كتاب الطهارة، رقم: ۵۔ ارواء الغليل، رقم: ۶۵۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
❹ صحيح سنن النسائی: ۱/ ۱۸، رقم: ۷۶۔ مسند أحمد: ۳/ ۱۶۵، رقم: ۱۲۶۹۴.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے۔ تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''[1]

وضو سے فراغت کی دعائیں:

وضوء سے فراغت کے موقع پر آپ مسنون دعائیں پڑھنا مت بھولیے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص پورا وضو کرے، اور پھر یہ دعا پڑھے تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور جس دروازے سے بھی چاہے وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ (دعا یہ ہے:)

((أَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ .))[2]

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود (برحق) نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔''

وضو کے بعد یہ دعا بھی پڑھیں:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ .))[3]

''اے اللہ! تو اپنی تمام تر تعریفات کے ساتھ (ہر عیب سے) پاک ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔ میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں، اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء ثلاثا ثلاثا، رقم: ١٥٩.

[2] صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، رقم: ٢٣٤.

[3] عمل اليوم والليلة، للنسائی، رقم: ٤٢٦۔ فتح الباری: ١٢/٥٤٥۔ صحیح الجامع الصغير، رقم: ٦٠٤٦۔ حافظ ابن حجر اور علامہ البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضو کی فضیلت:

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''وضو آدھا ایمان ہے۔'' ❶

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، یقیناً رسول مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں کہ جس کے سبب اللہ تعالیٰ گناہوں کو دُور اور درجات کو بلند کرتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (ارشاد فرمائیں)۔ آپ نے فرمایا: ''مشقت (بیماری یا سردی) کے وقت کامل اور سنوار کر وضو کرنا، کثرت سے مسجدوں کی طرف جانا، اور نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا گناہوں کو دُور کرتا اور درجات کو بلند کرتا ہے۔'' ❷

سیّدنا عبداللہ الصنابحی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسولِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب کوئی مسلم یا مومن بندہ وضو کرتے ہوئے اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے چہرے کے تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں، جو اس نے آنکھوں سے دیکھ کر کیے ہوتے ہیں، اور جب وہ اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ گر جاتے ہیں، جو اس نے اپنے ہاتھوں کے ساتھ کیے ہوتے ہیں، حتیٰ کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔'' ❸

تحیۃ الوضوء سے جنت لازم:

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول مکرم ﷺ نے نمازِ فجر کے وقت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے بلال! میرے سامنے اپنا وہ عمل بیان کرو جو تم نے اسلام میں کیا۔ اور جس سے تجھے ثواب کی بہت زیادہ اُمید ہے کیونکہ میں نے جنت میں تمھارے

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الطهارة، رقم: ۲۲۳.

❷ صحیح مسلم، کتاب الطهارة، رقم: ۲۵۱.

❸ سنن ترمذی، ابواب الطهارة، رقم: ۲۔ مسند احمد: ۳۰۳/۲۔ سنن دارمی: ۳۰۳/۲۔ مؤطا مالك، رقم: ۷۵۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوتوں کی آواز سنی ہے۔''

سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے نزدیک جس عمل پر مجھے (ثواب کی) بہت زیادہ اُمید ہے، وہ یہ ہے کہ میں نے رات یا دن میں جب بھی وضو کیا تو اس وضو کے ساتھ جس قدر نفل نماز میرے مقدر میں تھی ضرور پڑھی۔ (یعنی ہر وضو کے بعد نوافل پڑھے) [1]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التہجد، رقم: ۱۱۴۹۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم، رقم: ۲۴۵۸.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر6

اذان کا بیان

اذان کی فضیلت:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴾ (حم السجده: ٣٣)

''اور اس آدمی سے زیادہ اچھی بات والا کون ہوسکتا ہے جس نے لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا۔''

''مفسرین کہتے ہیں کہ اس آیت کے مصداق سب سے پہلے انبیائے کرام ہیں، پھر علماء، پھر مجاہدین، پھر اذان دینے والے اور پھر توحید خالص اور قرآن وسنت کی دعوت دینے والے۔'' (تیسیر الرحمٰن: ۱۳۴۳/۲)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ .))[1]

''قیامت کے روز اذان دینے والوں کی گردنیں لمبی ہوں گی (یعنی وہ اللہ کا نام بلند کرنے کی وجہ سے مرتبے میں سب سے اونچے ہوں گے)''

مزید رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مؤذن کو بلند آواز سے اذان دینے کی وجہ سے بخش دیا جاتا ہے، اور جو بھی تر یا خشک چیز اس کی آواز سنتی ہے وہ (قیامت کے دن) اس کے لیے گواہی دے گی اور اس کے لیے ان لوگوں (کے ثواب) کے برابر ثواب ہے جو اس کی

[1] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم: ٣٨٧.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذان سن کر نماز کے لیے آتے ہیں۔'' ❶

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''امام ضامن اور ذمہ دار ہے اور مؤذن امین اور قابل اعتماد ہے۔ اے اللہ! اماموں کو (صحیح علم وعمل کی) ہدایت نصیب فرما اور مؤذنوں کو بخش دے۔'' ❷

سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

''آپ کا رب بکریوں کے اُس چرواہے سے خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر اذان کہتا اور نماز پڑھتا ہے۔ پس اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''میرے اس بندے کو دیکھو، مجھ سے ڈر کر اذان کہہ رہا ہے اور نماز پڑھ رہا ہے۔ میں نے اسے بخش دیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔'' ❸

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان اور پہلی صف میں کیا (خیر و برکت) ہے تو پھر وہ اذان اور پہلی صف کو قرعہ اندازی کے علاوہ حاصل نہ کرسکیں تو ضرور قرعہ اندازی کریں گے۔ اور اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ عشاء اور صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے میں کیا خیر و برکت ہے تو ان دونوں نمازوں میں حاضر ہوں اگرچہ انہیں گھسیٹ کر آنا پڑے۔'' ❹

اذان کے کلمات:

اذان کے کلمات درج ذیل ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

❶ سنن نسائی، کتاب الاذان، رقم: ٦٤٧۔ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ٦٠٩.

❷ سنن ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، رقم: ٢٠٧۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❸ سنن ابوداؤد، تفریح صلاۃ السفر، رقم: ١٢٠٣۔ سنن نسائی، کتاب الاذان، رقم: ٦٦٧۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❹ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ٦١٥۔ صحیح مسلم، رقم: ٤٣٧.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ❶

''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے سچے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے سچے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف، آؤ نماز کی طرف۔ آؤ کامیابی کی طرف، آؤ کامیابی کی طرف۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں ہے۔''

فجر کی اذان میں:

فجر کی اذان میں ((حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ)) کے بعد دوبار یہ کلمات بھی کہیں:

((اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ، اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ .))

''نماز نیند سے بہتر ہے، نماز نیند سے بہتر ہے۔'' ❷

---

❶ سنن ابوداؤد، کتاب الصلاۃ ، رقم: ٤٩٩۔ سنن ابن ماجه ، کتاب الأذان، رقم: ٦۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

❷ سنن ابوداؤد، کتاب الصلاۃ ، رقم: ٥٠٠۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقامت کے طاق کلمات:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ❶

نوٹ:...... سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اذان کے کلمات دو دو بار اور تکبیر کے کلمات ایک ایک بار تھے، سوائے اس کے کہ اقامت کہنے والا ((قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ)) دو بار کہتا تھا۔ ❷

دوہری اذان:

دوہری ''ترجیع والی'' اذان میں شہادتین والے کلمات پہلے دھیمی آواز میں کہے جائیں اور پھر دوبارہ بلند آواز سے کہے جائیں گے، یعنی مؤذن پہلی مرتبہ آہستہ آواز میں کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه (دومرتبہ)

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (دومرتبہ)

اور پھر دوسری دفعہ بآواز بلند کہے:

❶ سنن ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ ، رقم: ٤٩٩۔ سنن ابن ماجه ، رقم: ٧٠٦۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

❷ سنن ابوداؤد، كتاب الصلاة ، رقم: ٥١٠۔ سنن دارمی : ٢٧٠/١۔ مستدرك حاكم: ١٩٧/١۔ ذہبی اور علامہ البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه (دومرتبہ)

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (دومرتبہ)

باقی الفاظ عام اذان والے ہیں۔ ❶

دوہری اقامت:

دوہری اقامت میں مندرجہ ذیل کلمات ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

سیّدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اذان کے انیس اور اقامت کے سترہ کلمات سکھائے۔ ❷

اذان کا جواب دینا:

سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب مؤذن کہے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

پس تم بھی کہو: اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

---

❶ سنن ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ۵۰۲۔ سنن ترمذی، ابواب الصلوٰۃ، رقم: ۱۹۲۔ سنن نسائی، رقم: ٦۳۲۔ صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ۳۷۹۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

❷ سنن ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ۵۰۲۔ سنن نسائی، رقم: ٦۳۲۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر جب مؤذن کہے: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

تم بھی کہو: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

پھر جب مؤذن کہے: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

تم بھی کہو: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

پھر جب مؤذن کہے: حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

تو تم کہو: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

پھر جب مؤذن کہے: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

تو تم کہو: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

پھر جب مؤذن کہے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

تو تم کہو: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

پھر جب مؤذن کہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

تو تم کہو: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

جو شخص اپنے صدق دل سے مؤذن کے کلمات کا جواب دے گا تو (جواب کی برکت سے) جنت میں داخل ہو جائے گا۔''

سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مؤذن کے شہادتین یک کلمات ادا کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے، اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے:

((وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ . رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا .)) [1]

---

[1] صحيح ابن خزيمه : ۱/ ۲۲۰، رقم: ۴۲۲ ـ سنن الكبرى ، للبيهقي : ۱/ ۴۱۰ ـ ابن خزیمہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور بے شک محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے پر، محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر۔''

اذان کے بعد کی دعائیں:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب تم مؤذن کی اذان سنو، تو وہی کہو جو وہ کہتا ہے، پھر مجھ پر درود پڑھو، جس نے مجھ پر درود پڑھا، اللہ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا، پھر میرے لیے اللہ سے مقام وسیلہ کا سوال کرو کیونکہ جس نے میرے لیے وسیلہ کا سوال کیا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔'' [1]

مسنون درود شریف کے کلمات:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ .

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ . [2]

''اے اللہ! رحمت بھیج محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) پر جیسے رحمت بھیجی تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر، بے شک تو تعریف کیا گیا، بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت بھیج محمد (ﷺ) پر اور آلِ محمد (ﷺ) پر

[1] صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء عند النداء، رقم: ٦١٤ـ السنن الکبری، للبیھقی: ١/ ٤١٠، رقم: ١٩٣٣.

[2] صحیح بخاری، کتاب احادیث الأنبیاء، رقم: ٣٣٧٠.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر۔ بے شک تو تعریف کیا گیا، بزرگی والا ہے۔''

پھر یہ دعائے وسیلہ پڑھیں:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِي وَعَدْتَهُ .))

''اے اللہ! اس کامل دعوت اور (تا قیامت) قائم رہنے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو مقام وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں مقام محمود پر فائز فرما، جس کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص مؤذن کی اذان سن کر یہ دُعا پڑھے:

((أَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَ بِالْإِسْلَامِ دِيْنًا .))

تو اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔''[1]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، رقم: ٣٨٦۔ صحیح ابن خزیمه، رقم: ٤٢١.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر7

نماز باجماعت ادا کرنا

مسجدوں میں کیوں نہ مسلم کو ملے تسکین دل
کوچۂ محبوب آخر کوچۂ محبوب ہے

نماز باجماعت کی اہمیت:

﴿وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِينَ ﴿٤٣﴾﴾

(البقرة: ٤٣)

''نماز قائم کرو، اور زکوٰۃ ادا کرو، اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔''

سلف صالحین اور مفسرین کا کہنا ہے کہ یہ آیت نماز باجماعت کے متعلق ہے۔

باجماعت نماز ادا کرنا ہر اس شخص پر واجب ہے، جو قادر ہو اور اذان کی آواز سنتا ہو۔

چنانچہ شافع محشر، سرکارِ مدینہ ﷺ کا فرمان ہے:

((مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَأْتِهِ، فَلَا صَلَاةَ لَهُ، إِلَّا مِنْ عُذْرٍ .))

''جو شخص اذان سنے اور مسجد میں نہ آئے، تو اس شخص کی نماز ہی نہیں ہوتی، اِلَّا یہ کہ کوئی (شرعی) عذر ہو۔''

''سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا، تو انہوں نے فرمایا کہ اس عذر سے مراد خوف، یا بیماری ہے۔'' [1]

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک نابینا آدمی

[1] سنن ابن ماجة، كتاب المساجد والجماعات، باب التغليظ في التخلف عن الجماعة، رقم: ٧٩٣۔ سنن دار قطني: ١/ ٤٢٠۔ طبراني كبير، رقم: ١٢٢٦٥۔ سنن الكبرىٰ، للبيهقي: ٣/ ٥٧۔ صحيح ابن حبان، رقم: ٢٠٦٤۔ مستدرك حاكم: ١/ ٢٤٥، رقم: ٩٣٢۔ ابن حبان، حاکم اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاضر ہوا، اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں ایک نابینا آدمی ہوں، اور مجھے کوئی مسجد تک لے جانے والا شخص نہیں ہے، تو کیا آپ مجھے گھر میں نماز ادا کرنے کی رخصت دیتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا: جی ہاں! (اذان) ضرور سنتا ہوں، پس خاتم النّبیین ﷺ نے فرمایا: تو پھر اللہ کے داعی (مؤذن) کی آواز پر لبیک کہو، (یعنی مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے لیے ضرور جاؤ۔) ❶

اور بعض روایات کے الفاظ ہیں:

((مَا أَجِدُ لَكَ رُخْصَةً .)) ❷

''میں تمہارے لیے کوئی رخصت نہیں پاتا۔''

امام بخاری رحمہ اللہ اپنی'' صحیح ، کتاب الصلاة ''میں باب قائم کرتے ہیں:

((بَابُ وُجُوبِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ......)) ''باب نماز باجماعت پڑھنا فرض ہے۔''

اور اس کے بعد بطور تمہید امام حسن بصری رحمہ اللہ کا قول ذکر فرماتے ہیں:

((إِنْ مَنَعَتْهُ أُمُّهُ عَنِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ شَفَقَةً لَمْ يُطِعْهَا))

''کہ اگر کسی شخص کی ماں اس کو محبت کی بناء پر عشاء کی نماز باجماعت کے لیے مسجد میں جانے سے روک دے تو اس شخص کے لیے ضروری ہے کہ ماں کی بات نہ مانے۔''

اور پھر سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی آخر الزماں ﷺ سے نقل کردہ روایت ذکر کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب يجب ايتان المسجد على من سمع النداء، رقم: ٦٥٣.

❷ سنن ابن ماجة، كتاب المساجد والجماعات، رقم: ٧٩٢ـ سنن ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب التشديد في ترك الجماعة، رقم: ٥٥٢ـ مسند أحمد: ٣/ ٤٢٣ـ صحيح ابن خزيمه، رقم: ١٤٨٠ـ مستدرك حاكم: ١/ ٢٤٦، رقم: ٩٣٨ـ ابن خزیمہ اور علامہ البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں نے ارادہ کیا کہ میں یہ حکم دوں کہ نماز کی جماعت کھڑی کی جائے، پھر میں ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرے، پھر میں چند لوگوں کو لے کر، جن کے ساتھ لکڑیوں کا بنڈل ہو ایسے لوگوں کے پاس جاؤں جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے، پھر میں انہیں ان کے گھروں سمیت آگ لگا کر خاکستر کردوں۔'' ❶

مولانا داؤد راز رحمہ اللہ رقم کرتے ہیں: اس حدیث سے نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا جس قدر ضروری معلوم ہوتا ہے وہ الفاظ سے ظاہر ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تارکین جماعت کے لیے ان کے گھروں کو آگ لگانے تک کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ اسی لیے جن علماء نے نماز کو جماعت کے ساتھ فرض قرار دیا ہے، یہ حدیث ان کی اہم دلیل ہے۔ علامہ شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَالْحَدِيْثُ اِسْتَدَلَّ بِهِ الْقَائِلُوْنَ بِوُجُوْبِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ لِأَنَّهَا لَوْ كَانَتْ سُنَّةً لَمْ يُهَدِّدْ تَارِكَهَا بِالتَّحْرِيْقِ))

''اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل پکڑی ہے جو نماز باجماعت کو واجب قرار دیتے ہیں۔ اگر یہ محض سنت ہوتی تو اس کے چھوڑنے والے کو آگ میں جلانے کی دھمکی نہ دی جاتی۔'' ❷

''یادرکھیے! بندہ جب اپنے گھر سے مسجد کے ارادے سے نکلتا ہے تو وہ اس اللہ تعالیٰ کے دربار میں جاتا ہے، جو زبردست ہے، یکتا ہے، غالب ہے، طاقت ور ہے، بخشش کرنے والا ہے اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے، چاہے کہیں بھی ہو، رائی کا ایک دانہ اس سے مخفی ہے نہ اسے چھوٹا نہ بڑا، ساتوں زمین میں نہ ساتوں آسمان میں، نہ ساتوں سمندروں میں نہ بلند و بالا پہاڑوں کی چوٹیوں

❶ صحيح بخاري، كتاب الأذان، باب وجوب صلاة الجماعة، رقم: ٦٤٤.

❷ شرح صحیح بخاری، از داؤد راز دہلوی رحمہ اللہ: ١/ ٦١٠.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر، وہ اللہ کے گھر آتا ہے اور اللہ کا قصد کرتا ہے اور اللہ کی طرف رخ کرتا ہے اور اس کے ایسے گھر کی طرف جس کے بارے میں حکم ہے:

﴿فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَ يُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ۟ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۪ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَ الْاَبْصَارُ ۟ۙ﴾ (النور: ٣٦تا٣٧)

’’جنہیں بلند کرنے کا اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ نے اذن دیا ہے ان میں ایسے لوگ صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں، جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد اور اقامت نماز اور ادائے زکوٰۃ سے غافل نہیں کر دیتی، وہ اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں دل الٹنے اور دیدے پتھرا جانے کی نوبت آ جائے گی۔‘‘

اس لیے جب آپ گھر سے نکلیں تو غیر معمولی سنجیدگی اور ادب کا مظاہرہ کریں اور دنیاوی حالات اور اس کی مشغولیتوں سے کٹ کر صرف اللہ کے لیے یکسو ہو کر نکلیں سکینت اور وقار کے ساتھ نکلیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں اسی بات کا حکم دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے رغبت وخوف مسرت وحسرت اور خشوع وخضوع اور پستی واخبات کے جذبات ہمارے اوپر طاری ہوں، اس لیے کہ جتنی زیادہ پستی اور ذلت، خشوع ودناءت اور اخبات وانابت کا مظاہرہ ہوگا اتنی ہی ہماری نماز پاکیزہ ہوگی، اسی قدر اللہ تعالیٰ کے ہاں اتنا اسے قبولیت حاصل ہوگی، بندے کا مقام اسی حیثیت سے بلند ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اتنا ہی قرب حاصل ہوگا اور اگر وہ تکبر کرے گا تو اللہ اسے توڑ دے گا اس کا عمل ردّ کر دے گا اور متکبر کا کوئی عمل اللہ قبول نہیں کرتا۔ [1]

[1] نماز، تالیف امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، تحقیق وتقدیم شیخ محمد حامد الفقی، مقدمہ صفحہ نمبر ۱۰۱،۱۰۲۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز باجماعت کی فضیلت:

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً)) ❶

''کہ باجماعت نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس (۲۷) درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔''

حافظ ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((فَإِنَّ الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ مِنْ أَكْبَرِ شَعَائِرِ الدِّيْنِ وَ عَلَامَاتِهِ)) ❷

''مسجد میں نماز پڑھنا دین کے شعائر اور علامات میں سے سب سے بڑھ کر ہے۔''

نماز باجماعت کے شوقین سلف صالحین کے نمونے:

☆ سیّدنا ابن مسیّب فرماتے ہیں کہ (پچھلے) چالیس سالوں سے میری جماعت فوت نہیں ہوئی۔ ❸

☆ وکیع بن الجراح نے (سلیمان بن مہران) اُعمش سے بیان کیا ہے، کہ وہ (اعمش) ستر (۷۰) سال کے تھے، (اور اس ستر سالہ زندگی میں) کبھی ان کی تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی تھی۔ ❹

☆ اسود رحمہ اللہ سے جب جماعت فوت ہو جاتی تو آپ کسی دوسری مسجد میں تشریف لے جاتے (جہاں نماز باجماعت ملنے کا امکان ہوتا)۔ ❺

☆ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک ایسی مسجد میں حاضر ہوئے جہاں نماز ہو چکی تھی۔ آپ نے پھر اذان دی، اقامت کہی اور باجماعت نماز پڑھی۔ ❻

---

❶ صحيح بخاری، كتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة، رقم: ٦٤٥.

❷ كتاب الصلوٰة، ص: ١٠٥. ❸ حلية الأولياء: ٢/ ١٦٢ـ سير أعلام النبلاء: ٤/ ٢٢١.

❹ سير أعلام النبلاء: ٦/ ٢٢٨. ❺ صحيح بخاری، كتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة.

❻ صحيح بخاری، كتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ محمد بن المبارک الصوری فرماتے ہیں: جب سعید (بن عبدالعزیز) کی نماز باجماعت فوت ہو جاتی تھی، تو رونے لگتے تھے۔ ❶

☆ اور نافع رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جب عشاء کی جماعت فوت ہو جاتی تھی، تو وہ اپنی باقی رات کو زندہ کرتے تھے (یعنی باقی رات اللہ تعالیٰ کی عبادت واطاعت میں گزارتے تھے۔) ❷

☆ بشر بن الحسن البصری کے متعلق آتا ہے کہ انہیں ''صفی'' کہا جاتا تھا، اور ان کا نام ''صفی'' صرف اس لیے رکھا گیا تھا کہ انہوں نے بصرہ کی ایک مسجد میں پچاس (۵۰) سال تک پہلی صف میں بالالتزام نماز ادا کی۔ ❸

ترکِ جماعت پر وعید:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں مؤذن کو اذان کا حکم دوں، پھر ایک آدمی کو جماعت کرانے کا کہوں، پھر آگ کا ایک شعلہ لے کر ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو نماز پڑھنے کے لیے نہ نکلے ہوں۔'' ❹

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کسی بستی یا جنگل میں صرف تین مسلمان ہوں اور نماز باجماعت کا اہتمام نہ کریں تو ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے، تم پر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا لازم ہے، کیونکہ بھیڑیا تنہا بکری کو کھا جاتا ہے (یعنی شیطان تنہا آدمی پر قابو پالیتا ہے)۔'' ❺

---

❶ سیر أعلام النبلاء: ۸/ ۳۴.　❷ سیر أعلام النبلاء: ۳/ ۲۱۵۔ حلیة الأولیاء: ۱/ ۳۰۳.

❸ تهذیب الکمال: ۲/ ۱۱۳۔ تهذیب التهذیب: ۱/ ۲۸۲.

❹ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۶۰۷۔ صحیح مسلم، رقم: ۶۵۱.

❺ سنن نسائی، کتاب الامامة، رقم: ۸۴۸۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۵۴۷۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کے لیے جانے کے آداب:

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب تم اقامت کی آواز سنو، تو نماز کے لیے سکون اور وقار کے ساتھ چل کر آؤ، جلدی نہ کرو اور جتنی نماز جماعت سے پالو، وہ پڑھ لو اور جو رہ جائے بعد میں پوری کرلو۔'' ❶

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر مسجد کی طرف جائے تو وہ ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں نہ ڈالے، کیونکہ وہ نماز میں ہوتا ہے۔'' ❷

☆ اور رسول اللہ ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے:

''کہ جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعات ضرور پڑھ لے۔'' ❸

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب تم میں سے کسی کی بیوی مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو اسے منع نہ کرے۔'' ❹

اور مزید فرمایا:

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے منع نہ کرو جب کہ وہ مسجد میں جائیں تو خوشبو لگائے ہوئے نہ ہوں۔'' ❺

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ٦٣٦ ـ صحیح مسلم، رقم: ٦٠٢.

❷ سنن ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، رقم: ٥٦٢ ـ سنن ترمذی، رقم: ٣٨٦ ـ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❸ صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، رقم: ٤٤٤.

❹ سنن دارمی، رقم: ١٣٤ ـ صحیح بخاری، رقم: ٥٢٣٨ ـ صحیح مسلم، رقم: ٩٨٧.

❺ سنن دارمی، رقم: ١٣١٥ ـ ابوداؤد، رقم: ٥٦٥.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر8

نماز میں صف بندی کی فضیلت واہمیت

ایک ہی صف میں ہوئے صف بستہ شاہ و گدا
کیا عجب یہ منظر الفت دکھاتی ہے نماز

صفیں درست کرنا فرض ہے:

سیّدنا اُنس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ ، فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ)) ❶

''تم اپنی صفوں کو برابر کرو۔ پس تحقیق صفوں کا برابر کرنا نماز کے پورا کرنے میں سے ہے۔''

مذکورہ بالا حدیث میں ((إِقَامَةِ الصَّلٰوةِ)) کے الفاظ صحیح بخاری کے ہیں، اور صحیح مسلم وغیرہ میں ((مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ)) ''نماز کے مکمل ہونے میں سے'' کے الفاظ ہیں۔ ان ہر دو الفاظ سے معلوم ہوا کہ صفوں کا ٹیڑھا ہونا، ان کے درمیان خلال ہونا، نقصان کا موجب ہے۔

سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو اس طرح سیدھا کراتے، گویا اس کے ساتھ تیر کو سیدھا کیا جائے گا، یہاں تک کہ آپ کو اطمینان ہو گیا کہ ہم نے اس مسئلہ کو آپ سے خوب سمجھ لیا ہے۔ ایک دن آپ مصلے پر تشریف لائے، اور ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کا سینہ باہر نکلا ہوا ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے بندو! اپنی صفوں کو برابر کرلو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔'' ❷

---

❶ صحيح بخاری، كتاب الأذان، باب اقامة الصف من تمام الصلاة، رقم: ٧٢٣ـ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف واقامتها......، رقم: ٩٧٥.

❷ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم: ٩٧٩.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا حدیث پاک کی رو سے صفوں کا سیدھا کرنا نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے۔

صفیں درست نہ کرنے کی سزا:

خبردار! صفیں کج اور ٹیڑھی نہ ہوں کہ صفوں کا ٹیڑھا پن باہمی پھوٹ، اختلافِ قلوب اور باطنی کدورت کا موجب ہے۔ سیّدنا اَنس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

((رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ، وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا، وَحَاذُوْا بِالْأَعْنَاقِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ، كَأَنَّهَا الْحَذَفُ.)) ❶

''(سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح) اپنی صفیں ملی ہوئی رکھو، اور صفوں کو قریب قریب رکھو۔ اور گردنیں برابر رکھو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً میں شیطان کو صف کے شگافوں میں داخل ہوتا دیکھتا ہوں، گویا کہ وہ بکری کا بچہ ہے۔''

سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف کے اندر تشریف لاتے، اِدھر اُدھر چکر لگاتے اور ہمارے سینوں اور مونڈھوں کو برابر کرتے، اور ارشاد فرماتے تھے:

((لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ.)) ❷

''اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دل بھی مختلف ہو جائیں گے۔''

اور سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''صفوں کو قائم کرو، اور کندھوں کو برابر کرو، اور خلال مت چھوڑو، اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ، اور صفوں کے درمیان شیطان کے لیے جگہ نہ چھوڑو، اور جو صف ملائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ملائے گا، اور جو صف کو کاٹے گا

---

❶ سنن ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب تسوية الصوف: ١/ ١٩٨، رقم: ٦٦٧۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحیح سنن ابو داؤد، للألبانی، تفریع ابواب الصفوف، باب تسوية الصفوف: ١٩٧/١، رقم: ٦٦٤.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ بھی اس کو (اپنی رحمت سے) کاٹ دے گا۔'' ❶

اس حدیث مبارکہ میں صفیں درست نہ کرنے پر سخت وعید ہے۔ اور صفیں اس صورت میں ہی مضبوط ہو سکتی ہیں۔

صفیں درست کرنے کا طریقہ:

جب نمازی اپنے ساتھ والے نمازی کے کندھے کے ساتھ کندھا اور قدم کے ساتھ قدم اور ٹخنے سے ٹخنہ ملا کر کھڑا ہو۔ جیسا کہ سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((رَأَيْتُ الرَّجُلَ مِنَّا يُلْزِقُ كَعْبَهُ بِكَعْبِ صَاحِبِهِ .)) ❷

''میں نے دیکھا کہ ہر آدمی اپنے ساتھ کے کندھے کے ساتھ کندھا ملایا کرتا تھا۔''

اور سیّدنا اُنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ، فَإِنِّي اَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي وَكَانَ اَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ .)) ❸

''صفیں برابر کرلو۔ میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا رہتا ہوں، اور (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سن کر) ہم میں سے ہر شخص یہ کرتا کہ (صف میں) اپنا کندھا اپنے ساتھی کے کندھے سے، اور اپنا قدم اس کے قدم سے ملا دیتا تھا۔''

فائدہ :...... ان احادیث سے کئی مسائل ثابت ہوتے ہیں۔ (۱) یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کو سیدھا رکھنے کی بڑی تاکید فرماتے، (۲) دوسرا یہ کہ صفوں کے درست نہ رکھنے سے آپس میں باہمی محبت کا خاتمہ ہوتا ہے اور اختلافات شروع ہو جاتے ہیں۔ جس کا مظاہرہ مسلمانوں میں کیا جا سکتا ہے کہ مساجد میں مسلمانوں کا عجب حال ہے۔ نمازی ایک ایک فٹ دور کھڑے ہوتے

---

❶ صحيح سنن ابو داؤد، للألباني، تفريع ابواب الصفوف، باب تسوية الصفوف، رقم: ٦٦٦ ـ سنن الكبرىٰ، للبيهقي: ٣/ ١٠١ .

❷ صحيح بخاري، كتاب الأذان، باب الزاق المنكب بالمنكب ......

❸ صحيح بخاري، كتاب الأذان، رقم: ٧٢٥ .

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، اور باہمی قدم مل جانے کو بڑا خطرناک تصور کیا جاتا ہے، اور اس پرہیز کے لیے خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔ لہٰذا مسلمانوں میں سے محبت اور اخوت کا خاتمہ ہو چکا ہے، سچ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب مسلمانوں کو دوبارہ آپس میں محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

مسلمانوں میں خون باقی نہیں ہے
محبت کا جنوں باقی نہیں ہے
صفیں کج، دل پریشان، سجدہ بے ذوق
کہ جذب اندروں باقی نہیں ہے

صف بندی کے متعلق امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا موقف:

امام محمد بن الحسن الشیبانی فرماتے ہیں:

((عَنْ اِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ، وَسَوُّوْا مَنَاكِبَكُمْ، تَرَاصُوْا أَوْ لِيتخللنكم الشَّيْطَانُ كَأَوْلَادِ الْحَذْفِ الخ . قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهِ نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغِي أَنْ يُتْرَكَ الصَّفُّ وَفِيْهِ الْخَلَلُ حَتَّى يُسَوُّوْا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى .)) ❶

''ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ''صفیں اور شانہ برابر کرو، اور گچ کرو، ایسا نہ ہو کہ شیطان بکری کے بچہ کی طرح تمہارے درمیان داخل ہو جائے۔ امام محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہم بھی اسی کو لیتے ہیں کہ صف میں خلل چھوڑ دینا لائق نہیں۔ جب تک ان کو درست نہ کر لیا جائے۔ اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔''

❶ کتاب الآثار، باب اقامة الصفوف، ص: ۲۶۔۲۷۔ طبع مکتبہ امدادیہ، ملتان.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب نمبر 4

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طریقہ نماز

فریاد اے خدایا شیطان سے بچانا
رحمان نام تیرا تو ہی میرا سہارا

پچھلے باب میں مذکورہ طریقہ سے جسم اور جگہ کی طہارت حاصل کرنے کے بعد بندہ نماز کا وقت ہو جانے کا اطمینان کر لے اور قبلہ رخ کھڑا ہو جائے۔ ❶

نماز کی نیت:

جس نماز کی ادائیگی کا ارادہ ہو، فرض ہو یا نفل دل میں اس کی نیت کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ)) ❷

''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔''

نیت کا محل دل ہے، لہٰذا زبان سے نیت کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے قطعی ثابت نہیں ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''الفاظ سے نیت کرنا علماء مسلمین میں سے کسی کے نزدیک بھی مشروع نہیں۔'' ❸

تکبیر تحریمہ:

سجدہ کی جگہ پر نظر رکھ کر '' اللہ اکبر '' کے الفاظ سے تکبیر تحریمہ کہے۔ ❹

❶ صحیح بخاری، کتاب تقصیر الصلاۃ، باب ینزل للمکتوبۃ، رقم: ۱۰۹۹.

❷ صحیح بخاری، کتاب الإیمان والنذور، رقم: ٦٦٨٩۔ صحیح مسلم، رقم: ۱۹۰۷.

❸ الفتاویٰ الکبریٰ.

❹ سنن ابن ماجہ، کتاب إقامۃ الصلوات والسنۃ فیھا، رقم: ۸۰۳۔ البحر الزخار: ۱٦۸/۲۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رفع الیدین:

تکبیر کہتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر یا کانوں کی لو تک اٹھائے۔ ❶

سینے پر ہاتھ باندھنا:

پھر دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر باندھ لے۔ چنانچہ سیّدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى عَلَى صَدْرِهِ .)) ❷

''میں نے رسولِ کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، تو آپ نے اپنے ہاتھ، دایاں ہاتھ، بائیں ہاتھ پر رکھ کر، سینے پر باندھے۔''

استفتاح کی دعائیں:

تکبیر تحریمہ کے بعد قرأت شروع کرنے سے پہلے دعائے استفتاح پڑھنا مسنون ہے، جو یہ ہے:

ا..... ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ .)) ❸

''اے اللہ! تو پاک ہے، تیری ہی تعریف ہے، تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان سب سے اونچی ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔''

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب رفع الیدین في التکبیرۃ الأولیٰ مع الإفتتاح سواء، رقم: ٧٣٥۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، رقم: ٣٩٠، ٣٩١.

❷ صحیح ابن خزیمه، رقم: ٤٧٩۔ ابن خزیمہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❸ سنن ترمذی، ابواب الصلوٰۃ، رقم: ٢٤٣۔ سنن ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، رقم: ٧٧٥۔٧٧٦۔ سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاۃ، رقم: ٨٠٦۔ مستدرك حاکم: ١/ ٢٣٥۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے اور ذہبی نے اس پر ان کی موافقت کی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲......اگر چاہے تو اس کے علاوہ یہ دعا پڑھے:

((اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ. اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ.)) ❶

''اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان ایسی دوری کر دے جیسی مشرق ومغرب کے درمیان تو نے دوری کی ہے۔ اے اللہ! مجھے خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! مجھے میری خطاؤں سے پانی اور برف اور اولے سے دھو دے۔''

۳......رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں ایک شخص نے کہا:

((اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَاَصِيْلًا .))

''اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا اور تمام تعریفات اللہ کے لیے ہیں، بہت زیادہ۔ وہ (شراکت اور ہر عیب) سے پاک ہے۔ اور صبح وشام ہم اس کی پاکی بیان کرتے ہیں۔''

فضیلت......: یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کہ اس شخص کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے ہیں۔''

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں: جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے، میں نے ان کلمات کو پڑھنا کبھی نہیں چھوڑا۔ ❷

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب ما یقول بعد التکبیر، رقم: ۷۴۴۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب ما یقال بین تکبیرۃ الإحرام والقرأۃ، رقم: ۵۹۸.

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب ما یقال بین تکبیرۃ الاحرام والقراءۃ، رقم: ۶۰۱.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعوذ:

پھر کوئی ایک تعوذ پڑھیں:

۱...... ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ)) ❶

''میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود کی شر سے۔''

۲......((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ)) ❷

''میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود (کے شر) سے، اس کے خطرے سے، اس کی پھونکوں سے اور اس کے وسوسے سے۔''

نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کی فضیلت:

پھر سورۂ فاتحہ پڑھیں:

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ
الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ۝ ﴾

''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔ جو نہایت مہربان بے حد رحم کرنے والا ہے۔ جو مالک ہے روزِ جزا کا۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔ ہم کو سیدھا راستہ دکھا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا۔ نہ کہ ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا غضب نازل ہوا، اور نہ ان لوگوں کا جو گمراہ ہو گئے۔''

---

❶ صحیح ابن خزیمہ، رقم: ٤٦٧۔ ابن خزیمہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ سنن ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ٧٧٥۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے اور میں بندے کا سوال پورا کرتا ہوں، جب بندہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ'' کہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میرے بندے نے میری حمد بیان کی ہے۔ اور جب بندہ ''اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' کہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میرے بندے نے میری ثنا بیان کی ہے۔ جب بندہ ''مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ'' کہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعظیم کی ہے۔ جب بندہ ''اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ'' کہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے، اور میرے بندے کے لیے ہے جو بھی اس نے سوال کیا۔ اور جب بندہ کہتا ہے: ''اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، یہ میرے بندے کے لیے خاص ہے اور میرے بندے کے لیے ہے جو اس نے سوال کیا۔'' ❶

آمین کہنے کی فضیلت:

سورۂ فاتحہ کے ختم ہونے کے بعد آمین کہے۔ اور جب امام جہری نماز کی امامت کر رہا ہو، وہ بآواز بلند آمین کہے اور اسی طرح مقتدی بھی۔

سیّدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ نے پڑھا ﴿غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ﴾ پھر آپ نے بلند آواز سے آمین کہی۔ ❷

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِذَا اَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا ، فَإِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ تَأْمِیْنُهٗ تَأْمِیْنَ الْمَلَائِكَةِ

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ ، رقم: ۳۹۵.

❷ سنن ترمذی، ابواب الصلاۃ، رقم: ۲۴۸۔ سنن ابن ماجه، رقم: ۸۵۵۔ سنن ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، رقم: ۹۳۲۔ شیخ البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .))❶

''جب امام ''آمین'' کہے تو تم بھی آمین کہو (اس وقت فرشتے بھی آمین کہتے ہیں) تو جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل گئی اس کے تمام سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔''

نماز کی مسنون قرأت:

پھر قرآن میں سے جو آسان لگے اور یاد ہو پڑھے۔ ہم آپ کی سہولت کے لیے چند ایک سورتیں لکھتے ہیں:

سُورَةُ الإِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ① اَللّٰهُ الصَّمَدُ ② لَمْ يَلِدْ ۙ وَ لَمْ يُوْلَدْ ③ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ④﴾

''آپ کہہ دیجیے کہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، اس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے، اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔''

سورۃ اخلاص کی فضیلت:

ایک انصاری صحابی، مسجد قباء میں امامت کراتے تھے۔ ان کا معمول تھا کہ سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی دوسری سورت پڑھنے سے پہلے ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ (یعنی سورۃ اخلاص) تلاوت فرماتے، ہر رکعت میں اسی طرح کرتے۔ مقتدیوں نے امام سے کہا کہ آپ پہلے ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ کی تلاوت کرتے ہیں، پھر بعد میں دوسری سورۃ ملاتے ہیں، کیا ایک سورت تلاوت کے لیے کافی نہیں؟ اگر ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ کی تلاوت نہیں تو اس کو چھوڑ دیں اور دوسری سورت کی تلاوت کیا کریں۔ امام نے جواب دیا: میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ کی

❶ صحیح بخاری، کتاب الأذان رقم: ۷۸۰۔ صحیح مسلم، رقم: ۴۱۰۔ صحیح ابن خزیمہ، کتاب الصلاۃ: ۱/۲۲۵۔۲۵۶، رقم: ۵۷۰۱.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاوت نہیں چھوڑ سکتا۔ انہوں نے رسول مکرم علیہ الصلاۃ والسلام کی خدمت میں مسئلہ پیش کیا، تو نبی کائنات ﷺ نے اُس امام سے کہا کہ ''تم مقتدیوں کی بات کیوں تسلیم نہیں کرتے؟ اس سورۃ کو ہر رکعت میں کیوں لازمی پڑھتے ہو؟'' تو اس نے کہا: مجھے اس سورت کے ساتھ محبت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس سورت کے ساتھ تیری محبت تجھے جنت میں داخل کرے گی۔'' ❶

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝١ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝٢ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝٣ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝٤ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝٥ ﴾

''اے میرے نبی! آپ کہہ دیجیے، میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں، تمام مخلوقات کی شر سے، اور رات کی برائی سے جب اس کی بھیانک تاریکی ہر جگہ داخل ہو جاتی ہے۔ اور ان جادوگر عورتوں سے جو دھاگے پر جادو پڑھ کر پھونکتی ہیں اور گرہیں ڈالتی ہیں۔ اور حاسد کے حسد سے جب وہ اپنا حسد ظاہر کرتا ہے۔''

سُوْرَةُ النَّاسِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝١ مَلِكِ النَّاسِ ۝٢ اِلٰهِ النَّاسِ ۝٣ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۝٤ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝٥ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝٦ ﴾

❶ صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب الجمع بين السورتين في الركعة، تعليقاً ۔ سنن ترمذی، ابواب ثواب القرآن، رقم: ۲۹۰۶ .

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے میرے نبی! آپ کہہ دیجیے، میں انسانوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں ، انسانوں کے حقیقی بادشاہ کی پناہ میں، انسانوں کے تنہا معبود کی پناہ میں، وسوسہ پیدا کرنے والے، چھپ جانے والے شیطان کے شر سے جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ پیدا کرتا ہے چاہے وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔''

رکوع کا بیان:

پھر '' اَللّٰهُ اَكْبَرُ '' کہتے ہوئے رکوع کرے، اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھائے، اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھے، اور ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ .)) کہے۔ مذکورہ دعا کا تین مرتبہ یا اس سے زیادہ پڑھنا سنت ہے۔ ❶

رکوع کی مزید دعائیں:

۱......سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ رکوع میں یہ دعا پڑھتے :

((اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي.)) ❷

'' اے اللہ! میں تیرے ہی لیے جھکا ہوں، تجھ ہی پر ایمان لایا اور تیرا ہی اطاعت گزار رہوا۔ تیرے ہی لیے ڈر کر میرے کان، آنکھیں، میرا دماغ، میری ہڈیاں اور میرے پٹھے عاجز ہو گئے ہیں۔''

۲......سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے رکوع میں اکثر کہتے تھے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي.)) ❸

''اے اللہ! تو پاک ہے، اے ہمارے پروردگار! ہم تیری حمد بیان کرتے ہیں،

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۷۸۹، ۸۲۸۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، رقم: ۳۹۰، ۳۹۲، ۷۷۲، سنن ترمذی، کتاب الصلاۃ، رقم: ۲۶۱.

❷ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، رقم: ۱۸۱۲.

❸ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۷۹۴، ۸۱۷۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، رقم: ۴۸۴.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ! مجھے بخش دے۔"

۳......سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں کہتے تھے:

((سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ ، رَبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَالرُّوحِ.)) ❶

"بہت پاکیزگی والا، نہایت مقدس ہے تمام فرشتوں اور روح (جبریل علیہ السلام) کا رب۔"

۴......سیّدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع میں کہتے تھے:

((سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ.)) ❷

"پاک ہے وہ (اللہ) جو بڑی طاقت اور بادشاہی والا ہے، وہ بہت بڑائی والا اور صاحب عظمت ہے۔"

۵......حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں فرماتے:

((سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.)) ❸

"اے اللہ! تیرے ہی لیے پاکی اور تعریف ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے۔"

۶......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع وسجود میں تین دفعہ پڑھتے تھے:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ .))❹

"اللہ (شراکت اور ہر عیب سے) پاک ہے (ہم) اس کی تعریف کے ساتھ (اس کی پاکی بیان کرتے ہیں)۔"

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلوٰة، رقم: ۴۸۷.

❷ صحیح سنن ابو داؤد: ۱/ ۲۴۷، رقم: ۸۷۳.

❸ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ۴۵۸.

❹ سنن ابوداؤد، باب مقدار الرکوع والسجود، رقم: ۸۸۵۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیام بعد الرکوع کا بیان:

پھر اگر امام یا منفرد ہو تو رفع الیدین کرتے ہوئے، اور ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه)) کہتے ہوئے رکوع سے کھڑا ہو جائے۔ اور پوری طرح سیدھا کھڑا ہو جانے کے بعد یہ دعا پڑھے: ❶

ا...... ((رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ.))

"اے ہمارے رب! تیرے لیے ہی تعریف ہے، بہت زیادہ، پاکیزہ اور بابرکت۔"

فضیلت:

سیّدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا: "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" پس ایک مقتدی نے کہا: "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ ." پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا: "ابھی کس نے یہ کلمے پڑھے ہیں؟" ایک شخص نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے تیس سے زائد فرشتے دیکھے جو ان کلموں کا ثواب لکھنے میں جلدی کر رہے تھے۔" ❷

قیام بعد الرکوع کی مزید دُعائیں:

۲...... ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ ، وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ.)) ❸

"اے ہمارے پروردگار اللہ! تیرے ہی لیے ساری تعریفیں ہیں، آسمانوں اور زمینوں کے برابر، اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے اس کے برابر، اور اس

---

❶ صحيح بخاری، كتاب الأذان، رقم: ۷۳۵، ۷۳٦، ۷۳۷، ۷۹٦۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم: ٤٧٦.

❷ صحيح البخاری، كتاب الأذان، رقم: ۷۹۵. ❸ صحيح مسلم، كتاب الأذان، رقم: ٤٧٦.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے علاوہ جو چیز بھی تو چاہے اس کے برابر۔''

۳...... ((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ وَالْبَارِدِ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْوَسْخِ .))❶

''اے اللہ! تیرے ہی لیے ساری تعریف ہے، اتنی جس سے آسمان بھر جائیں اور زمین بھر جائے اور ہر اس چیز کے بھراؤ کے برابر جو تو چاہے۔ اے اللہ! مجھے برف، اولے اور ٹھنڈے پانی کے ساتھ پاک کر دے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں اور خطاؤں سے اسی طرح پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔''

سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ .))❷

''اے ہمارے رب؛ تیرے لیے ہی ساری تعریف ہے، جس سے آسمان بھر جائیں اور زمین بھر جائے اور دونوں کے درمیان جو کچھ ہے وہ بھر جائے اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے وہ بھر جائے۔ اے تعریف اور بزرگی کے لائق، سب سے سچی بات جو بندے نے کہی، وہ یہ ہے، جبکہ ہم سب تیرے بندے

❶ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم: ٢٠٤/٤٧٦.

❷ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم: ٤٧٧.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں! اے اللہ! کوئی روکنے والا نہیں اس چیز کو جو تو نے عطا کی، اور وہ چیز کوئی دینے والا نہیں جو تو نے روک دی اور کسی کا مقام و مرتبہ اسے تیرے عذاب سے بچا نہیں سکتا۔''

رفع الیدین کا ثواب:

رفع الیدین نماز کی زینت اور باعث اجر و ثواب ہے۔ چنانچہ نعمان بن ابی عیاش رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ہر چیز کے لیے زینت ہوتی ہے، اور نماز کی زینت رفع الیدین ہے۔'' ❶

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جو مقصد تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کا ہے، وہی مقصد رکوع کو جاتے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے رفع الیدین کا ہے اور یہ کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے۔'' ❷

سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان فرماتے ہیں کہ ''نماز میں جو شخص رفع الیدین کرتا ہے اس کے لیے ہر ایک اشارے کے بدلے ایک انگلی پر ایک نیکی یا درجہ ملتا ہے۔'' ❸

سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''آدمی اپنی نماز میں اپنے ہاتھ کے ساتھ جو اشارہ کرتا ہے اس کے عوض اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، ہر انگلی کے بدلے ایک نیکی ملتی ہے۔'' ❹

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنی کتاب الصلاۃ تحقیق و تقدیم شیخ محمد حامد الفقی صفحہ نمبر ۵۶ میں فرماتے ہیں کہ نماز میں رفع الیدین کرنا نیکیوں کو بڑھا دیتا ہے۔

---

❶ جزء رفع الیدین، ص: ٥٩.

❷ کتاب الأم: ۱/۹۱۔ السنن الکبری للبیهقی: ۲/۸۲.

❸ الفوائد، لبحیری ق ۲/۳۹۔ مسند الفردوس، للدیلمی: ٤/٣٤٤۔ معجم کبیر، للطبرانی: ۲۹۷/۷۔ مجمع الزوائد: ۱۰۳/۲۔ سلسلة الصحیحة، رقم: ۳۲۸٦.

❹ سلسله احادیث صحیحه، رقم: ۳۲۸٦۔ طبرانی بکیر: ۲۹۷/۱۷.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رفع الیدین کا عرفان وعروج:

ایک دفعہ رفع الیدین کرنے سے دس نیکیاں ملیں تو چار رکعت والی نماز میں صرف رفع الیدین کرنے سے انسان سو(100) نیکیاں حاصل کر لیتا ہے۔ جبکہ پانچوں نمازوں کی نیکیاں (430) بنتی ہیں اور اسلامی سال کے (360) دن ہوتے ہیں۔ اس حساب سے ایک سال میں (154800) نیکیاں حاصل ہوں گی۔

اگر سنن راتبہ کو دیکھا جائے تو وہ ایک دن میں ''بارہ'' رکعت ہیں۔ جن میں رفع الیدین کی تعداد (60) ہے۔ اس لحاظ سے انسان سنن راتبہ پر ایک دن میں چھ سو (600) نیکیاں حاصل کرلے گا۔ جبکہ ایک سال کی نیکیاں دو لاکھ سولہ ہزار (216000) بنیں گی۔

سنن راتبہ اور فرائض میں صرف رفع الیدین پر حاصل ہونے والی نیکیاں تین لاکھ ستر ہزار آٹھ سو (370800) تک پہنچ جاتی ہیں۔ اگر کوئی شخص نوافل کا عادی ہے تو اس کی نیکیاں تو اور ہی زیادہ ہوں گی۔ ''ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب''

پیارے بھائیوں اور بہنو! ہر شخص دنیا میں نفع کا سودا چاہتا ہے۔ اگر آپ نماز میں رفع الیدین کرلیں اور آپ کے رفع الیدین پر اتنی زیادہ نیکیاں حاصل ہو جائیں۔ بتائیے، آپ کو اور کیا چاہیے؟ کیا آپ یہ منافع کا سودا ہاتھ سے جانے دیں گے؟ ''ذلك فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم'' (الحدید: ۲۱)

سجدہ:

پھر '' اَللّٰہُ اَکْبَرُ '' کہتے ہوئے سجدہ میں جائے، اور سجدے میں اپنے دونوں بازوؤں کو پہلوؤں سے اور دونوں رانوں کو پنڈلیوں سے دور رکھے، اور سات اعضاء: پیشانی ناک سمیت، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کے پوروں پر سجدہ کرے۔ اور سجدے میں ((سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی.)) تین یا اس سے زیادہ مرتبہ کہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے علاوہ بھی جو دعائیں چاہے پڑھے۔ ❶

سجدہ اور قرب الٰہی:

سجدہ انسان کو رب تعالیٰ کے قریب کر دیتا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ﴾ (العلق : ۱۹)

''اور اپنے رب کے سامنے سجدہ کیجیے، اور اس کا قرب حاصل کیجیے۔''

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول رب العالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً بندہ حالت سجدہ میں اپنے رب سے بہت قریب ہوتا ہے۔ پس (سجدے میں) زیادہ سے زیادہ دعا کرو۔'' ❷

سجدہ اور جنت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب (مومن) ابن آدم سجدے کی آیت تلاوت کرتا ہے۔ پھر (پڑھنے اور سننے والا) سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا ایک طرف ہو کر کہتا ہے، ہائے میری ہلاکت، تباہی اور بربادی! آدم کے بیٹے کو سجدے کا حکم دیا گیا۔ اس نے سجدہ کیا۔ پس اس کے لیے بہشت ہے۔ اور مجھے سجدے کا حکم دیا گیا میں نے نافرمانی کی، پس میرے لیے آگ ہے۔'' ❸

سجدہ اور گناہوں کا مٹنا:

سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا، آپ مجھے ایسا حکم دیں کہ میں اسی کا ہو کر رہ جاؤں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جان لے کہ تو جب

❶ سنن ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، رقم: ۷۳۰، ۷۳٤، ۸۹۵۔ سنن ترمذی، کتاب الصلاۃ، رقم: ۳۰٤، صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۸۱۲، ۸۲۸۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، رقم: ٤۹۰۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، رقم: ۷۷۲۔ مسند البزار۔ معجم کبیر، للطبرانی مجمع الزوائد: ۲/ ۳۱۵.

❷ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، رقم: ٤۸۲.

❸ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: ۸۱.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرتا ہے وہ تجھے ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اس (سجدے) کی وجہ سے تیرا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔'' ❶

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدم کا بیٹا سجدے کی آیت تلاوت کرتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان اس سے دور ہوکر رونا شروع کر دیتا ہے، اور کہتا ہے، مجھے افسوس ہے کہ آدم کے بیٹے کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا اس نے سجدہ کیا اس کے لیے جنت ہے۔ مجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا، میں نے انکار کیا میرے لیے دوزخ ہے۔ ❷

سجدہ اور جنت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت:

سیّدنا ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رات گزارتا تھا آپ کے لیے وضوء کا پانی اور آپ کی (دیگر) ضرورت (مسواک وغیرہ) لاتا تھا۔ (ایک رات خوش ہوکر) آپ نے مجھے فرمایا: ''(کچھ دین و دنیا کی بھلائی) مانگو۔ (مجھ سے دعا کروالو) میں نے کہا: جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اس کے علاوہ کوئی اور چیز؟ میں نے کہا: بس یہی! پھر آپ نے فرمایا: ''پس اپنی ذات کے لیے سجدوں کی کثرت سے میری مدد کرو۔'' ❸

سجدہ کی مسنون مزید دعائیں:

سجدہ نماز کا راز اور اس کا عظیم رکن اور رکعت کا خاتمہ ہے، اس سے پہلے جو ارکانِ نماز ہیں وہ اس کے مقدمات ہیں۔ چنانچہ وہ حج میں طواف زیارہ کے زیادہ مشابہ ہیں، کیونکہ وہ حج کا مقصد اور اللہ تعالیٰ کے ہاں داخل ہونے کا محل ہے۔ اور اس سے پہلے جو کچھ ہے وہ اس کے لیے مقدمات ہیں۔ اسی لیے بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب سجدہ کی

❶ سلسلہ احادیث صحیحہ، رقم: ۱۴۸۸۔ مسند احمد: ۵/۲۴۸۔۲۴۹.

❷ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: ۲۴۴.

❸ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل السجود والحث علیه، رقم: ۴۸۹.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالت میں ہوتا ہے۔ اور اس کی سب سے افضل حالت وہ ہے جس میں وہ اللہ سے سب سے زیادہ قریب ہو، لہٰذا اس جگہ دعا کرنا قبولیت کے سب سے زیادہ قریب ہے۔ لہٰذا سجدہ کی حالت میں زیادہ سے زیادہ دعا کرنے کا حکم ہے۔

(۱) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں کثرت سے یہ دعا پڑھتے تھے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ.)) [1]

''اے اللہ! تو پاک ہے، اے ہمارے پروردگار! ہم تیری حمد بیان کرتے ہیں، اے اللہ! مجھے بخش دے۔''

(۲) سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ ، وَبِكَ آمَنْتُ ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ ، سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ.)) [2]

''اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا، تجھ پر ہی ایمان لایا اور میں تیرا ہی فرمانبردار بنا، میرے چہرے نے اس ذات (اقدس) کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا فرمایا اور اس کی صورت بنائی۔ اس نے اس کی سماعت اور اس کی نظر کو کھولا ہے۔ وہ اللہ نہایت بابرکت ہے کہ جو بہترین تخلیق کرنے والا ہے۔''

(۳) سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سجدے میں یہ دعا کہتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ

[1] صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۷۹۴، ۸۱۷۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، رقم: ۴۸۴.

[2] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، رقم: ۱۸۱۲.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسِرَّهُ)) ❶

''اے اللہ! میرے چھوٹے اور بڑے، پہلے اور پچھلے ظاہر اور پوشیدہ سب کے سب گناہ معاف کر دے۔''

(۴) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی آخر الزماں، سردارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ تہجد کے سجدوں میں پڑھتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ ، وَأَعُوذُبِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ.)) ❷

''اے اللہ! میں تیری رضا کے ذریعے تیرے غصے سے، تیری معافی کے ذریعے تیری سزا سے، اور میں تیری ذاتِ اقدس کے ساتھ تیری ذات کی پناہ چاہتا ہوں (کہ تو کہیں ناراض نہ ہو جائے) میں پوری طرح تیری تعریف نہیں کر سکتا (تو اس حمد و ثناء کے لائق ہے) تو ویسا ہی ہے جس طرح تو نے اپنی تعریف و ثناء خود فرمائی ہے۔''

(۵) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں (یہ) کہتے تھے:

((سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَالرُّوحِ.)) ❸

''بہت پاکیزگی والا، نہایت مقدس ہے تمام فرشتوں اور روح (جبریل علیہ السلام) کا رب۔''

(۶) ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى وَبِحَمْدِهِ.)) ❹

''سب سے بلند رب پاک ہے، اور ان سب سے بزرگ و برتر ہے۔''

---

❶ صحیح مسلم، كتاب الصلاة، رقم: ١٠٨٤.

❷ صحیح مسلم، كتاب الصلاة، رقم: ١٠٩٠.

❸ صحیح مسلم، كتاب الصلوٰة، رقم: ٨٤٧.

❹ سنن ابو داؤد، ابواب الركوع والسجود، رقم: ٨٧٠۔ صحیح مسلم، رقم: ٤٨٤.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷) ((سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.)) ❶

”اے اللہ! تو (ہر عیب اور شراکت سے) پاک ہے اور اپنی حمد وثناء کے ساتھ (بہت زیادہ بزرگی اور شان والا ہے) صرف تو ہی معبود برحق ہے۔“

(۸) سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجود میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

((سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ، وَأَتُوبُ إِلَيْكَ.)) ❷

(اے اللہ!) ”تو پاک ہے (ہر شراکت اور عیب سے) اور ہر قسم کی تعریف تیری ہے، میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔“

(۹) ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ.)) ❸

”اے اللہ! تو پاک ہے، ہمارے رب! ہر قسم کی تعریف کے لائق تو ہی ہے۔ اے اللہ! مجھے بخش دے، بے شک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔“

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع وسجود میں تین دفعہ یہ دعا پڑھتے تھے:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ.)) ❹

”اللہ (شراکت اور ہر عیب سے) پاک ہے (ہم) اس کی تعریف کے ساتھ (اس کی پاکی بیان کرتے ہیں)۔“

(۱۱) ((رَبِّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَإِسْرَافِيْ فِيْ أَمْرِيْ كُلِّهِ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ٤٨٥۔ مسند ابو عوانۃ: ٢/١٦٩۔ مسند احمد: ٦/١٥١۔ صفة صلاة النبی صلی اللّٰه علیه وسلم للألبانی، ص: ١٤٧.

❷ معجم کبیر، للطبرانی: ١/٧٢۔ سلسلة الصحیحة، رقم: ٢٠٤.

❸ مسند أحمد، رقم: ٣٦٨٣، ٣٧٤٥۔ سلسلة الصحیحة، رقم: ٢٠٨٤.

❹ سنن ابوداؤد، باب مقدار الرکوع والسجود، رقم: ٨٨٥۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنِّیْ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطَایَایَ وَعَمَدِیْ وَجَھْلِیْ وَھَزْلِيْ وَکُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَأَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ.)) ❶

''میرے رب! میری خطا، میری نادانی اور تمام معاملات میں میرے حد سے تجاوز کرنے میں میری مغفرت فرما، اور وہ گناہ بھی جن کو تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت کر، میری خطاؤں میں، میرے بالارادہ اور بلا ارادہ کاموں اور میرے ہنسی مزاح کے کاموں میں اور یہ سب میری ہی طرف سے ہیں۔ اے اللہ! میری مغفرت کر ان کاموں میں جو میں کر چکا ہوں اور انھیں جو کروں گا اور جنھیں میں نے چھپایا، اور جنھیں ظاہر کیا، تو ہی سب سے پہلے ہے، اور تو ہی سب سے بعد میں ہے اور تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔''

(۱۲) ((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ.)) ❷

''اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے، جو میں چھپ چھپ کر یا سرعام کرتا ہوں۔''

(۱۳) محسن انسانیت ﷺ سجدے میں کہتے:

((اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا، وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا، وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا، وَعَنْ یَمِیْنِيْ نُوْرًا، وَعَنْ یَسَارِيْ نُوْرًا، وَفَوْقِيْ نُوْرًا، وَتَحْتِيْ نُوْرًا، وَأَمَامِيْ نُوْرًا، وَخَلْفِيْ نُوْرًا، وَعَظِّمْ لِيْ نُوْرًا.)) ❸

''اے اللہ! میرے دل، میری بصارت اور سماعت کو (ایمان کے نور سے)

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ٦٣٩٨، ٦٣٩٩۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: ۲۷۱۹۔ زاد المعاد: ۱/ ۲۲٦۔۲۲۷.

❷ مصنف ابن ابی شیبة: ۱۱۲/۱۲۔ مستدرك حاکم: ۱/ ۲۲۱۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے اور ذہبی نے اس پر ان کی موافقت کی ہے۔

❸ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب الدعاء في صلاة اللیل وقیامه، رقم: ۷٦۳.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منور فرما، میرے دائیں بائیں، اوپر نیچے، سامنے اور پیچھے (ہر طرف) نور پھیلا دے، اور میری (ہدایت کی) روشنی کو بڑھا دے۔''

رکوع وسجود میں امام سے جلدی کرنے کی ممانعت:

محمد بن زیاد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم سے کوئی اس بات سے نہیں ڈرتا کہ جب وہ امام سے پہلے اپنا سر اٹھائے تو اللہ اس کے سر کو گدھے کا سر یا اس کی صورت کو گدھے کی صورت بنا دے۔ [1]

جلسہ اور اس کی مسنون دعائیں:

پھر ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہتے ہوئے سر اٹھائے، اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے، اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جائے، اور دونوں ہاتھ، دونوں رانوں اور گھٹنوں پر رکھے۔ [2] اور یہ دعا پڑھے:

(۱) ((رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَاجْبُرْنِيْ.)) [3]

''اے اللہ! مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم کر، اور مجھے عافیت دے، اور مجھے رزق عطا فرما اور مجھے ہدایت دے اور میرے نقصان پورے کر۔''

(۲) سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان پڑھا کرتے تھے:

((رَبِّ اغْفِرْلِيْ، رَبِّ اغْفِرْلِيْ.)) [4]

---

[1] سنن دارمی، رقم: ۱۳۵۵۔ صحیح بخاری، رقم: ۶۹۱۔ صحیح مسلم، رقم: ۹۶۲.

[2] سنن ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، رقم: ۷۳۰۔ سنن ترمذی، کتاب الصلاۃ، رقم: ۳۰۴۔ سنن ابن ماجة، کتاب اقامة الصلاۃ، رقم: ۱۰۶۰۔ صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب سنة الجلوس في التشهد، رقم: ۸۲۸.

[3] سنن ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، رقم: ۸۵۰۔ سنن ترمذی، ابواب الصلاۃ، رقم: ۲۸۴۔ سنن ابن ماجة، رقم: ۸۹۸۔ مستدرك حاکم ۱/ ۲۶۲، ۱/ ۲۷۱۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے، اور ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے۔

[4] سنن ابو داؤد، ابواب الرکوع والسجود، رقم: ۸۷۴۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے میرے رب! مجھے بخش دے، اے میرے رب! مجھے بخش دے۔''

اس کے بعد '' اللّٰہ اکبر '' کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کرے، اور اس میں بھی وہی سب کچھ کرے جو پہلے سجدہ میں کیا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی پہلی رکعت پوری ہوگئی۔

پھر '' اللّٰہ اکبر '' کہتے ہوئے دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے۔

جلسۂ استراحت:

پہلی اور تیسری رکعت کے بعد دوسری اور چوتھی رکعت کے لیے اُٹھنے سے پہلے ایک دفعہ اطمینان کے ساتھ بیٹھ جائیں، اور پھر ہاتھوں کا سہارا لے کر کھڑے ہوں۔ ❶

دوسری رکعت کے شروع میں سورۂ فاتحہ اور قرآن کی کچھ آیتیں پڑھے، پھر رکوع کرے، پھر رکوع سے سر اٹھائے اور دو سجدے ٹھیک اسی طرح کرے جیسے پہلی رکعت میں کیے تھے۔

تشہد:

دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد بالکل اسی طرح بیٹھ جائے جیسے دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا، پھر تشہد پڑھے، اور انگشت شہادت کے ساتھ اشارہ کرے، انگلی کو اٹھائے رکھے، اور اسے ہلاتا رہے اور انگلی میں تھوڑا سا خم ہو۔ ❷ تشہد یہ ہے:

((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.)) ❸

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۸۲۴.

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم: ۵۷۹، ۵۸۰۔ سنن ابو داؤد، کتاب استفتاح الصلاة، رقم: ۷۲۶۔ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۷۳۹۔ صحیح ابن حبان: ۱۸۲/۵، ۱۸۴۔ صحیح ابن خزیمة، رقم: ۷۱۶.

❸ صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب التشهد في الآخرة، رقم: ۸۳۱، ۸۳۵۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب التشهد في الصلاة، رقم: ۴۰۲.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’ساری حمد و ثنا اور نمازیں اور پاکیزہ چیزیں (ساری زبانی قولی اور فعلی عبادتیں) اللہ کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو، اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکت نازل ہو، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

دُرودشریف:

تشہد کے بعد درودِ پاک پڑھے۔ دُرودشریف کے مسنون الفاظ یہ ہیں:

((اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.)) [1]

’’اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور آل محمد (ﷺ) پر جیسے رحمت نازل کی تو نے ابراہیم (علیہ السلام) پر اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر، بیشک تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اور برکت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور آل محمد (ﷺ) پر، جیسے برکت نازل کی ابراہیم (علیہ السلام) پر اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر، بیشک تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔‘‘

دُرود کے بعد کی دعائیں:

اور اس کے بعد ’’خواہ فرض نماز ہو یا نفل‘‘ دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے جو دعا چاہے کرے۔ [2]

(۱) ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ،

[1] صحیح بخاری، کتاب الأنبیاء، رقم: ۳۳۷۰.

[2] سنن نسائی، کتاب التطبیق، رقم: ۱۱۶۳۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ.)) ❶

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم کے عذاب سے، اور قبر کے عذاب سے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے، اور مسیح دجال کے فتنہ سے۔''

(۲) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ، فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.)) ❷

''اے اللہ! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا، پس مجھے اپنی خاص مغفرت سے بخش دے، اور مجھ پر رحم کر۔ یقیناً تو ہی بخشنے والا، بے حد رحم کرنے والا ہے۔''

(۳) ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.)) ❸

''اے اللہ! مجھے بخش دے جو میں نے پہلے کیا اور جو پیچھے کیا۔ جو میں نے چھپا کر کیا اور جو میں نے علانیہ کیا۔ جو میں نے زیادتی کی اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی مقدم کرنے والا ہے (اپنی اطاعت کے ساتھ جسے چاہے) اور تو ہی مؤخر کرنے والا ہے (جسے چاہے اس کی نافرمانی کی وجہ سے) تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔''

(۴) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوْذُبِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا

❶ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم: ٥٨٨. ❷ صحيح البخاري، كتاب الاذان، رقم: ٨٣٤.

❸ صحيح مسلم، صلاة المسافرين، رقم: ١٨١٢.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.)) ❶

''اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں بزدلی سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں، اور اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ نکمی عمر کی طرف لوٹایا جاؤں، میں دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

(۵) ((اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي. أَللّٰهُمَّ وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَاءِ وَالْغَضَبِ. وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى، وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلٰى لِقَاءِكَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، أَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ.)) ❷

''اے اللہ! میں تیرے غیب جاننے اور مخلوق پر قدرت رکھنے کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس وقت تک زندگی عطا کیے رکھ جب تک تو زندگی کو میرے لیے بہتر جانتا ہے اور مجھے اس وقت فوت کرنا جب تو وفات کو میرے لیے بہتر جانے۔ اے اللہ! میں تجھ سے غائب (تنہائی میں) اور حاضر (سب کے سامنے) ہونے کی حالت میں تیری خشیت کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں تجھ سے راضی اور غصے والی ہر دو حالتوں میں کلمہ حق (کہنے) کا سوال کرتا ہوں (کہ اس کی مجھے توفیق دیے رکھنا) اور میں تجھ سے غریبی اور امیری ہر دو حالتوں میں

❶ صحیح البخاری، کتاب الدعوات، رقم: ٦٣٧٠.

❷ سنن النسائی، کتاب السهو، رقم: ١٣٠٦ ـ الکلم الطیّب، لشیخ الإسلام ابن تیمیه رحمه الله، رقم: ١٠٤ ـ عبدالقادر الارناؤوط نے اسے ''جیّد الاسناد'' قرار دیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میانہ روی (کی توفیق) کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو۔ اور میں تجھ سے آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو کبھی منقطع نہ ہو۔ اور میں تجھ سے تیرے فیصلے پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے موت کے بعد والی ''زندگی کی ٹھنڈک'' کا سوال کرتا ہوں۔ اور اے اللہ! میں تجھ سے تیرے (پر جلال) چہرے کی طرف دیکھنے کی لذت کا سوال کرتا ہوں۔ اور (اسی طرح) تجھ سے ملاقات کے شوق کا میں سوال کرتا ہوں جو کسی تکلیف دہ مصیبت اور گمراہ کن فتنے کے بغیر ہو۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرما (جو دل کی گہرائیوں اور اعمال صالحہ کی پنہائیوں کے ساتھ لذت کا ذریعہ بنے) اور ہمیں (لوگوں کو) رہنمائی دینے والے اور (خود) ہدایت (صراط مستقیم) پانے والے بنا دے۔''

(٦) ((أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ! بِأَنَّكَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ. أَنْ تَغْفِرَلِيْ ذُنُوْبِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.))

''اے اللہ! بلا شبہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ کہ تو واحد، اکیلا اور بے نیاز ذات ہے کہ جس نے نہ کسی کو جنا ہے (تو کسی کا باپ نہیں) اور نہ تو کسی کا جنا ہوا (بیٹا) ہے، اور (تو وہ ہستی ہے کہ) اس کا برابر والا (جوڑ کا) کوئی نہیں ہے۔ یہ کہ تو میرے گناہ بخش دے (سب کے سب) یقیناً تو ہی بخشنے والا، بے حد مہربان ہے۔''

فضیلت:

نبی ﷺ نے ایک شخص کو تشہد میں یہ دعا مانگتے سنا تو تین بار فرمایا: ((قَدْ غُفِرَ لَهُ .)) [1]

[1] سنن النسائي، كتاب السهو، رقم : ١٣٠٢۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح سنن النسائی میں درج فرمایا ہے۔ سنن أبي داؤد، رقم : ٩٨٥۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷) ((أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ! يَاحَيُّ يَاقَيُّومُ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُبِكَ مِنَ النَّارِ.)) ❶

''اے اللہ ! میں تجھ سے اس بات کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ حمد (وثناء) تیرے ہی لیے ہے ۔ تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ۔ بے حد احسان کرنے والا ، تمام آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے اے بزرگی اور عزت والے رب! اے زندہ اور ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے (اللہ)! میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

سلام:

پھر ''السلام علیکم ورحمته اللّٰه'' کہتا ہوا داہنی طرف، اور پھر اسی طرح بائیں طرف سے سلام پھیر دے۔ ❷

لیکن اگر تین تین رکعت والی نماز مغرب ہو، یا چار رکعت والی نماز ظہر یا عصر یا عشاء ہو تو تشہد کے بعد '' اللّٰه اکبر '' کہتا ہوا کھڑا ہو جائے اور رفع الیدین کرے، اور صرف سورۂ فاتحہ پڑھے، پھر اسی طرح رکوع اور سجدے کرے جس طرح پہلی دونوں رکعتوں میں کیے تھے، اور اسی طرح چوتھی رکعت بھی مکمل کرے، البتہ اس مرتبہ تشہد میں تو رک کرے، یعنی دایاں پاؤں کھڑا رکھے اور اس کے نیچے سے بایاں پاؤں نکال کر کولھے پر بیٹھے، ❸ پھر مغرب کی تیسری رکعت اور ظہر اور عصر اور عشاء کی نماز میں چوتھی رکعت کے بعد تشہد اور اس کے بعد رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھے، اور پھر دعا مانگے ، پھر

---

❶ سنن النسائی، کتاب السھو، رقم : ۱۳۰۱۔ سنن ابن ماجه، رقم : ۹۱۰۔ سنن ابی داؤد، رقم : ۷۹۲۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ سنن ابو داؤد، ابواب الرکوع والسجود، رقم: ۹۶۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❸ سنن ابوداؤد، رقم: ۷۳۰۔ صحیح ابن حبان : ۸۲/۵، ۱۸۴۔ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دائیں اور بائیں طرف سلام پھیر دے، اور اس کے ساتھ ہی نماز مکمل ہوگئی۔

ذکر کی فضیلت:

ذاکرین کے لیے اللہ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾ (الرعد: ٢٨)

''آ گاہ رہیے کہ اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔''

اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اپنے رب کو یاد کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ جیسی ہے۔'' [1]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿٤١﴾﴾ (الاحزاب: ٤١)

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کو بہت ہی کثرت سے یاد کرو۔''

اور مزید فرمایا:

﴿وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٣٥﴾﴾ (الاحزاب: ٣٥)

''اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور عورتیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔''

نماز کے بعد مسنون اذکار:

نمازی کے لیے سلام پھیرنے کے بعد اونچی آواز سے ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) کہنا چاہیے، پھر وہ تین مرتبہ، ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ)) کہے۔ اور پھر یہ دعائیں پڑھنا مسنون ہیں۔ [2]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ٦٣٠٨.

[2] صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب الذکر بعد الصلاة، رقم: ٨٤١، ٨٤٢۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب الذکر بعد الدعاء، رقم: ٥٨٣.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.)) ❶

''اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی حاصل ہوتی ہے، تو بڑا ہی بابرکت ہے اے عظمت و بزرگی والے۔''

(۲) ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.)) ❷

اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو کچھ تو دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں، اور جو تو روک لے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو اس کی دولت تیرے عذاب سے فائدہ نہ دے گی۔''

(۳) سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے معاذ! اللہ کی قسم! میں تجھ سے محبت کرتا ہوں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جب تو مجھ سے محبت رکھتا ہے تو میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ) ہر (فرض) نماز کے بعد یہ (دُعا) پڑھنا نہ چھوڑنا:

((رَبِّ أَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ)) ❸

''اے میرے رب! ذکر کرنے، شکر کرنے اور اچھی عبادت کرنے میں میری مدد کر۔''

---

❶ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ، رقم: ۱۳۳٤.

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم: ۱۳۳۸٤.

❸ سنن النسائی الکبریٰ، کتاب الصلاۃ، رقم: ۱۲۲٦۔ مستدرك حاکم: ۱/۲۷۳ و ۳/۲۷۳، ۲۷٤۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے، اور ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) پھر تینتیس (۳۳) مرتبہ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ)) تینتیس (۳۳) مرتبہ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) اور تینتیس (۳۳) مرتبہ ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ)) کہے اور سو (۱۰۰) کی گنتی اس دعا سے پوری کرے:

((لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.)) ❶

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔''

(۵) ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھے، فجر اور مغرب کی نماز کے بعد ان تینوں سورتوں کا تین تین بار پڑھنا مستحب ہے۔ ❷

(۶) اسی طرح مغرب اور فجر کی نماز کے بعد مذکورہ اذکار کے بعد درج ذیل تسبیحات کا دس مرتبہ پڑھنا مستحب ہے:

((لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.))

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔''

(۷) اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر سے سلام پھیرتے تو کہتے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ عِلْماً نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَّ عَمَلًا مُتَقَبَّلًا)) ❸

---

❶ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ، رقم: ۵۹۷.

❷ سنن ابو داؤد، ابواب الوتر، باب في الإستغفار، رقم: ۱۵۲۳۔ مستدرک حاکم: ۱/ ۲۵۳۔ صحیح ابن حبان، رقم: ۲۳۴۷۔ حاکم اور ابن حبان نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❸ سنن ابن ماجۃ، کتاب اقامۃ الصلوٰت والسنۃ فیھا، رقم: ۹۲۵۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع، پاکیزہ رزق اور شرفِ قبولیت حاصل کرنے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔''

واضح رہے کہ مذکورہ اذکار وتسبیحات کا پڑھنا مستحب ہے، اوران کے علاوہ بھی مسنون اذکار ہیں۔

صبح وشام کے اذکار:

صبح کے اذکار فجر کے بعد اور شام کے اذکار مغرب سے پہلے یا بعد میں کیے جا سکتے ہیں۔

(۱) آیۃ الکرسی پڑھنے والا جنات سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ (صبح وشام ایک ایک مرتبہ) ❶

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَ لَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾﴾

(البقرۃ: ۲۵۵)

(۲) مندرجہ ذیل سورتوں کی تلاوت ہر چیز سے کافی ہو جاتی ہے۔ ❷ (صبح وشام تین تین مرتبہ)

سُوْرَةُ الْاِخْلَاص

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿۲﴾ لَمْ یَلِدْ ۙ۬ وَ لَمْ یُوْلَدْ ﴿۳﴾ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾﴾

سُوْرَةُ الْفَلَق

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿۲﴾ وَمِنْ شَرِّ

---

❶ السنن الکبریٰ، للنسائی، رقم: ۹۹۲۸۔ کتاب الدعاء، للطبرانی، رقم: ۶۷۵۔ صحیح الترغیب والترھیب: ۱/ ۲۷۳..

❷ سنن ابوداؤد، باب فی الإستغفار، رقم: ۱۵۲۳۔ صحیح سنن الترمذی: ۳/ ۱۸۲.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۞ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۞ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۞﴾

سُوْرَةُ النَّاس

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۞ مَلِكِ النَّاسِ ۞ اِلٰهِ النَّاسِ ۞ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۞ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۞ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۞﴾

(۳) جو شخص (دن میں) سو مرتبہ مندرجہ ذیل کلمات پڑھ لے اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔ سو نیکیاں لکھی جائیں گی سو برائیاں مٹائی جائیں گی، اور اس دن شام تک شیطان سے بچاؤ رہے گا۔ (صبح وشام ایک مرتبہ اور دس مرتبہ پڑھنا بھی درست ہے۔)

((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.)) [1]

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں، اسی کا ملک ہے، اور اسی کی حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

(۴) مندرجہ ذیل کلمات پڑھنے والے سے افضل کسی کا عمل نہیں ہوگا، اور اس کے (صغیرہ) گناہ بخش دیئے جائیں گے، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (صبح وشام سو مرتبہ)

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ.)) [2]

''اللہ پاک ہے، اور اس کی تعریف کے ساتھ۔ (میں اس کی تسبیح کرتا ہوں)''

(۵) یہ دعا پڑھنے والے کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ نیز اسے اچانک کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی۔ (صبح وشام تین تین مرتبہ)

---

[1] صحيح بخارى، كتاب الدعوات، باب: ٦٤۔ صحيح سنن ابن ماجه: ٢/ ٣٣١۔ صحيح الترغيب والترهيب: ١/ ٢٧٢.

[2] صحيح مسلم: ٤/ ٢٠٦٧١.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ.)) [1]

''(شروع) اللہ کے نام کے ساتھ کہ جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی، اور وہی سننے والا جاننے والا ہے۔''

(٦) یہ دعا پڑھنے والے کو زہریلے جانور کا ڈنگ نقصان نہیں پہنچائے گا۔ (شام تین مرتبہ)

((أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.)) [2]

''میں اللہ کے کامل کلمات کی پناہ پکڑتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔''

(٧) ((اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ أَنْتَ. اَللّٰهُمَّ إِنِّیٓ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، أَللّٰهُمَّ إِنِّیٓ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابَ الْقَبْرِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ أَنْتَ.)) [3]

(صبح وشام تین تین مرتبہ)

''اے اللہ! میرے بدن میں مجھے عافیت عطا فرما۔ اے اللہ! میری سماعت میں مجھے عافیت عطا فرما۔ اے اللہ! میری نظر میں مجھے عافیت عطا فرما۔ تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے۔ اے اللہ! بلاشبہ میں کفر اور فقر سے تیری پناہ کا طلب گار ہوں۔ اے اللہ! بلاشبہ میں عذابِ قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔''

(٨) ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ.)) [4] (ستر سے سو مرتبہ روزانہ)

''میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں، اور اس کی طرف توبہ (رجوع) کرتا ہوں۔''

(٩) یہ کلمات کہنا صبح کی نماز سے اشراق تک مسلسل ذکر کرنے سے زیادہ وزنی ہیں۔ [5]

---

[1] صحیح سنن الترمذی: ۳/ ۱۴۱۔ صحیح سنن ابو داؤد: ۳/ ۹۵۸.

[2] صحیح الترمذی: ۳/ ۱۸۷.

[3] صحیح ابو داؤد: ۳/ ۹۵۹.

[4] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ٦٣٠٧.

[5] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: ۲۷۲۷.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضٰى نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ.)) (صبح تین مرتبہ)

''اللہ پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے۔ اپنی مخلوق کی گنتی کے برابر، اور اپنے نفس کی رضا کے برابر، اور اپنے عرش کے وزن کے برابر، اور اپنے کلمات کی سیاہی کے برابر۔''

(۱۰) ((اَصْبَحْنَا (اَمْسَيْنَا) عَلٰى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَعَلٰى كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلٰى مِلَّةِ أَبِيْنَا إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ.)) [1] (صبح وشام ایک ایک مرتبہ)

''ہم نے صبح (شام) کی فطرت اسلام اور کلمہ اخلاص پر، اور اپنے نبی محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ ابراہیم حنیف مسلم کی ملّت پر اور وہ مشرک نہیں تھے۔''

(۱۱) ((اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا (بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا) وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ.)) [2] (صبح وشام ایک مرتبہ)

''اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ ہم نے صبح کی، اور تیرے نام کے ساتھ ہم نے شام کی، (تیرے نام کے ساتھ ہم نے شام کی، اور تیرے نام کے ساتھ ہم نے صبح کی) اور تیرے نام ہی کے ساتھ ہم زندہ ہیں، اور تیرے ہی نام کے ساتھ ہم مریں گے اور تیری طرف ہی اُٹھ کر جانا ہے۔''

(۱۲) ((اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ (أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى) الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ (هٰذِهِ اللَّيْلَةِ) وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ (مَا بَعْدَهَا) وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ (هٰذِهِ اللَّيْلَةِ)

---

[1] صحيح الجامع الصغير: ١/ ٢٠٩.

[2] صحيح سنن الترمذى: ٣/ ١٤٢.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ (مَا بَعْدَهَا) رَبِّ أَعُوذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ، رَبِّ أَعُوذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ)) ❶

(صبح وشام ایک مرتبہ)

''ہم نے صبح (شام) کی اور اللہ کے ملک نے صبح (شام) کی اور تمام تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے، اور اسی کے لیے حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے رب! اس دن میں (رات) جو خیر ہے اور جو اس کے بعد میں خیر ہے میں تجھ سے اس کا سوال کرتا ہوں، اور اس دن (رات) کے شر سے اور اس کے بعد والے کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے رب! میں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے رب! میں آگ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

(۱۳) ((يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ.)) ❷ (صبح وشام ایک ایک مرتبہ)

''اے زندہ رہنے والے اے قائم رہنے والے! میں تیری ہی رحمت سے فریاد کرتا ہوں۔ میرے تمام کام درست کر دے، اور ایک آنکھ جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا۔''

(۱۴) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَأَهْلِيْ وَمَا لِيْ. اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِيْ. اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ م بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَأَعُوْذُ

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم: ٢٧٢٣.

❷ صحيح الترغيب والترهيب: ١/ ٢٧٣.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِعَظْمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ.)) [1] (صبح وشام ایک ایک مرتبہ)

''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے اہل وعیال اور اپنے مال میں تجھ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میری پردے والی چیزوں پر پردہ ڈال دے اور میری گھبراہٹوں کو امن میں رکھ۔ اے اللہ! میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میری دائیں طرف سے، میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت کر۔ اس بات سے میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کر دیا جاؤں۔''

(۱۵) جو شخص صبح (یا دن) کے وقت یقین سے سیّد الاستغفار پڑھے، اور شام سے پہلے فوت ہو جائے وہ جنتی ہوگا، اور اسی طرح جو شام (یا رات) کو پڑھے، اور صبح سے پہلے فوت ہو جائے وہ بھی جنتی ہے:

((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ، مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ، فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ.)) [2] (صبح وشام ایک ایک بار)

''اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں، اور میں تیرے عہد اور تیرے وعدے پر قائم ہوں جس قدر میں طاقت رکھتا ہوں۔ میں نے جو کچھ کیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اپنے آپ پر تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں، اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں۔ پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی

---

[1] صحیح سنن ابوداؤد: ۳/ ۹۵۷.

[2] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ٦٣٠٦.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہوں کو بخش نہیں سکتا۔‘‘

(۱۶) ((اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ. أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ.)) ❶ (صبح وشام ایک ایک بار)

’’اے اللہ! اے غیب اور حاضر کو جاننے والے، آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! ہر چیز کے پروردگار اور مالک! میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور اس کے شرک سے۔‘‘

(۱۷) درود (صلوٰۃ) پڑھنے والے کو امام المتقین، شفیع المذنبین، محمد رسول اللہ ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔ ❷

---

❶ صحيح سنن الترمذی: ۳/ ۱٤۲.

❷ صحيح الترغيب والترهيب: ۱/ ۲۷۳.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب نمبر 5

متفرق نمازیں اوران کے فضائل ومسائل

مؤکدہ سنت رکعات کے دلائل وفضائل:

ہر مسلمان مرد وعورت کے لیے حالت حضر میں بارہ رکعتوں کی ادائیگی مسنون ہے، جو اس طرح ہیں:

چار رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔ ام المؤمنین سیّدہ ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی مسلمان ہر دن بارہ رکعتیں اللہ کے فرض کے علاوہ نفل پڑھے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں محل تعمیر فرماتا ہے، یا فرمایا: اس کے لیے جنت میں محل تعمیر کیا جاتا ہے۔'' [1]

حالت سفر میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم ظہر، مغرب اور عشاء کی سنتوں کو ترک کر دیتے تھے، لیکن فجر کی سنت اور نمازِ وتر کو پابندی سے ادا فرماتے تھے، اور ہمارے لیے رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی اسوۂ حسنہ ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب: ٢١)

''رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذاتِ گرامی تمہارے لیے اچھا نمونہ ہے۔''

اور خود ہادی اعظم احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، رقم: ٧٢٩۔ سنن ترمذی، ابواب الصلاۃ، رقم: ٤١٥.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ .)) ❶

''تم اسی طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔''

نمازِ چاشت، نمازِ اشراق، صلاۃ الاوابین:

یہ تینوں ایک ہی نماز کے نام ہیں، نبی مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود نماز چاشت کو ''صلاۃ الاوبین'' (یعنی بہت زیادہ رجوع کرنے والوں کی نماز) قرار دیا ہے۔ ❷

فضیلت:

سیّدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہر آدمی کے (۳۶۰ جوڑوں میں سے) ہر جوڑ پر (ہر) صبح کو ایک صدقہ (ضروری) ہے۔ پس ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' کہنا صدقہ ہے۔ ''لَا اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' کہنا صدقہ ہے۔ ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور بُرائی سے منع کرنا صدقہ ہے، اور ان سب کاموں سے دو رکعتیں کافی ہو جاتی ہیں جو انسان چاشت کے وقت پڑھے۔ ❸

سیّدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

((يَا ابْنَ آدَمَ! اِرْكَعْ لِيْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ ، اَكْفِكَ آخِرَهُ .)) ❹

''اے ابن آدم! (اگر) تو دن کے ابتداء میں میرے لیے چار رکعت نماز پڑھے گا تو دن کے آخری وقت میں میں تجھے کفایت کروں گا۔''

نمازِ تسبیح:

چار رکعات پر مشتمل مخصوص اذکار اور طریقہ کار کے ساتھ ادا کی جانے والی نماز کو

---

❶ صحيح بخاري، كتاب الأذان، رقم: ٦٣١ـ شرح السنة: ٢/٢٩٦.

❷ صحيح ابن خزيمه، رقم: ١٢٢٤ـ مستدرك حاكم، رقم: ٣١٤١ـ ابن خزیمہ اور حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❸ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، رقم: ١٦٧١.

❹ سنن ترمذي، كتاب الوتر، رقم: ٤٧٥ـ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''صلاۃ التسبیح'' کہا جاتا ہے۔ ہم حدیث مبارکہ کا مفہوم پیش کرتے ہیں:

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے میرے چچا جان! کیا میں آپ کے لیے ایسے عظیم عمل کی نشان دہی کروں، جس کے ذریعے آپ کے دس قسم کے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔ یعنی: اگلے پچھلے، قدیم وجدید، دانستہ ونادانستہ، صغیرہ وکبیرہ اور مخفی وظاہری۔ عمل یہ ہے کہ آپ چار رکعت نماز پڑھیں، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کسی دوسری سورت کی تلاوت کریں، جب آپ پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہوں تو قیام کی حالت میں پندرہ (۱۵) دفعہ یہ کلمات کہیں:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ))

پھر رکوع میں دس (۱۰) مرتبہ، رکوع سے اُٹھ کر قیام میں دس (۱۰) مرتبہ، پہلے سجدے میں دس (۱۰) مرتبہ، دوسجدوں کے درمیانے جلسے میں دس (۱۰) مرتبہ، دوسرے سجدے میں دس (۱۰) مرتبہ، اور دوسرے سجدے کے بعد جلسہ استراحت میں دس (۱۰) مرتبہ یہ کلمات پڑھیں۔ یعنی ایک رکعت میں پچھتّر (۷۵) مرتبہ یہ کلمات دوہرانے ہیں اور ہر رکعت میں یہی عمل کر کے چار رکعات نماز میں تین سو (۳۰۰) کی گنتی پوری کرنی ہے۔

چچا جان! اگر آپ ہر روز یہ عمل کر سکتے ہیں تو کریں، وگرنہ ایک ہفتے میں، نہیں تو ایک ماہ میں۔ اگر ایسے بھی نہ کرسکیں تو ایک سال میں ایک دفعہ کرلیا کریں، وگرنہ پھر زندگی میں ہی ایک دفعہ کرلیں۔'' [1]

---

[1] سنن ابوداؤد، باب صلاۃ التسبیح، رقم: ۱۲۹۷۔ سنن ابن ماجه، رقم: ۱۳۸۶، ۱۳۸۷۔ مستدرك حاكم: ۳۱۸/۱۔ صحيح ابن خزيمه، رقم: ۱۲۱۶۔ سنن الكبرىٰ للبيهقي: ۵۱/۳۔ جزء القرأة للبخاري، رقم: ۱۱۹۔ كنز العمال، رقم: ۲۰۴۶۔ صحيح الترغيب والترهيب، رقم: ۶۷۸۔ المشكوٰة، رقم: ۱۳۲۸، ۱۳۶۹، ابن خزیمہ، حاکم اور علامہ البانی نے اسے ''صحیح'' جبکہ مولانا محمد علی جانباز مرحوم نے اسے ''حسن لغیرہ'' قرار دیا ہے۔ امام حاکم فرماتے ہیں: اسحاق بن راھویہ نے اس کی سند کو قوی قرار دیا ہے۔ دوسرے مقام پر فرماتے ہیں: اس حدیث سے تبع تابعین کے کئی ائمہ نے استدلال کیا ہے، اور ہمارے دور تک لوگ اس پر مواظبت کرتے چلے آئے ہیں، اوراس کی تعلیم کو عام کرتے رہے ہیں، اُن ائمہ میں سے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ بھی ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازِ استخارہ:

جب مسلمان کو تجارت، نکاح، کام (Job)، عصری تعلیم وغیرہ جیسے دنیاوی معاملات کے لیے کوئی درست راہ معلوم نہ ہو رہی ہو، یا وہ ان کے بارے میں متردد ہو تو دو رکعت نفل نماز ادا کر کے مخصوص دعا کرنا نمازِ استخارہ کہلاتا ہے۔

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قرآنِ مجید کی طرح استخارہ کی تعلیم دیتے اور فرماتے: ''جب تم لوگ کسی کام کا ارادہ کرو تو دو رکعت نماز جو فرائض کے علاوہ ہو، پڑھو اور پھر یہ دُعا کرو:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ . اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ .)) [1]

تنبیہ:...... آدمی اس دعا میں ''ھٰذَا الْاَمْرَ'' کے الفاظ کی جگہ اپنی حاجت کا نام لے، مثلاً ''ھٰذَا التِّجَارَةَ'' یا ''ھٰذَا الْعِلْمَ'' وغیرہ۔

''اے اللہ! میں تجھ سے خیر و بھلائی طلب کرتا ہوں تیرے علم کے ذریعے اور تجھ سے تیرے اور تجھ سے طاقت مانگتا ہوں تیری طاقت کے ذریعے اور تجھ سے تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں، کیونکہ تو طاقت رکھتا ہے اور میں طاقت نہیں رکھتا، اور تو جانتا ہے، میں نہیں جانتا اور تو تمام غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ میرا کام (متعلقہ کام کا نام لے کر) میرے لیے،

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء عند الاستخارہ، رقم: ٦٣٨٢.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے دین، میرے معاش اور میرے انجام کار میں بہتر ہے تو تو اس کو میرے مقدر میں کر دے اور میرے لیے آسان فرما دے، پھر میرے لیے اس میں برکت ڈال دے۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (متعلقہ کام کا نام لے کر) میرے لیے، میرے دین، میرے معاش اور میرے انجام کار میں بُرا ہے تو تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر دے اور خیر و بھلائی کو میرے مقدر میں کر دے، وہ جہاں بھی ہو اور پھر مجھے اس کے ساتھ راضی بھی کر دے۔''

نوٹ :...... مسلمان کو چاہیے کہ وہ استخارہ کرنے کے بعد اپنے معاملات میں از سرنو غور وفکر کرے اور جس صورت پر انشراح صدر ہو یا جو آسان معلوم ہو رہی ہو، اسے اختیار کر ے۔ ان شاء اللہ اس میں خیر و برکت ہوگی۔

نمازِ توبہ:

کسی خاص گناہ کے سرزد ہونے پر یہ عام گناہوں سے توبہ کرنے کی نیت سے وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی طلب کی جائے تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔

سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی سے گناہ ہو جاتا ہے اور وہ (اس کے ازالہ کے لیے) وضو کر کے نماز پڑھتا ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا گناہ بخش دیتا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت کی:

﴿وَ الَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ٥﴾ (آل عمران: ۱۳۵)

''اور جب ان سے کوئی بدکاری ہو جاتی ہے، یا اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں، اور اپنے گناہوں کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کون گناہوں کو معاف کرسکتا ہے، اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے۔'' ❶

سجدۂ شکر:

کسی نعمت کے حاصل ہونے پر یا خوشی کے موقع پر سجدۂ شکر ادا کرنا مسنون ہے، چنانچہ سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

((اَنَّ الـنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَتَاهُ اَمْرٌ يَسُرُّهُ أَوْ يُسَرُّ بِهٖ خَرَّ سَاجِدًا شُكْرًا لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى .)) ❷

''یقیناً نبی کریم ﷺ کے پاس کوئی ایسی خبر آتی جس سے آپ خوش ہوتے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدے میں گر پڑتے۔''

سجدۂ تلاوت:

نماز میں یا غیر نماز میں قرآن مجید کی سجدہ والی آیت تلاوت کرنے یا سننے پر سجدہ کرنا چاہیے۔ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كَـانَ النَّبِيُّ ﷺ يَـقْـرَأُ عَـلَيْـنَـا السُّوْرَةَ فِيْهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَيَسْجُدُ .)) ❸

''نبی اکرم ﷺ ہمارے سامنے کوئی سجدہ والی سورت پڑھتے تو سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے۔''

سجدۂ تلاوت کی دعائیں:

(۱)...... آپ ﷺ سجدے کی آیت تلاوت کرتے اور سجدۂ تلاوت میں یہ پڑھتے:

❶ سنن ابوداؤد، باب فی الاستغفار، رقم: ۱۵۲۱۔ سنن ترمذی، ابواب الصلاۃ، رقم: ۴۰۶۔ سنن ابن ماجه، رقم: ۱۳۹۵۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح حسن'' کہا ہے۔

❷ سنن ابن ماجه، باب ما جاء فی الصلاۃ والسجدۃ عند الشکر، رقم: ۱۳۹۴۔ ارواء الغلیل، رقم: ۴۷۴۔ صحیح ابوداؤد، رقم: ۲۴۷۹.

❸ صحیح بخاری، کتاب سجود القرآن، رقم: ۱۰۷۵.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((سَجَدَ وَجْهِی لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ .)) ❶

”میرے چہرے نے اس ہستی کو سجدہ کیا جس نے اپنی قدرت و طاقت سے اسے بنایا۔ کان بنائے۔ آنکھیں بنائیں۔ اللہ سب سے بہتر تخلیق کرنے والا ہے، بہت بابرکت ہے۔“

(۲)...... ((اَللّٰهُمَّ اُكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا، وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ .)) ❷

”اے اللہ! اس سجدہ کی وجہ سے میرے لیے اپنے پاس ثواب لکھ، اور اس کی وجہ سے مجھ سے گناہوں کا بوجھ اتار دے، اور اسے میرے لیے اپنے ہاں ذخیرہ بنا دے اور اس سجدے کو میری طرف سے قبول فرما، جس طرح تو نے اپنے بندے داؤد (علیہ السلام) سے قبول فرمایا۔“

نمازِ عیدین:

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقع پر طلوعِ آفتاب کے بعد کھلے میدان میں پڑھی جانے والی نماز کو ”صلاۃ العیدین“ کہا جاتا ہے۔ دو رکعت نماز جہری قراءت کے ساتھ باجماعت ادا کی جائے، پہلی اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے بالترتیب سات اور پانچ تکبیرات کہی جائیں، جیسا کہ سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں حدیث مروی ہے۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی نمازِ عیدین میں بارہ بارہ تکبیرات کہتے تھے۔ ❸

❶ مستدرك حاكم : ۱/ ۲۲۰۔ سنن ابوداؤد، ابواب السجود، رقم: ۱۴۱۴۔ حاکم، ذہبی اور علامہ البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

❷ سنن ترمذی، کتاب الجمعة، باب ما جاء ما یقول فی سجود القرآن، رقم: ۵۷۹۔ سنن ابن ماجه، رقم: ۱۰۵۳۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”حسن“ کہا ہے۔

❸ مؤطا مالك ، كتاب الصلاة ، باب ما جاء فی التكبير والقراءة في صلاة العيدين ، رقم: ۹ ۔ مصنف ابن ابی شیبة : ۲/ ۷۹۔ سنن الكبرىٰ للبيهقي : ۳/ ۲۸۸۔ امام بیہقی نے کہا: ”إسناده صحيح.“

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازِ استسقاء:

قحط سالی کے موقع پر بارانِ رحمت طلب کرنے کے لیے نمازِ استسقاء ادا کی جاتی ہے۔

طریقۂ نماز:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قحط سالی کا شکوہ کیا، آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام مقررہ دن میں میدان کی طرف نکلے اور منبر پر بیٹھ کر وعظ و نصیحت کی اور ہاتھ اُٹھا کر دُعا کی، پھر لوگوں کی جانب پشت کر کے کھڑے ہو گئے اور چادر کو اُلٹ پلٹ کیا۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور منبر سے اُتر کر دو رکعت نماز پڑھائی۔ ❶

بارانِ رحمت طلب کرنے کے لیے مسنون دُعائیں:

۱۔ ((اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا ، اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا ، اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا)) ❷

''اے اللہ! ہمیں پلا، اے اللہ ہمیں پلا، اے اللہ ہمیں سیراب کر دے۔''

۲۔ ((اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَرِیْئًا نَّافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ ، عَاجِلًا غَیْرَ آجِلٍ))❸

''اے اللہ! ہمیں بارش عنایت فرما، از حد مفید، مددگار، بہترین انجام والی، جو شادابی لائے، نفع آور ہو، کسی ضرر کا باعث نہ بنے، جلدی آئے اور دیر نہ کرے۔''

۳۔ ((اَللّٰھُمَّ) اسْقِ عِبَادَكَ ، وَبَھَائِمَكَ ، وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَیِّتَ)) ❹

''اے اللہ! اپنے بندوں اور اپنے جانوروں کو پانی پلا۔ اپنی رحمت عام کر دے

❶ سنن ابو داؤد، باب رفع الیدین فی الإستسقاء، رقم: ۱۱۷۳۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الاستسقاء، رقم: ۱۰۱۳.

❸ سنن ابوداؤد، باب رفع الیدین في الاستسقاء، رقم: ۱۱۶۹۔ صحیح ابن خزیمه، رقم: ۱۴۱۶۔ مستدرك حاکم: ۱/ ۲۲۷۔ ابن خزیمہ اور حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❹ سنن ابوداؤد، باب رفع الیدین في الإستسقاء، رقم: ۱۱۷۶۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اپنی خشک زمین کو تر و تازہ کر دے۔''

نمازِ تہجد کی فضیلت:

نماز پنجگانہ کے علاوہ اس آیت کریمہ میں رسول اللہ ﷺ کو نمازِ تہجد کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ نماز آپ ﷺ پر اس لیے لازم قرار دی گئی تھی، تاکہ آپ کے درجات بلند ہوں، ورنہ آپ کے تو اگلے پچھلے سبھی گناہ معاف کر دیے گئے تھے۔ جیسا کہ ارشادِ رب العالمین ہے:

﴿ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ ﴾ (الفتح: ۲)

''اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سبھی گناہ معاف کر دیے ہیں۔''

دیگر مسلمانوں کے لیے یہ نماز مستحب ہے۔ اور بڑی فضیلت والی نماز ہے۔

﴿ وَ مِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝۷۹ ﴾ (بنی اسرائیل: ۷۹)

''اور رات کو تہجد ادا کیجیے یہ آپ کے لیے زائد ہے، ممکن ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز کرے۔''

﴿ وَ تَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ۝۲۱۹ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۲۲۰ ﴾

(الشعراء: ۲۱۹، ۲۲۰)

''اور سجدہ کرنے والوں کے درمیان آپ کی حرکات کو بھی، یقیناً وہ سب سننے اور جاننے والا ہے۔''

﴿ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ يَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۹ ﴾ (الزمر: ۹)

''کیا (یہ بہتر ہے) یا جو رات کے اوقات قیام و سجدہ میں عبادت کرتے گزارتا ہے، آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کا اُمیدوار؟ ان سے پوچھیے کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ مگر ان باتوں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے سبق وہی حاصل کرتے ہیں جو عقل مند ہیں۔‘‘

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات میں ایک ساعت ایسی ہوتی ہے جو کسی مسلمان کو مل جائے، اور وہ اس میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی کوئی بھلائی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے دے دیتا ہے، اور ایسا ہر رات کو ہوتا ہے۔ ❶

مزید برآں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’میرے پاس جبرئیل آئے اور کہنے لگے: اے محمد! خواہ کتنا ہی آپ زندہ رہیں آخر ایک دن مرنا ہے، اور جس سے چاہیں کتنی ہی محبت کریں آخر ایک دن جدا ہو جانا ہے، اور آپ جیسا بھی عمل کریں اس کا بدلہ ضرور ملنا ہے اور اس میں کوئی تردد نہیں کہ مومن کی شرافت تہجد کی نماز میں ہے اور مومن کی عزت لوگوں (کے مال) سے استغناء (برتنے) میں ہے۔‘‘ ❷

سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَیُّهَا النَّاسُ أَفْشُوْا السَّلَامَ ، وَأَطْعِمُوْا الطَّعَامَ ، وَصِلُوْا الْأَرْحَامَ ، وَصَلُّوْا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)) ❸

’’اے لوگو! آپس میں کثرت سے سلام کرو، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، رات کو نماز پڑھو جب کہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں، اور جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔‘‘

اک روز مومنو تمہیں مرنا ضرور ہے
پڑھتے رہو نماز یہ قول رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ’’نماز تہجد حفظ صحت کے اسباب میں سے سب سے زیادہ نفع بخش، کئی ایک دیرپا بیماریوں کو بہت زیادہ روکنے والی، اور جسم، روح اور دل کے

❶ صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین، رقم: ۷۵۷.

❷ مستدرك حاکم: ۳۲٤/٤، ۳۲۵۔ امام حاکم اور امام ذہبی نے اسے ’’صحیح‘‘ اور منذری نے ’’حسن‘‘ کہا ہے۔

❸ سنن ترمذی، کتاب صفة القیامة، رقم: ۲٤۸۵۔ سنن ابن ماجه، کتاب الاطعمة، باب اطعام الطعام، رقم: ۳۲۵۱ واللفظ له۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے بہت زیادہ نشاط بخشنے والی ہوتی ہے۔'' ❶

ماہ رمضان میں قیام اللیل کی فضیلت:

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .)) ❷

''جس شخص نے رمضان المبارک کا قیام ایمان اور ثواب سمجھ کر کیا اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے گئے۔''

سیّدنا عمرو بن مرہ الجہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ إِنْ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَصَلَّيْتُ الْخَمْسَ وَأَدَّيْتُ الزَّكٰوةَ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَقُمْتُهُ فَمِمَّنْ أَنَا؟ قَالَ: مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ .)) ❸

''ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اُس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ مجھے بتائیں گے کہ اگر میں اس بات کی گواہی دوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں، اور میں پانچ نمازیں ادا کروں، زکوٰۃ دوں، رمضان کے روزے رکھوں اور اس کا قیام کروں تو میں کن لوگوں میں سے ہوں گا؟ تو آپ نے فرمایا: صدیقین اور شہداء میں سے۔''

مذکورہ بالا احادیث سے پتا چلا کہ قیامِ رمضان کی بہت بڑی فضیلت ہے کہ اللہ تعالیٰ سابقہ گناہ معاف کر کے اپنے نیک بندوں، صدیقین اور شہداء میں اٹھائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اپنی رحمت خاص کا نزول فرما کے ہمارا بھی حشر ان لوگوں کے ساتھ کر دے۔

❶ زاد المعاد: ٤/ ٢٤٨. ❷ صحیح بخاری، کتاب صلاۃ التراویح، رقم: ٢٠٠٩.
❸ مسند بزار: ١/ ٢٢، رقم: ٢٥ ـ موارد الظمآن، رقم: ١٩ ـ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعائے قنوت:

((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِی فِيمَنْ هَدَيْتَ ، وَعَافِنِی فِيمَنْ عَافَيْتَ ، وَتَوَلَّنِی فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ ، وَبَارِكْ لِی فِيْمَا أَعْطَيْتَ ، وَقِنِی شَرَّمَا قَضَيْتَ ، إِنَّكَ تَقْضِی وَلَا يُقْضٰی عَلَيْكَ ، وَإِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ [وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ] تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ .)) ❶

''اے اللہ! مجھے ہدایت دے کر ان لوگوں کے زمرے میں شامل فرما جنہیں تو نے ہدایت دی۔ اور مجھے اپنا دوست بنا کر ان لوگوں میں شامل کر دے جنہیں تو نے اپنا دوست بنایا، اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا اس میں برکت ڈال دے۔ اور جس شر کا تو نے فیصلہ کیا ہے مجھے اس سے محفوظ فرما۔ بے شک تو ہی فیصلہ صادر کرتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ صادر نہیں کیا جا سکتا اور جس کا تو والی بنا وہ کبھی ذلیل و خوار نہیں ہوسکتا اور وہ شخص عزت نہیں پا سکتا جس سے تو دشمنی کرے۔ اے ہمارے رب! تو برکت والا اور بلند و بالا ہے۔''

محمد بن سیرین فرماتے ہیں، میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دُعائے قنوت کے بارے میں پوچھا (کہ کب مانگی جائے) تو انہوں نے کہا: ((قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الرَّكُوْعِ)) ❷ ''رسول اللہ ﷺ دعا قنوت رکوع سے قبل پڑھتے۔''

نمازِ خوف:

دشمن سے خوف کی حالت میں یا میدانِ جہاد میں جنگ کے دوران پڑھی جانے والی نماز کو ''صلاۃ الخوف'' کہتے ہیں۔

---

❶ سنن الکبریٰ بیهقی : ۲/ ۲۹۰۔ سنن ابوداؤد، باب القنوت في الوتر ، رقم: ۱۴۲۵۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ سنن ابن ماجه ، کتاب إقامة الصلوٰة والسنة فيها ، رقم: ۱۱۸۴۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دشمن کی صورتِ حال کو دیکھ کر یہ نماز مختلف طریقوں کے ساتھ مشروع ہے۔ تفصیل کے لیے کتب احادیث کا مطالعہ کریں۔

نمازِ کسوف یا خسوف:

ایسے موقع پر نبی کریم ﷺ نے دو رکعت نماز ادا کی، ہر رکعت میں دو دو رکوع کیے، اور ہر رکعت میں پہلے رکوع کے بعد پھر قراءت کی، اور دوسرے رکوع کے بعد سجدے کیے اور سلام پھیرنے کے بعد لوگوں کو وعظ کیا۔ ❶

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہر رکعت میں تین تین رکوع ثابت ہیں۔ ❷

اور سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہر رکعت میں چار چار رکوع ثابت ہیں۔ ❸

نمازِ جمعہ کی اہمیت وفضیلت:

دین اسلام اجتماعیت کو پسند کرتا اور اس کی دعوت دیتا ہے، اور اختلاف و افتراق کو ناپسند کرتے ہوئے اس سے دُور رہنے کا حکم دیتا ہے، باہمی اُلفت ومحبت اور تعارف و اجتماعیت کی کوئی ایسی راہ نہیں ہے جس کی طرف اسلام نے بلایا یا اس کا حکم نہ دیا ہو۔

مسلمانوں کے لیے جمعہ عید کا دن ہے جس میں وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید کرتے ہیں اور دنیاوی مشغولیات کو چھوڑ کر اللہ کے گھروں (مسجدوں) میں اکٹھے ہوتے ہیں تاکہ اللہ کے فرائض میں سے ایک فریضہ نماز جمعہ ادا کریں۔ خطبہ جمعہ میں علماء اور خطباء کے ارشادات سنیں، جو کہ ایک طرح کا ہفتہ واری سبق اور درس ہے جس کے ذریعہ خطیب سامعین کو اکٹھا کر کے ان کے دلوں میں تازگی پیدا کرتا ہے، اور ان کے نفوس میں اللہ اور اس کے رسول، حضور اقدس ﷺ کی محبت واطاعت کی روح پھونکتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ يَآأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ

❶ صحیح بخاری، کتاب الکسوف، رقم: ۱۰۵۲ ـ صحیح مسلم، کتاب الکسوف، رقم: ۲۱۰۹.
❷ صحیح مسلم، کتاب الکسوف، رقم: ۲۱۰۰.
❸ صحیح مسلم، کتاب الکسوف، رقم: ۲۱۱۲.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٩﴾ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿١٠﴾

(الجمعة : ٩، ١٠)

''اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف چل پڑو اور خرید وفروخت چھوڑ دو، یہی تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو، اور جب نماز پوری کر لی جائے تو زمین میں پھیل جاؤ، اور اللہ کے فضل کی جستجو کرو اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو تا کہ تم فلاح پا جاؤ۔''

نمازِ جمعہ ہر مسلمان مرد پر جو مقیم، عاقل، بالغ اور آزاد ہو، واجب ہے، خود رسول اللہ ﷺ نے بنفس نفیس پابندی کے ساتھ اسے ادا فرمایا ہے اور اس کے چھوڑنے والے پر سخت ناراضگی ظاہر کی ہے۔ چنانچہ فرمایا:

''خبردار! لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آ جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا، پھر یہ لوگ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔'' [1]

ایک اور حدیث میں پیارے پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص سستی و کاہلی میں تین جمعہ چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔'' [2]

نمازِ جمعہ دو رکعت ہے جسے مسلمان تمام مسلمانوں کے ساتھ با جماعت اپنے امام کی اقتداء میں ادا کرتا ہے۔ نمازِ جمعہ کے درست اور صحیح ہونے کے لیے اس نماز کا با جماعت پڑھنا ضروری ہے، جہاں مسلمان جمع ہوں اور امام خطبہ دے اور انہیں وعظ و نصیحت کرے۔ خطبہ کے دوران گفتگو کرنا حرام ہے، ایک روایت میں ہے:

[1] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب التغليظ فى ترك الجمعة، رقم: ٨٦٥.

[2] سنن ابو داؤد، ابواب الجمعة، رقم: ١٠٥٢ - صحيح سنن ترمذى، رقم: ٤٩٩: ٢٨٠/١ - صحيح ابن حبان، رقم: ٣ - ابن حبان نے اسے ''صحیح'' اور علامہ البانی نے '' حسن صحيح '' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اگر تم نے اپنے ساتھی سے خطبہ کے دوران یہ کہہ دیا کہ چپ رہ تو تم نے بھی لغو کام کیا۔'' ❶

نمازِ جنازہ:

مسلمان میت کی بخشش، مغفرت اور بلندئ درجات کے لیے مخصوص انداز میں پڑھی جانے والی نماز کو ''نمازِ جنازہ'' کہا جاتا ہے۔

فضیلت:

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی نمازِ جنازہ پڑھنے تک میت کے ساتھ رہتا ہے، اسے ایک قیراط کا ثواب ملے گا، اور جو دفن کرنے تک رہتا ہے، اسے دو قیراط ثواب ملے گا۔ (اور) دو قیراط، دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہوتے ہیں۔'' ❷

مسنون دُعائیں

پہلی دُعا:

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جنازہ میں یہ دُعا پڑھتے:

((أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا ، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا ، وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا ، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا . أَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانِ . أَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ .)) ❸

''اے اللہ! ہمارے زندہ اور مردہ کو، حاضر اور غائب کو، چھوٹے اور بڑے کو،

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الجمعة، رقم: ٩٣٤۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، رقم: ٨٥١.

❷ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، رقم: ٢١٨٩.

❸ سنن ابوداؤد، کتاب الجنائز، رقم: ٣٢٠١۔ سنن ترمذی، ابواب الجنائز، رقم: ١٠٢٤۔ سنن ابن ماجه، رقم: ١٤٩٧۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس کو ''صحیح'' کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرد اور عورت کو بخش دے۔ اے اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھنا چاہے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے مارنا چاہے اسے ایمان پر موت دے۔ اے اللہ! ہمیں مرنے والے پر صبر کرنے کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں کسی آزمائش میں مبتلا نہ کر۔''

دُوسری دُعا:

((أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ ، وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ، وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ)) [1]

''اے اللہ! اسے معاف فرما، اس پر رحم فرما، اسے عافیت بخش، اس سے درگزر فرما، اس کی بہترین مہمانی کر، اس کی قبر کشادہ فرما، اس کے گناہ پانی، اولوں اور برف سے دھو ڈال، اسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے تو سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتا ہے، اسے اس کے (دنیا والے) گھر سے بہتر گھر، (دنیا کے) لوگوں سے بہتر لوگ اور اس کی بیوی سے بہتر جوڑا عطا فرما۔ اسے بہشت میں داخل فرما اور فتنہ قبر، عذابِ قبر اور عذابِ جہنم سے محفوظ رکھ۔''

تیسری دُعا:

((أَللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَان فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جَوَارِكَ ، فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ ، وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ . اَللّٰهُمَّ

[1] صحیح مسلم، كتاب الجنائز، رقم: ۲۲۳۲، ۲۲۳٤.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ .)) ❶

''اے اللہ! یہ فلاں بن فلاں (میت اور اس کے باپ کا نام لیں) تیرے ذمے اور تیری رحمت کے سائے میں ہے، اسے فتنہ قبر، عذابِ قبر اور آگ کے عذاب سے بچا، تو وفا والا اور حق والا ہے، پس اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما، بلاشبہ تو بخشنے اور رحم کرنے والا ہے۔''

بچے کی نمازِ جنازہ میں دُعا:

حسن بصری رحمہ اللہ بچے کی نمازِ جنازہ میں یہ دُعا پڑھتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا ، وَّ فَرَطًا ، وَّ ذُخْراً وَّ اَجْرًا .)) ❷

''اے اللہ! اس بچے کو ہمارے لیے پیش رو، میر کارواں، ذخیرہ اور باعث اجر بنا۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ ، وَّ آلِهٖ ، وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

---

❶ سنن ابو داؤد ، کتاب الجنائز، رقم: ٣٢٠٢ ۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحیح بخاری ، کتاب الجنائز ، باب قراءة فاتحة الکتاب علی الجنازة معلّقًا.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ